عمران سیریز
کراسنگ ایرو
مظہر کلیم
ایم اے

جملہ حقوق بحق ناشران محفوظ

ناشران ----- اشرف قریشی
------- یوسف قریشی
تزئین ----- محمد بلال قریشی
طابع ----- پرنٹ یارڈ پرنٹرز لاہور
قیمت ----- -/90 روپے

چند باتیں

محترم قارئین۔ سلام مسنون۔ نیا ناول "کراسنگ ایرو" آپ کے ہاتھوں میں ہے۔ اس ناول میں عمران اور اس کے ساتھیوں نے تو بڑی جدوجہد کی سو کی لیکن اس ناول میں ٹائیگر کا کردار کھل کر سامنے آیا ہے اور ٹائیگر نے جس انداز میں اس ناول میں کام کیا ہے اور جس طرح عمران اور پاکیشیا سیکرٹ سروس سے ہٹ کر اس نے جدوجہد کی ہے اس نے عمران کو بھی حیرت زدہ کر دیا ہے۔ مجھے یقین ہے کہ یہ ناول بھی آپ کے اعلیٰ معیار پر ہر لحاظ سے پورا اترے گا۔ اپنی آراء سے مجھے ضرور مطلع کیجئے کیونکہ آپ کی آراء میرے لئے واقعی رہنمائی کا موجب بنتی ہیں البتہ ناول کے مطالعہ سے پہلے حسب دستور اپنے چند خطوط اور ان کے جواب بھی ملاحظہ کر لیجئے۔

روہیلانوالی سے ایم سجاد لکھتے ہیں۔ "مجھے آپ کے تمام ناول بے حد پسند ہیں۔ آپ نے عمران کے تمام ملنے والوں کو عمر کے ساتھ ادھیڑ عمر اور بوڑھا کر دیا ہے لیکن عمران ویسے کا ویسے ہی نوجوان ہے۔ کیا عمران اور سیکرٹ سروس پر عمر اثر انداز نہیں ہوتی۔ آخر میں آپ سے گزارش ہے کہ بلیک تھنڈر پر ضرور کوئی بڑا ناول لکھیں۔ یہ ہمارا پسندیدہ سلسلہ ہے"۔

محترم ایم سجاد صاحب۔ خط لکھنے اور ناول پسند کرنے کا بے حد

شکریہ۔ جہاں تک بوڑھے اور جوان ہونے کا تعلق ہے تو محترم۔
بڑھاپا بے عملی کا نام ہے اور بوڑھے وہی ہوتے ہیں جو عمل کی دنیا سے
ہٹ کر بے عملی کی دنیا میں داخل ہو جاتے ہیں۔ جو لوگ حرکت اور
عمل میں رہتے ہیں وہ جوان ہی رہتے ہیں۔ بلیک تھنڈر پر جلد ہی آپ
ناول پڑھیں گے اور امید ہے آپ آئندہ بھی خط لکھتے رہیں گے۔

سرگودھا سے بابر سعید لکھتے ہیں۔ "آپ کے ناول مجھے جذباتی حد
تک پسند ہیں البتہ موجودہ ناولوں میں یہ پڑھ کر بے حد دکھ ہوا ہے کہ
سیکرٹ سروس کے ممبران اب عمران جیسے عظیم انسان کے ساتھ کام
کرنے سے انکار کر رہے ہیں۔ حتیٰ کہ عمران جولیا سے مذاق کرتا ہے تو
جولیا برا مناتی ہے اور صفدر جیسا شخص بھی جولیا کا ساتھ دینے لگ جاتا
ہے۔ آپ عمران سے کہیں کہ وہ ان سے ہٹ کر کام کرے تاکہ انہیں
بھی معلوم ہو سکے کہ عمران کی وجہ سے ہی انہیں کامیابیاں مل رہی
ہیں۔ امید ہے آپ ضرور توجہ دیں گے"۔

محترم بابر سعید صاحب۔ خط لکھنے اور ناول پسند کرنے کا بے حد
شکریہ۔ آپ نے عمران، جولیا اور سیکرٹ سروس کے بارے میں جو کچھ
لکھا ہے اس بارے میں دیگر قارئین نے بھی لکھا ہے۔ مجھے امید ہے کہ
جلد ہی اس دلچسپ صورتحال کا کوئی نہ کوئی منطقی نتیجہ سامنے آجائے گا
البتہ دیکھنا یہ ہے کہ نتیجہ کیا نکلتا ہے۔ امید ہے آپ آئندہ بھی خط
لکھتے رہیں گے۔

اسلام آباد سے اُمِّ ہانی لکھتی ہیں۔ "مجھے آپ کے ناول بے حد پسند
ہیں۔ آپ کے ناولوں میں معلومات اور اس کے ساتھ ساتھ جو
معیاری طنز و مزاح ہوتا ہے۔ اس سے قارئین کو بے حد فائدہ ہوتا
ہے۔ اس طرح آپ کے ناولوں میں سائنسی ایجادات کے بارے میں
پڑھ کر ہمیں معلوم ہوتا رہتا ہے کہ دنیا کس قدر آگے بڑھ رہی ہے۔
البتہ آپ کے کردار کچھ عجیب سے ہو گئے ہیں۔ جولیا اپنی صلاحیتوں سے
کام لینے کی بجائے صرف غصے کا اظہار کرتی رہتی ہے۔ صفدر صرف
سوال کرتا ہے۔ تنویر سوائے عمران سے لڑنے کے اور کوئی کام نہیں
کرتا اور کیپٹن شکیل سوچ کی دنیا میں گم رہتا ہے اور عمران اپنے
ساتھیوں کو ایک کمرے میں بٹھا کر خود جا کر آدھا مشن مکمل کر لیتا
ہے اور باقی آدھا وہ فون پر مکمل کر لیتا ہے۔ اس طرح سوائے عمران
کے باقی سب ممبران صرف باتیں ہی کرتے نظر آتے ہیں۔ امید ہے
آپ تمام ممبران کو کام کرنے کا موقع دیا کریں گے"۔

محترمہ اُمِّ ہانی صاحبہ۔ خط لکھنے اور ناول پسند کرنے کا بے حد
شکریہ۔ آپ نے کرداروں کا دلچسپ انداز میں تجزیہ کیا ہے لیکن اب کیا
کیا جائے ہر کردار عمران کی طرح تو نہیں ہو سکتا ورنہ پھر آپ کو
شکایت پیدا ہو جاتی کہ یہ جیتے جاگتے کردار نہیں بلکہ روبوٹ ہیں جن
کے نہ کوئی جذبات ہیں اور نہ ہی کوئی انفرادیت۔ جہاں تک سیکرٹ
سروس کے ممبران کی کارکردگی کا تعلق ہے تو اصل بات یہ ہے کہ
عمران کی کارکردگی ان سب سے زیادہ تیز ہے۔ یہی وجہ ہے کہ عمران
اپنی ذہانت، تعلقات اور بروقت فیصلہ کرنے کی وجہ سے اپنے

ساتھیوں سے بہت آگے رہتا ہے۔ بہرحال آپ کی شکایت سر آنکھوں پر۔ میں کوشش کروں گا کہ عمران تک آپ کی خواہش پہنچ جائے کہ وہ اپنے ساتھیوں کو بھی آگے بڑھنے کا موقع دے۔ امید ہے آپ آئندہ بھی خط لکھتی رہیں گی۔

گوجرہ سے رانا شاہد محمود لکھتے ہیں۔" آپ کے ناول بے حد پسند ہیں۔ آپ کے ناول پڑھنے کے لئے میں نے لائبریری بنا لی ہے آپ کے ناولوں میں جب عمران اور اس کے ساتھی کسی نہ کسی کی بے لوث مدد کرتے نظر آتے ہیں تو بے حد خوشی ہوتی ہے۔ آپ کے ناولوں سے متاثر ہو کر میں نے بھی اپنی استطاعت کے مطابق دوسروں کی مدد کرنا شروع کر دی ہے اور اس سے مجھے واقعی بے حد سکون ملتا ہے۔ آپ اپنے ناولوں میں زیادہ سے زیادہ دوسروں کی مدد کرنے کے بارے میں لکھا کریں۔ اس طرح معاشرے میں واقعی انقلاب آسکتا ہے"۔

محترم رانا شاہد محمود صاحب۔ خط لکھنے اور ناول پسند کرنے کا بے حد شکریہ۔ دوسروں کی بے لوث مدد کرنا تو ہمارے دین کا حکم ہے اور مجھے یہ پڑھ کر بے حد مسرت ہوئی ہے کہ آپ نے اس کار خیر میں حصہ لینا شروع کر دیا ہے۔ اللہ تعالیٰ آپ کو مزید توفیق دے۔ میری تمام قارئین سے یہی گزارش ہے کہ وہ بھی اپنے طور پر اپنی استطاعت کے مطابق دوسروں کی بے لوث مدد ضرور کیا کریں۔ یہ بات یقیناً اللہ تعالیٰ کی خوشنودی کا باعث ہے اور اللہ تعالیٰ کی خوشنودی ہی ہماری زندگی کا اصل مقصد ہے۔ امید ہے آپ آئندہ بھی خط لکھتے رہیں گے۔

علی پور سے رانا ایم عمران خان لکھتے ہیں۔" گذشتہ دس سالوں سے آپ کا قاری ہوں۔ آپ کا ایک پرانا ناول " گنجا بھکاری" بڑی تلاش کے بعد مجھے ملا۔ واقعی یہ انتہائی شاندار اور دلچسپ ناول ہے۔ آپ واقعی شروع سے ہی بہت اچھا لکھتے چلے آ رہے ہیں۔ ایک درخواست ہے کہ اپنے وہ ناول جو اس وقت مارکیٹ میں موجود نہیں ہیں دوبارہ ضرور شائع کریں تاکہ آپ کے موجود دور کے قارئین بھی انہیں پڑھ سکیں"۔

محترم رانا ایم عمران صاحب۔ خط لکھنے اور ناول پسند کرنے کا بے حد شکریہ۔ آپ نے ناول " گنجا بھکاری" کے بارے میں لکھا ہے۔ یہ ناول تو مارکیٹ میں موجود ہے البتہ چند ناول ایسے ہیں جو اس وقت مارکیٹ میں نہیں ہیں۔ میں کوشش کروں گا کہ ان کی دوبارہ اشاعت کو ممکن بنا سکوں۔ امید ہے آپ آئندہ بھی خط لکھتے رہیں گے۔

شور کوٹ شہر سے اعجاز رسول لکھتے ہیں۔" میں طویل عرصے سے آپ کا خاموش قاری ہوں۔ آپ سے ایک شکایت ہے کہ آپ چند باتوں میں قارئین کے خطوں کے جواب سنجیدگی سے نہیں دیتے بلکہ جواب نہ بن پڑنے پر معذرت کرنے کی بجائے آئیں بائیں شائیں کر کے قاری کا تمسخر اڑاتے ہیں۔ ویسے آپ اچھا لکھتے ہیں اور واقعی قلم سے جہاد کر رہے ہیں۔ امید ہے آپ میری بات پر ضرور توجہ دیں گے"۔

محترم اعجاز رسول صاحب۔ خط لکھنے اور ناول پسند کرنے کا بے حد شکریہ۔آپ کی شکایت سر آنکھوں پر۔لیکن میری تو ہمیشہ یہی کوشش رہی ہے کہ جواب طلب باتوں کا سنجیدگی سے جواب دوں البتہ دلچسپ باتوں کا جواب اگر دلچسپ انداز میں نہ دیا جائے تو دلچسپ بات کا لطف ہی ختم ہو جاتا ہے۔بہرحال میں کوشش کروں گا کہ آپ کی شکایت دور کر سکوں۔امید ہے آپ آئندہ بھی خط لکھتے رہیں گے۔

رحیم یار خان سے محمد مصعب علی خان لکھتے ہیں۔"آپ کے ناول بے حد پسند ہیں۔بلیک تھنڈر اور سنیک کلرز ہمارے پسندیدہ سلسلے ہیں۔ان پر زیادہ سے زیادہ ناول لکھا کریں۔آپ کا ناول "کاٹن سیڈ" واقعی منفرد اور شاہکار ناول تھا۔میک اپ کا سامان کہاں سے ملتا ہے۔یہ بھی ضرور بتائیں"۔

محترم محمد مصعب علی خان صاحب۔ خط لکھنے اور ناول پسند کرنے کا بے حد شکریہ۔ بلیک تھنڈر اور سنیک کلرز پر جلد ہی آپ ناول پڑھیں گے جہاں تک میک اپ کے سامان کا تعلق ہے تو بڑے شہروں کے بڑے سٹورز پر یہ سامان عام مل جاتا ہے اور ان دنوں ڈراموں اور فلموں میں اس کا استعمال عام ہے۔

اب اجازت دیجئے

والسلام

مظہر کلیم ایم اے

عمران نے کار سنٹرل سیکرٹریٹ کی پارکنگ میں روکی اور پھر نیچے اتر کر وہ تیز تیز قدم اٹھاتا وزارت خارجہ کے سیکشن کی طرف بڑھتا چلا گیا۔اس کے چہرے پر گہری سنجیدگی طاری تھی کیونکہ سرسلطان نے اسے فلیٹ پر فون کر کے اس وحشت زدہ انداز میں فوری آفس پہنچنے کا کہا تھا کہ عمران ان کے انداز اور لہجے کی وجہ سے ہی سنجیدہ ہو جانے پر مجبور ہو گیا تھا کیونکہ اسے معلوم تھا کہ سرسلطان کسی عام معاملے میں اس قدر پریشان نہیں ہوتے ۔ تھوڑی دیر بعد وہ سرسلطان کے آفس میں داخل ہوا تو اس نے سرسلطان کو بڑی بے چینی کے عالم میں آفس میں ٹہلتے ہوئے دیکھا۔عمران نے آفس میں داخل ہوتے ہی نہایت ادب سے سرسلطان کو سلام کیا۔

" وعلیکم السلام ۔ جلدی آؤ ادھر ۔ جلدی "....... سرسلطان نے سلام کا جواب دیتے ہوئے تیز لہجے میں کہا اور تیزی سے سپیشل میٹنگ روم کی طرف بڑھ گئے ۔ عمران ہونٹ بھینچے ان کے پیچھے

میٹنگ روم میں داخل ہوا تو سر سلطان نے دروازہ بند کر دیا اور سوئچ بورڈ کے نیچے موجود ایک سرخ رنگ کا بٹن پریس کر دیا تو دروازے پر سیاہ رنگ کی چادر سی اتر آئی ۔ اب کمرہ ہر لحاظ سے محفوظ ہو چکا تھا۔

" آخر ہوا کیا ہے ۔ کیا قیامت ٹوٹ پڑی ہے "...... عمران سے نہ رہا گیا تو وہ آخر کار بول ہی پڑا۔

" تم قیامت کہہ رہے ہو ۔ اس وقت پاکیشیا کی سلامتی داؤ پر لگی ہوئی ہے ۔ ایٹمی میزائل دفاعی نظام کا بنیادی آپریٹنگ آلہ کراسنگ ایرو کا ڈپلیکیٹ چرا لیا گیا ہے اور اگر یہ کافرستان، اسرائیل یا ہمارے کسی بھی دشمن ملک کے ہاتھ لگ گیا تو ہمارا ملک مکمل طور پر بے دست و پا ہو کر رہ جائے گا "...... سر سلطان نے انتہائی پریشان کن لہجے میں کہا تو عمران کے چہرے پر بھی تشویش کے تاثرات ابھر آئے کیونکہ وہ اچھی طرح جانتا تھا کہ کراسنگ ایرو کی اہمیت کیا ہے ۔ اسے معلوم تھا کہ ملک کی حفاظت کے لئے پورے ملک میں جو خفیہ میزائل اڈے یا میزائل شکن نظام قائم کیا جاتا ہے اور اس کے ساتھ ساتھ حملے کے لئے ایٹمی یا نان ایٹمی میزائل نظام قائم کیا جاتا ہے اس نظام کو آپریٹ کرنے والے بنیادی آلے کو کوڈ میں کراسنگ ایرو کہا جاتا ہے ۔ یہ ایک ڈبیہ کی صورت میں ہوتا ہے اور اس ڈبیہ کے اندر کمپیوٹرائزڈ دفاعی نظام کو آپریٹ کرنے کا مکمل سسٹم بھی موجود ہوتا ہے ۔ یہ نظام ہر ملک اپنے طور پر تیار کرتا ہے اور اس نظام پر ہی اس

ملک کی سلامتی اور تحفظ کا دارومدار ہوتا ہے ۔ چونکہ یہ انتہائی اہم ترین آلہ ہوتا ہے اس لئے تمام ممالک اس کا ایک ڈپلیکیٹ بھی ساتھ ہی بناتے ہیں تاکہ اگر اصل آلے میں کوئی فنی خرابی ہو جائے تو فوری طور پر اس ڈپلیکیٹ کو استعمال میں لایا جا سکے ۔ اس ڈپلیکیٹ کی حفاظت دفاعی نظام سے بھی زیادہ کی جاتی ہے کیونکہ یہ ڈپلیکیٹ کراسنگ ایرو اگر دشمن ملک کے ہاتھ لگ جائے تو اس ملک کے ماہرین اس کی مدد سے پورے ملک کے دفاعی نظام کو زیرو کر کے آسانی سے اس ملک پر قبضہ کر سکتے ہیں ۔ یہ کراسنگ ایرو وزارت دفاع کی ایک خصوصی عمارت کے نیچے تہہ خانے میں اس انداز میں رکھا جاتا ہے کہ اس کی حفاظت کا تمام تر نظام کمپیوٹر کے ذریعے کنٹرول کیا جاتا ہے اور اس کے لئے نہ صرف تین کوڈ مخصوص ہوتے ہیں بلکہ تین اہم ترین عہدیداروں کے دستخط بھی ضروری ہوتے ہیں جن میں سے ایک صدر مملکت، دوسرے وزیر دفاع اور تیسرے سیکرٹری دفاع ہوتے ہیں ۔ تینوں کے الگ الگ کوڈ ہوتے ہی جن کا علم دوسرے عہدیداروں کو نہیں ہوتا۔ جب اس ڈپلیکیٹ کو سٹور سے نکالنے کی ضرورت ہوتی ہے تو تینوں اپنے اپنے کارڈز پر دستخط کر کے اور کوڈ لکھ کر باری باری اس کمپیوٹر میں فیڈ کرتے ہیں تب وہ تہہ خانہ اوپن ہو جاتا ہے اور کراسنگ ایرو باہر آتا ہے ورنہ نہیں اور اس سٹور کو اس انداز میں بنایا جاتا ہے کہ اس پر ایٹم بم تو ایک طرف ایک ہزار ہائیڈروجن بم بھی اثر نہیں کر سکتے اور اب

سرسلطان بتا رہے تھے کہ کراسنگ ایرو کا ڈپلیکیٹ چرا لیا گیا ہے اس
لئے عمران کو سرسلطان کی بات سن کر بے حد حیرت ہو رہی تھی اور
اب وہ سمجھ گیا تھا کہ سرسلطان کی یہ حالت کیوں ہو رہی تھی۔
" کیسے چرایا گیا ہے کراسنگ ایرو۔ آپ کو کب اور کیسے اطلاع
ملی ہے "...... عمران نے سنجیدہ لہجے میں کہا۔
" میرا تو اس سے براہ راست کوئی تعلق نہیں ہے۔ مجھے تو صدر
مملکت نے کال کر کے سپیشل میٹنگ روم میں بتایا ہے تاکہ میں
سیکرٹ سروس کے چیف کو اس کی فوری برآمدگی کے لئے بتا سکوں۔
ویسے تمہیں فون کرنے کے بعد میں نے اپنے طور پر سیکرٹری دفاع سر
راشد سے بات کی تو انہوں نے بتایا کہ سپیشل سٹور کا صبح مین گیٹ
کھلا ہوا پایا گیا تو سرراشد خود وہاں پہنچے۔ پھر انہوں نے خود ہی وزیر
دفاع اور صدر مملکت کو اطلاع دی جس پر وزیر دفاع اور صدر مملکت
خود وہاں پہنچ گئے۔ ملٹری انٹیلی جنس کے نئے چیف کرنل شہباز کو
بھی کال کر لیا گیا۔ اس کے بعد چیکنگ کی گئی تو یہ حیرت انگیز بات
نظر آئی کہ وہ مخصوص باکس جس میں کراسنگ ایرو موجود تھا باوجود
تمام حفاظتی نظام کے آن ہونے کے کھلا ہوا ملا ہے اور وہ خالی تھا۔
اس کے اندر سے کراسنگ ایرو غائب تھا جس پر صدر مملکت نے
فوج کے ان کمپیوٹر ماہرین کو کال کر لیا جنہوں نے یہ نظام تیار کیا
تھا۔ ان ماہرین نے تفصیلی چیکنگ کے بعد بتایا کہ کوئی ایسی مشین
استعمال کی گئی ہے جس کے بارے میں پورے دنیا کے کمپیوٹر

ماہرین کو علم ہی نہیں ہے کیونکہ تمام نظام بالکل درست انداز میں
کام کر رہا ہے۔ اس کے باوجود سٹور کھولا گیا اور باکس میں سے
کراسنگ ایرو نکال لیا گیا اور انہوں نے اپنی بے بسی کا اعتراف کر
لیا "...... سرسلطان نے جواب دیتے ہوئے کہا۔
" یہ سٹور کہاں ہے اور اس کے بیرونی انتظامات کیا ہیں "۔ عمران
نے کہا۔
" یہ سٹور وزارت دفاع کے اے سٹور کے نیچے انتہائی خفیہ بنایا
گیا ہے۔ اس کا راستہ البتہ اے سٹور کے اندر سے نہیں جاتا بلکہ
سائیڈ پر اوپر جانے والی سیڑھیوں کے نیچے سے جاتا ہے اور بظاہر یہ
دروازہ باہر بھی نہیں ہے بلکہ دیوار کے اندر ہے۔ باہر سے عام سی
دیوار ہے۔ یہ دیوار کمپیوٹر کنٹرولڈ ہے اور جب تک مین کمپیوٹر سے
اسے کھولا نہ جائے یہ نہیں کھل سکتی۔ اس کے بعد دروازہ بھی مین
کمپیوٹر سے کھولا جاتا ہے لیکن اس کا بھی علیحدہ کوڈ ہے اور یہ باکس
صدر مملکت کے کارڈ پر دستخط اور کوڈ، وزیر دفاع کے اپنے کارڈ پر
دستخط اور کوڈ اور سیکرٹری دفاع کے دستخط اور کوڈ کو یکے بعد دیگرے
اندر ڈالے بغیر کھل ہی نہیں سکتا اور اس باکس کو نہ توڑا جا سکتا ہے
اور نہ ہی ویسے ہی کسی صورت کھولا جا سکتا ہے۔ اس سارے انتظام
کے باوجود آج صبح دیوار پھٹی ہوئی اور دروازہ کھلا ہوا ملا اور اندر
باکس بھی کھلا ہوا تھا اور کراسنگ ایرو غائب تھا "۔ سرسلطان نے
انتہائی جذباتی لہجے میں کہا اور پھر اس سے پہلے کہ مزید کوئی بات ہوتی

میز پر پڑے ہوئے فون کی گھنٹی بج اٹھی تو سر سلطان نے ہاتھ بڑھا کر رسیور اٹھا لیا۔

"یس" ...... سر سلطان نے کہا۔

"اوہ اچھا ۔ کراؤ بات "...... دوسری طرف سے بات سن کر سر سلطان نے چونک کر کہا اور اس کے ساتھ ہی انہوں نے فون کے نیچے لگا ہوا ایک بٹن پریس کر دیا۔

"ہیلو" ۔چند لمحوں بعد صدر مملکت کی مخصوص آواز سنائی دی۔

"یس سر۔ میں سلطان بول رہا ہوں سر"...... سر سلطان نے انتہائی مؤدبانہ لہجے میں کہا۔

"سر سلطان ۔ مجھے ایک کال آئی ہے جس میں کہا گیا ہے کہ اگر پچاس کروڑ ڈالرز ادا کئے جائیں تو کراسنگ ایرو کا ڈپلیکیٹ ہمیں واپس مل سکتا ہے ورنہ اسے کافرستان، اسرائیل یا روسیاہ کو فروخت کر دیا جائے گا ۔جس پر میں نے حامی بھر لی ہے ۔آپ ابھی سیکرٹ سروس کے چیف کو رپورٹ نہ دیں ورنہ یہ بھی ہو سکتا ہے کہ یہ پارٹی بھاگ جائے ۔اسے واقعی ان ملکوں سے اس سے زیادہ رقم مل سکتی ہے"۔دوسری طرف سے صدر مملکت نے کہا۔

"یس سر۔ ٹھیک ہے سر۔لیکن یہ کہیں ٹریپ نہ ہو"۔ سر سلطان نے کہا۔

"نہیں ۔ مجھے کہا گیا ہے کہ کراسنگ ایرو میرے پاس پہنچا دیا جائے گا اور میری ذاتی ضمانت پر یہ رقم بعد میں وصول کی جائے گی

اور میں چاہوں تو ماہرین سے چیکنگ کرا سکتا ہوں "...... صدر مملکت نے کہا۔

"یس سر۔ پھر ٹھیک ہے سر۔ لیکن بہرحال یہ بلیک میلنگ ہے"...... سر سلطان اپنے اصول کے مطابق بات کرنے سے باز نہ رہے۔

"میں بھی اس بات کو سمجھتا ہوں سر سلطان ۔ لیکن ملک کے سولہ کروڑ عوام کو غلامی سے بچانے کے لئے ایسے سودے کرنے ہی پڑتے ہیں "...... دوسری طرف سے صدر مملکت نے تلخ لہجے میں کہا اور اس کے ساتھ رابطہ ختم ہو گیا تو سر سلطان نے ایک طویل سانس لیتے ہوئے رسیور رکھ دیا۔

"یہ وقت بھی دیکھنا تھا کہ حکومت خود بلیک میل ہو رہی ہے لیکن کیا کیا جائے "...... سر سلطان نے ہونٹ چباتے ہوئے کہا لیکن ان کے چہرے پر پہلے جو وحشت سی چھائی ہوئی تھی وہ بہرحال دور ہو گئی تھی۔

"اب کیا حکم ہے سر سلطان"...... عمران نے کہا۔

"تم نے لاؤڈر پر خود سن لیا ہے ۔ ویسے ذاتی طور پر تو میں اس سودے بازی کے خلاف ہوں ۔ لیکن اب کیا کیا جائے ۔ یہ بھی غنیمت ہے ورنہ اگر واقعی کراسنگ ایرو کو کسی بھی ملک میں فروخت کر دیا جائے تو انہیں اس سے زیادہ رقم مل سکتی ہے"۔ سر سلطان نے کہا۔

"اس سارے کمپیوٹر نظام کا بڑا ماہر کون ہے"....... عمران نے سنجیدہ لہجے میں کہا۔

"مجھے تو معلوم نہیں۔ سر راشد کو معلوم ہو گا"....... سر سلطان نے کہا۔

"ان سے میری بات کرائیں"....... عمران نے کہا تو سر سلطان نے رسیور اٹھایا اور تیزی سے نمبر پریس کرنے شروع کر دیئے۔ لاؤڈر کا بٹن پہلے ہی پریسڈ تھا اس لئے اسے دوبارہ پریس کرنے کی ضرورت نہ تھی جبکہ دوسری طرف سے گھنٹی بجنے کی آواز سنائی دی۔

"پی اے ٹو سیکرٹری دفاع"....... رابطہ قائم ہوتے ہی ایک مردانہ آواز سنائی دی۔

"سلطان بول رہا ہوں۔ سر راشد سے بات کرائیں"۔ سر سلطان نے کہا۔

"اوہ سر۔ سر۔ وہ ابھی پریذیڈنٹ ہاؤس گئے ہیں۔ صدر صاحب نے ایمرجنسی کال کیا ہے"....... دوسری طرف سے پی اے نے گھبرائے ہوئے لہجے میں کہا۔

"اوکے"....... سر سلطان نے کہا اور رسیور رکھ دیا۔

"وہاں فون کریں۔ مجھے اس ماہر سے فوری بات کرنی ہے۔ یہ معاملہ بے حد مشکوک ہے"۔ عمران نے انتہائی سنجیدہ لہجے میں کہا۔

"لیکن وہاں صدر صاحب کے سامنے کیا بات ہو گی جبکہ صدر صاحب نے کہا ہے کہ چیف کو اس بارے میں نہ بتایا جائے"۔

سر سلطان نے پریشان ہوتے ہوئے کہا۔

"چیف تک ابھی معاملہ نہیں پہنچا۔ ابھی تو صرف چیف کا نمائندہ خصوصی اس میں ملوث ہوا ہے۔ جلدی کریں ورنہ پھر مجھے براہ راست صدر صاحب سے بات کرنا پڑے گی۔ پھر آپ شکایت کریں گے کہ میں نے ان کی شان میں گستاخی کر دی ہے"....... عمران نے اسی طرح سنجیدہ لہجے میں کہا تو سر سلطان نے ہونٹ بھینچتے ہوئے رسیور اٹھایا اور تیزی سے نمبر پریس کرنے شروع کر دیئے۔ یہ ڈائریکٹ فون تھا اس لئے اس پر بات ڈائریکٹ ہو سکتی تھی۔

"پریذیڈنٹ ہاؤس"....... رابطہ قائم ہوتے ہی ایک نسوانی آواز سنائی دی۔

"سلطان بول رہا ہوں۔ یہاں سر راشد آئے ہوں گے سیکرٹری دفاع۔ ان سے میری بات کرائیں"....... سر سلطان نے تحکمانہ لہجے میں بات کرتے ہوئے کہا۔

"یس سر۔ ہولڈ کریں"....... دوسری طرف سے مؤدبانہ لہجے میں کہا گیا۔

"ہیلو۔ راشد بول رہا ہوں"....... چند لمحوں بعد سر راشد کی مخصوص آواز سنائی دی۔

"سلطان بول رہا ہوں سر راشد۔ پاکیشیا سیکرٹ سروس کے چیف ایکسٹو کے نمائندہ خصوصی علی عمران میرے آفس میں موجود ہیں۔ وہ آپ سے بات کرنا چاہتے ہیں"....... سر سلطان نے کہا۔

"کیا بات ہے" ...... سر راشد نے چونک کر کہا۔

"ہیلو سر راشد۔ میں علی عمران بول رہا ہوں۔ سر سلطان مجھے کراسنگ ایرو کے بارے میں ابھی بتا رہے تھے کہ صدر مملکت کی کال آ گئی اور معاملہ دوسرا رخ اختیار کر گیا۔ گو یہ معاملہ ابھی چیف کے نوٹس میں نہیں آیا لیکن میرے ذہن میں چند خدشات موجود ہیں میں اپنے طور پر اس پر کام کرنا چاہتا ہوں۔ آپ مجھے بتائیں کہ اس تمام کمپیوٹر نظام اور کراسنگ ایرو کو تیار کرنے والے ماہرین کا سربراہ کون ہے" ...... عمران نے انتہائی سنجیدہ لہجے میں بات کرتے ہوئے کہا۔

"ڈاکٹر رفیق سربراہ ہیں۔ ابھی بھی انہوں نے ہی تمام چیکنگ کی ہے" ...... سر راشد نے جواب دیا۔

"ڈاکٹر رفیق کا فون نمبر بھی بتا دیں اور انہیں فون کر کے میرے بارے میں بھی بتا دیں" ...... عمران نے کہا۔

"ٹھیک ہے۔ میں نمبر بتا دیتا ہوں۔ آپ دس منٹ بعد انہیں فون کر لیں" ...... دوسری طرف سے کہا گیا اور اس کے ساتھ ہی فون نمبر بھی بتا دیا گیا تو عمران نے خود ہی رسیور واپس کریڈل پر رکھ دیا۔

"تمہارے ذہن میں کیا خدشات ہیں۔ کیا تمہارا خیال ہے کہ مجرم دھوکہ کرے گا" ...... سر سلطان نے کہا۔

"سب کچھ ہو سکتا ہے۔ لیکن میں نے یہ معلوم کرنا ہے کہ اس

کراسنگ ایرو کی کاپی تو نہیں ہو سکتی۔ ایسا نہ ہو کہ وہ ہم سے رقم بھی اینٹھ لیں اور ہم مطمئن ہو جائیں جبکہ وہ اس کی کاپیاں دشمن ممالک کو بھی فروخت کر دیں" ...... عمران نے کہا۔

"ہاں۔ واقعی یہ بہت اہم پوائنٹ ہے" ...... سر سلطان نے اثبات میں سر ہلاتے ہوئے کہا جبکہ عمران خاموش بیٹھا رہا۔ خلاف معمول اس کے چہرے پر گہری سنجیدگی طاری تھی جبکہ سر سلطان کا چہرہ اب نارمل ہو چکا تھا۔ پھر دس منٹ بعد عمران نے رسیور اٹھایا اور نمبر پریس کرنے شروع کر دیئے۔

"یس۔ ڈاکٹر رفیق بول رہا ہوں" ...... دوسری طرف سے ایک بھاری سی آواز سنائی دی۔ لہجے ہی سے لگتا تھا کہ بولنے والا ادھیڑ عمر ہے۔

"پاکیشیا سیکرٹ سروس کے چیف ایکسٹو کا نمائندہ خصوصی علی عمران بول رہا ہوں۔ سر راشد نے آپ کو میرے بارے میں بتا دیا ہو گا" ...... عمران نے سنجیدہ لہجے میں کہا۔

"یس سر۔ فرمائیے" ...... دوسری طرف سے اس بار مؤدبانہ لہجے میں کہا گیا۔

"کیا کراسنگ ایرو کی کاپی کی جا سکتی ہے کسی بھی ذریعے یا طریقے سے" ...... عمران نے کہا۔

"اوہ نہیں۔ کاپی تو کسی صورت بھی نہیں ہو سکتی کیونکہ اسے تیار ہی اس انداز میں کیا جاتا ہے کہ اس کو اگر اوپن کرنے کی

کوشش کی جائے تو یہ ختم ہو جاتا ہے "...... ڈاکٹر رفیق نے کہا۔

" ایسی صورت میں مجرموں کو اسے چرانے کی کیا ضرورت تھی ۔ یہ تو کسی ملک کے کام نہیں آسکتا کیونکہ اسے سمجھنے کے لئے بہرحال اسے کھولنا تو پڑے گا"...... عمران نے کہا تو سر سلطان چونک کر سیدھے ہو گئے ۔

" یہ بات نہیں ۔آپ نے کاپی کی بات کی تھی ۔اسے پڑھنے کی بات نہیں کی تھی ۔اسے ماہرین بہرحال پڑھ تو سکتے ہیں "...... ڈاکٹر رفیق نے کہا۔

" پڑھنے کے بعد تو یہی ہو گا کہ اسے کسی فائل میں درج کیا جا سکتا ہے "...... عمران نے کہا۔

" جی نہیں ۔ پڑھنے کے بعد صرف نظام سامنے آئے گا اور کچھ نہیں "...... ڈاکٹر رفیق نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

" اوکے ۔اب آپ یہ بتا دیں کہ آپ نے جس کمپیوٹر کے ذریعے اسے ناقابل تسخیر بنا رکھا تھا وہ کس ساخت اور کس طاقت کا کمپیوٹر تھا"...... عمران نے کہا تو دوسری طرف سے ساخت اور طاقت بتا دی گئی ۔

" اس قدر طاقتور ہونے کے باوجود اسے اس انداز میں کھول لیا گیا ہے ۔اس کی وجہ "...... عمران نے کہا۔

"یہی بات تو ہمیں سمجھ نہیں آرہی ۔ بہرحال ہم کوشش کر رہے ہیں کہ اسے سمجھ سکیں "...... ڈاکٹر رفیق نے جواب دیا۔

" کراسنگ ایرو ملنے پر آپ اسے دوبارہ اسی طرح رکھیں گے یا کچھ اور سوچا ہے آپ نے "...... عمران نے کہا۔

" دوبارہ اسے کیسے اس طرح رکھا جا سکتا ہے ۔ کچھ اور سوچیں گے اس بارے میں "...... ڈاکٹر رفیق نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

" اوکے ۔ ٹھیک ہے "...... عمران نے کہا اور رسیور رکھ کر اٹھ کھڑا ہوا تو اس کے اٹھتے ہی سر سلطان بھی اٹھ کھڑے ہوئے ۔

" جب کراسنگ ایرو مل جائے اور ملزمان کو رقم کی ادائیگی ہو جائے تو آپ یہ پوری تفصیل مجھے بھجوا دیں گے اور دوسری بات یہ کہ اب کراسنگ ایرو دانش منزل کے ریکارڈ روم میں رہے گا ۔ جب ضرورت ہو گی تو آپ کو مل جائے گا "...... عمران نے کہا۔

" ٹھیک ہے ۔ میں صدر صاحب کو درخواست کروں گا "۔ سر سلطان نے کہا اور آگے بڑھ کر انہوں نے سوئچ بورڈ کے نیچے موجود بٹن پریس کیا تو دروازے پر آجانے والی چادر اٹھ کر چھت میں غائب ہو گئی تو سر سلطان نے دروازہ کھولا اور پھر وہ دونوں آفس سے باہر آ گئے ۔

" اب اجازت دیجئے "...... عمران نے کہا اور پھر وہ سلام کر کے بیرونی دروازے کی طرف بڑھ گیا جبکہ سر سلطان سلام کا جواب دے کر اپنے کمرے کی طرف بڑھ گئے ۔

کمرے کا دروازہ کھلا اور ایک نوجوان کمرے میں داخل ہوا تو میز کے پیچھے بیٹھا ہوا لمبے قد اور ورزشی جسم کا آدمی آنے والے کو دیکھ کر بے اختیار چونک پڑا۔

"کیا ہوا ڈیوک "...... کمرے میں موجود آدمی نے سرد لہجے میں کہا۔

"کامیابی باس ۔پچاس کروڑ ڈالرز سپیشل اکاؤنٹ میں جمع کرا دیئے گئے ہیں "...... آنے والے نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے ہاتھ میں موجود فائل باس کے سامنے رکھ دی ۔ باس نے فائل کھولی اور پھر اس کے چہرے پر مسرت کے تاثرات ابھر آئے ۔اس نے فائل بند کی اور اسے میز کی دراز میں رکھ دیا۔

"گڈ شو ۔اب تم جا سکتے ہو "...... باس نے کہا تو آنے والے نے سلام کیا اور واپس چلا گیا ۔اس کے جانے کے بعد باس نے رسیور

اٹھایا اور تیزی سے نمبر پریس کرنے شروع کر دیئے۔

"وان بول رہا ہوں "...... رابطہ قائم ہوتے ہی دوسری طرف سے ایک مردانہ آواز سنائی دی۔

"سمتھ بول رہا ہوں وان "...... باس نے کہا۔

"یس باس ۔ حکم کریں "...... دوسری طرف سے مؤدبانہ لہجے میں کہا گیا۔

"رقم وصول ہو گئی ہے اور چیف کو اطلاع دینے سے پہلے میں تم سے بات کر رہا ہوں ۔ تم بتاؤ کہ اس آلے کا ڈپلیکیٹ تیار ہو گیا ہے یا نہیں "...... باس نے کہا۔

"یس باس ۔تیار ہو گیا ہے "...... دوسری طرف سے کہا گیا۔

"اوکے ۔ اسے میرے پاس بھجوا دو تاکہ میں چیف کو بھجوا دوں لیکن خیال رکھنا ۔چیف نے اسے چیک کرانا ہے "...... باس نے کہا۔

"یس باس ۔ مجھے معلوم ہے کہ ایسا ہو گا ۔ بہرحال فکر مت کریں باس ۔ یہ بالکل اوکے ہے ۔ میں نے اس سلسلے میں ایکریمیا کے ٹاپ ماہرین کی خدمات حاصل کی ہیں "...... دوسری طرف سے کہا گیا۔

"اوکے ۔ بھجوا دو اسے ۔ پھر میں چیف سے بات کروں گا "۔ باس نے کہا اور رسیور رکھ دیا ۔ پھر تقریباً دو گھنٹے بعد دروازے پر دستک کی آواز سنائی دی تو باس چونک پڑا۔

"یس سَر ان"...... باس نے اونچی آواز میں کہا تو دروازہ کھلا اور ایک آدمی اندر داخل ہوا۔ اس کے ہاتھ میں گتے کا ایک باکس موجود تھا جسے باقاعدہ سیل کیا گیا تھا۔

"یہ وان نے بھجوایا ہے باس"...... آنے والے نے کہا۔

"ٹھیک ہے۔ رکھ دو اسے اور جاؤ"...... باس نے کہا اور آنے والے نے باکس کو میز پر رکھا اور واپس مڑ گیا۔ باس نے رسیور اٹھایا اور تیزی سے نمبر پریس کرنے شروع کر دیئے۔

"ٹی ایس آر"...... رابطہ قائم ہوتے ہی دوسری طرف سے ایک نسوانی آواز سنائی دی۔

"سوری۔ رانگ نمبر"...... باس نے منہ بناتے ہوئے کہا اور کریڈل دبا دیا اور پھر ٹون آنے پر اس نے دوبارہ نمبر پریس کرنے شروع کر دیئے۔

"ٹی ایس آر"...... وہی نسوانی آواز دوبارہ سنائی دی۔

"سوری۔ رانگ نمبر"...... باس نے کہا اور رسیور رکھ دیا۔ پھر چند منٹ بعد فون کی گھنٹی بج اٹھی تو اس نے ہاتھ بڑھا کر رسیور اٹھا لیا۔

"سمتھ بول رہا ہوں تھری ایس سے"...... سمتھ نے انتہائی مؤدبانہ لہجے میں کہا۔

"ہولڈ کرو"...... دوسری طرف سے کہا گیا۔

"ہیلو۔ گرام بول رہا ہوں"...... چند لمحوں بعد ایک سخت اور

قدرے چیختی ہوئی آواز سنائی دی۔

"سمتھ بول رہا ہوں چیف۔ تھری ایس سے"...... سمتھ کا لہجہ مزید مؤدبانہ ہو گیا تھا۔

"یس۔ کیا رپورٹ ہے"...... دوسری طرف سے اسی طرح سخت اور چیختے ہوئے لہجے میں کہا گیا۔

"کامیابی چیف۔ پچاس کروڑ ڈالرز سپیشل اکاؤنٹ میں جمع کرا دیئے گئے ہیں اور کراسنگ ایرو کا ڈپلیکیٹ بھی تیار ہو کر آ گیا ہے"...... سمتھ نے کہا۔

"کیسے تیار ہوا ہے یہ ڈپلیکیٹ۔ تفصیل بتاؤ"...... دوسری طرف سے کہا گیا۔

"باس۔ وان اپنے ساتھ ایکریمین ٹاپ ماہرین کی پوری ٹیم لے کر پاکیشیا گیا تھا۔ پھر جب ولارڈ نے اپنے گروپ سمیت واردات مکمل کر لی اور کراسنگ ایرو ان کے پاس پہنچ گیا تو وان نے فوری طور پر کارروائی شروع کر دی۔ جب اس کا ڈپلیکیٹ تیار ہو گیا تو اس نے ولارڈ کو اطلاع دی اور ولارڈ نے سپیشل فون پر پاکیشیا کے صدر سے بات کی۔ پاکیشیا کے صدر توقع کے عین مطابق پچاس کروڑ ڈالرز دینے پر رضامند ہو گئے اور انہوں نے اپنی ذاتی ضمانت دی تو ولارڈ نے کراسنگ ایرو واپس پریذیڈنٹ ہاؤس بھجوا دیا اور خود وہ ماہرین سمیت واپس آ گیا۔ یہاں آ کر انہوں نے اس کا ڈپلیکیٹ فائنل کیا اور اب یہ میرے سامنے موجود ہے جبکہ ولارڈ کے مطابق پاکیشیائی

صدر نے آپ کے سپیشل اکاؤنٹ میں پچاس کروڑ ڈالرز ٹرانسفر کرا دیئے ہیں اور اس کی رسید بھی میرے پاس پہنچ چکی ہے۔ اب آپ جیسے حکم کریں" ...... سمتھ نے مسلسل بولتے ہوئے کہا۔

"وہاں کسی کو ان پر شک تو نہیں پڑا" ...... دوسری طرف سے پوچھا گیا۔

"اوہ نہیں باس۔ ویسے یہ سب کچھ انتہائی جدید ترین مشینری سے کیا گیا ہے۔ ایسی مشینری جس کا توڑ بھی پاکیشیا کے ماہرین نہیں کر سکتے۔ آپ کو تو معلوم ہے کہ والرڈان معاملات میں کیسی مشینری استعمال کرتا ہے۔ اب بھی وہ لاکھ کوشش کر لیں لیکن وہ کسی صورت بھی معلوم نہیں کر سکتے" ...... سمتھ نے کہا۔

"اوکے۔ ٹھیک ہے۔ تم رسید اور ڈپلیکیٹ مجھے سپیشل مینجر کے ذریعے بھجوا دو اور پھر سب کچھ بھول جاؤ" ...... دوسری طرف سے کہا گیا اور اس کے ساتھ ہی رابطہ ختم ہو گیا تو سمتھ نے ایک طویل سانس لیا اور کریڈل دبا دیا اور پھر ٹون آنے پر اس نے نمبر پریس کرنے شروع کر دیئے۔

"یس۔ سپیشل مینجر آفس" ...... رابطہ قائم ہوتے ہی ایک نسوانی آواز سنائی دی۔

"میں پائرو کلب کا جنرل مینجر سمتھ بول رہا ہوں۔ میں نے ایک سپیشل مینجر لاپاز بھجوانا ہے۔ آپ تمام انتظامات کر کے مجھے اطلاع دیں" ...... سمتھ نے کہا۔

"یس سر۔ کیا بھجوانا ہے" ...... دوسری طرف سے کہا گیا۔

"ایک چھوٹا سا باکس اور ایک فائل۔ لیکن آپ نے چارٹرڈ طیارے سے سپیشل مینجر کو بھجوانا ہے" ...... سمتھ نے کہا۔

"ٹھیک ہے۔ آپ کا فون نمبر کیا ہے" ...... دوسری طرف سے کہا گیا تو سمتھ نے فون نمبر بتا دیا۔

"اوکے۔ میں آپ کو کال کرتی ہوں" ...... دوسری طرف سے کہا گیا اور اس کے ساتھ ہی رابطہ ختم ہو گیا تو سمتھ نے رسیور رکھ دیا۔ تھوڑی دیر بعد فون کی گھنٹی بج اٹھی تو سمتھ نے رسیور اٹھا لیا۔

"یس۔ سمتھ بول رہا ہوں" ...... سمتھ نے کہا۔

"سپیشل مینجر آفس سے مینجر ریٹا بول رہی ہوں۔ آپ نے آرڈر بک کرایا تھا" ...... دوسری طرف سے ایک نسوانی آواز سنائی دی لیکن یہ پہلی آواز سے مختلف تھی۔

"جی ہاں" ...... سمتھ نے کہا۔

"اوکے۔ تمام انتظامات کے بعد میرا آدمی ویسلے آپ کے پاس پہنچے گا" ...... دوسری طرف سے کہا گیا۔

"اوکے" ...... سمتھ نے کہا اور رسیور رکھ کر اس نے سیلڈ فائل اٹھائی اور اس پر ایڈریس لکھنا شروع کر دیا۔ ایڈریس لکھ کر اس نے فون نمبر لکھا اور پھر فائل کو واپس رکھ دیا۔ پھر تقریباً دو گھنٹے بعد انٹرکام کی گھنٹی بج اٹھی تو سمتھ نے رسیور اٹھا لیا۔

"یس" ...... سمتھ نے کہا۔

" کاؤنٹر سے ٹونی بول رہا ہوں باس ۔ سپیشل مینجر آفس سے ایک آدمی ویسلے آیا ہے "...... دوسری طرف سے کہا گیا۔

" اسے میرے آفس میں بھیج دو "...... سمتھ نے کہا اور رسیور رکھ دیا۔ تھوڑی دیر بعد دروازے پر دستک ہوئی۔

" یس کم ان "...... سمتھ نے اونچی آواز میں کہا تو دروازہ کھلا اور ایک لمبے قد اور بھاری جسم کا آدمی جس نے براؤن رنگ کا سوٹ پہنا ہوا تھا اور اس کے ہاتھ میں ایک بڑا بریف کیس تھا اندر داخل ہوا۔

" میرا نام ویسلے ہے اور میں سپیشل مینجر آفس سے آیا ہوں "...... آنے والے نے کہا اور پھر جیب سے ایک بیج نکال کر اس نے سمتھ کی طرف بڑھا دیا۔

" بیٹھو "...... سمتھ نے اس کے ہاتھ سے بیج لیتے ہوئے کہا اور آنے والا سر ہلاتا ہوا میز کی دوسری طرف کرسی پر بیٹھ گیا۔ اس نے بریف کیس نیچے رکھ دیا تھا۔ سمتھ نے بیج کو بغور دیکھا اور پھر رسیور اٹھا کر تیزی سے نمبر پریس کرنے شروع کر دیئے۔

" سپیشل مینجر آفس "...... رابطہ قائم ہوتے ہی دوسری طرف سے نسوانی آواز سنائی دی۔

" پائرو کلب کا جنرل مینجر سمتھ بول رہا ہوں ۔ مینجر ریٹا سے بات کرائیں "...... سمتھ نے کہا۔

" یس سر۔ ہولڈ کریں "...... دوسری طرف سے کہا گیا۔

" ہیلو۔ میں ریٹا بول رہی ہوں مینجر سپیشل مینجر آفس "۔ چند

لمحوں بعد ریٹا کی آواز سنائی دی۔

" سمتھ بول رہا ہوں پائرو کلب سے ۔ آپ کا آدمی ویسلے میرے آفس میں موجود ہے ۔ اس کا شناختی بیج میرے ہاتھ میں ہے ۔ اس کا کوڈ نمبر کیا ہے "...... سمتھ نے کہا۔

" ویسلے کا کوڈ نمبر الیون الیون ہے جناب ۔ آپ بے فکر ہو کر سپلائی اسے دے دیں ۔ یہ ہماری ضمانت پر پہنچ جائے گی "۔ دوسری طرف سے کہا گیا۔

" اوکے "...... سمتھ نے اثبات میں سر ہلاتے ہوئے کہا اور رسیور رکھ دیا کیونکہ جو نمبر اسے بتایا گیا تھا وہی کوڈ نمبر اس شناختی بیج پر درج تھا۔

" یہ فائل ہے اور یہ باکس ۔ یہ آپ نے فائل پر موجود ایڈریس پر پہنچانے ہیں اور رسید لانی ہے "...... سمتھ نے میز پر موجود فائل اور گتے کا ڈبہ جو سیل شدہ تھا اٹھا کر ویسلے کو دیتے ہوئے کہا۔

" یس سر ۔ ان کی میں آپ کو رسید دے دیتا ہوں "...... ویسلے نے کہا اور جیب سے ایک رسید بک نکال کر اس نے اس پر اندراجات کئے اور پھر نیچے دستخط کر کے اس نے رسید پھاڑ کر سمتھ کی طرف بڑھا دی۔

" اوکے ۔ کیا آپ چارٹرڈ طیارے پر جا رہے یا نہیں "...... سمتھ نے پوچھا۔

" یس سر ۔ میں یہاں سے سیدھا ایئرپورٹ جاؤں گا اور پھر وہاں

سے لاپاز ۔ ولیسلے نے نیچے رکھا ہوا بریف کیس اٹھا کر میز پر رکھا اور پھر اسے کھول کر فائل اور باکس بریف کیس میں رکھ کر اس نے اسے بند کیا اور اٹھ کھڑا ہوا۔ پھر وہ بریف کیس اٹھائے تیزی سے مڑا اور کمرے سے باہر چلا گیا تو سمتھ نے بے اختیار ایک طویل سانس لیا اور رسید تہہ کر کے جیب میں ڈال دی ۔ اب اس کے چہرے پر گہرے اطمینان کے تاثرات ابھر آئے تھے ۔

عمران نے کار وڈ کلب کے سامنے روکی اور پھر نیچے اتر کر وہ مین گیٹ کی طرف بڑھنے ہی لگا تھا کہ ایک طرف سے ٹائیگر تیز تیز قدم اٹھاتا اس کی طرف بڑھا۔ عمران ٹائیگر کو دیکھ کر رک گیا۔

" باس ۔ جیمز اپنے آفس میں موجود ہے " ..... ٹائیگر نے قریب آ کر سلام کرنے کے بعد کہا۔

" تمہیں کیسے معلوم ہوا کہ کراسنگ ایرو پریذیڈنٹ ہاؤس پہنچانے والا جیمز تھا" ..... عمران نے سلام کا جواب دیتے ہوئے کہا۔

" باس ۔ کراسنگ ایرو پریذیڈنٹ ہاؤس کے دربان کو دیا گیا اور اسے کہا گیا کہ اس چیف سکورٹی آفیسر ابراہیم خان کو پہنچا دیا جائے ۔ چنانچہ دربان نے اسے چیف سکورٹی آفیسر کو پہنچا دیا۔ اس کے ساتھ ایک چٹ بھی موجود تھی جس پر درج تھا کہ اس باکس میں کراسنگ ایرو ہے اسے صدر صاحب کو دے دیا جائے ۔ ابراہیم خان نے

سیکورٹی کے طور پر باکس کو چیک کیا اور پھر صدر صاحب کو اطلاع بھجوائی تو اسے فوراً باکس سمیت بلوا لیا گیا۔ ابراہیم خان نے باکس صدر مملکت کو دے دیا۔ مجھے جب آپ نے اس معاملے میں بریف کیا تو میں ابراہیم خان سے اس کی رہائش گاہ پر ملا اور ابراہیم خان کو میں نے بتایا کہ میرا تعلق ملٹری انٹیلی جنس سے ہے تو اس نے یہ سب کچھ بتا دیا جس پر میں نے اس سے اس دربان کے بارے میں معلوم کیا۔ پھر میں اس دربان کو ملا اور اس سے مجھے اس باکس لے آنے والے کا جو حلیہ معلوم ہوا وہ تو عام سا تھا لیکن اس نے ایک خاص نشانی بتا دی اور وہ نشانی یہ تھی کہ باکس لے آنے والے کے دائیں کان کے نیچے ایک بڑا سے زخم کا مندمل نشان تھا جس کی شکل مکھی جیسی تھی اور یہ خاص نشانی تھی اس لئے میں نے جب اس نشانی کو سامنے رکھ کر معلومات حاصل کیں تو مجھے پتہ چلا کہ یہ خاص نشانی وڈ کلب کے مینجر جیمز کی ہے۔ چنانچہ میں جا کر جیمز سے ملا میں نے چیک کر لیا تو واقعی وہ نشانی موجود تھی لیکن میں نے اس سے کوئی بات نہ کی اور واپس آ گیا اور آپ کو فون کر دیا"۔ ٹائیگر نے تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔

"اس جیمز کے بارے میں ویسے کیا رپورٹ ہے"۔۔۔ عمران نے کہا۔

"ایکریمین ہے۔ اسلحے کی اسمگلنگ میں ملوث ہے لیکن کوئی بڑی مچھلی نہیں ہے۔ چھوٹے پیمانے پر کام کرتا ہے"۔۔۔ ٹائیگر نے

جواب دیتے ہوئے کہا۔

"اوکے۔ آؤ"۔۔۔۔ عمران نے کہا اور آگے بڑھ گیا۔ تھوڑی دیر بعد وہ کلب کے مینجر جیمز کے کمرے میں داخل ہوئے تو میز کی دوسری طرف بیٹھا ہوا جیمز اٹھ کھڑا ہوا۔

"میرا نام جیمز ہے جناب۔ لیکن یہ بات میری سمجھ میں نہیں آئی کہ ملٹری انٹیلی جنس کا مجھ سے کیا تعلق پیدا ہو گیا ہے"۔۔۔۔ جیمز نے قدرے پریشان سے لہجے میں کہا۔ عمران نے کاؤنٹر پر اپنے آپ کو ملٹری انٹیلی جنس کا آفیسر بتا کر جیمز سے ملنے کی بات کی تھی جس پر کاؤنٹر سے فون پر جیمز سے رابطہ کیا گیا اور پھر عمران اور ٹائیگر دونوں ہی جیمز کے آفس میں پہنچ گئے تھے۔

"کوئی پریشانی والی بات نہیں ہے۔ البتہ پریشانی والی بات پیدا ہو سکتی ہے اگر تم نے ملٹری انٹیلی جنس سے تعاون نہ کیا تو"۔ عمران نے مسکراتے ہوئے کہا اور کرسی پر بیٹھ گیا۔ ٹائیگر ویسے ہی سائیڈ پر موجود کرسی پر بیٹھ گیا تھا۔

"کیا ٹائیگر کا تعلق بھی ملٹری انٹیلی جنس سے ہے"۔۔۔۔ جیمز نے ہونٹ چباتے ہوئے کہا۔ وہ بھی کرسی پر بیٹھ گیا تھا۔

"نہیں۔ یہ صرف فرنٹ مین ہے۔ بہرحال اب تم یہ بتاؤ کہ تم نے آج سے ایک ہفتہ پہلے پریذیڈنٹ ہاؤس کے دربان کو ایک باکس دیا تھا کہ یہ باکس پریذیڈنٹ ہاؤس کے چیف سیکورٹی آفیسر ابراہیم خان کو پہنچا دیا جائے۔ کیا میں درست کہہ رہا ہوں"۔ عمران

نے کہا۔

" میں نے دیا تھا باکس ۔ کیا مطلب ۔ میرا پریذیڈنٹ ہاؤس سے کیا تعلق ۔ میں تو آج تک وہاں گیا ہی نہیں"...... جیمز نے حیران ہوتے ہوئے کہا لیکن عمران اس کے لہجے سے ہی سمجھ گیا کہ وہ جھوٹ بول رہا ہے کیونکہ عمران کی بات سن کر اس کی آنکھوں میں چونکنے کی مخصوص چمک عمران نے دیکھ لی تھی۔

" پھر تو واقعی پریشانی والی بات پیدا ہو جائے گی مسٹر جیمز "۔ عمران نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

" کیا مطلب ۔ میں سمجھا نہیں "...... جیمز نے حیران ہوتے ہوئے کہا۔

" مسٹر جیمز ۔ آپ نے ملٹری انٹیلی جنس کو شاید احمقوں کا ٹولہ سمجھ لیا ہے کہ ہم ویسے ہی منہ اٹھائے یہاں آگئے ہیں ۔ ملٹری انٹیلی جنس پریذیڈنٹ ہاؤس کی سیکورٹی پر مامور ہے اور وہاں ایسے خفیہ کیمرے نصب ہیں جو چوبیس گھنٹے آنے جانے والوں کی تصاویر بناتے رہتے ہیں ۔ آپ کے آنے اور باکس دینے کی باقاعدہ فلم موجود ہے ۔ البتہ آپ کو ٹریس کرنے میں ہمیں وقت لگ گیا اور ہم یہاں خود آئے بھی اس لئے ہیں کہ یہ باکس حکومت نے خود منگوایا تھا ورنہ تو اب تک آپ کو یہاں سے اغوا کر کے ہیڈ کوارٹر لے جا کر آپ پر تھرڈ ڈگری کا استعمال بھی ہو چکا ہوتا ۔ لیکن ایک تو آپ معزز کاروباری آدمی ہیں دوسرے آپ نے کوئی جرم نہیں کیا اس لئے آپ سے

باقاعدہ مہذب انداز میں بات کی جا رہی ہے ۔ آپ نے صرف اتنا بتانا ہے کہ یہ باکس آپ کو کس نے دیا تھا اور بس ۔ لیکن یہ سن لیں کہ اب اگر آپ نے جھوٹ بولا یا انکار کیا تو پھر آئندہ آپ کے ساتھ جو کچھ ہو گا اس کی ذمہ داری آپ پر ہو گی "...... عمران نے انتہائی سرد لہجے میں کہا۔

" آپ کو یقیناً کوئی بڑی غلط فہمی ہوئی ہے جناب ۔ میں سچ کہہ رہا ہوں ۔ میں کبھی پریذیڈنٹ ہاؤس نہیں گیا "...... جیمز نے کہا۔

" اوکے ۔ اس کا مطلب ہے کہ ہمیں دوبارہ فلم دیکھنی چاہئے ۔ ہو سکتا ہے کہ آپ کی شناخت میں غلطی کی گئی ہو "...... عمران نے اٹھتے ہوئے انتہائی نرم لہجے میں کہا تو جیمز بھی اٹھ کھڑا ہوا ۔ اس کے ستے ہوئے چہرے پر یکلخت انتہائی اطمینان کے تاثرات ابھر آئے تھے کہ یکلخت عمران کا بازو گھوما اور دوسرے لمحے جیمز میز کے اوپر سے گھسٹتا ہوا اچھل کر سامنے کی طرف قالین پر ایک دھماکے سے آگرا اور اس کے ساتھ ہی عمران نے اس کی گردن پر پیر رکھ کر اسے موڑ دیا اور جیمز جو نیچے گر کر اٹھنے کے لئے اپنے جسم کو سمیٹ رہا تھا ایک جھٹکے سے سیدھا ہو گیا ۔ ٹائیگر بجلی کی سی تیزی سے مڑا اور اس نے دروازہ بند کر کے اسے اندر سے لاک کر دیا۔

" بولو ۔ کس نے دیا تھا تمہیں باکس ۔ بولو "...... عمران نے پیر کو پیچھے کی طرف موڑتے ہوئے کہا تو جیمز کے حلق سے نکلنے والی خرخراہٹ کی آواز بند ہو گئی ۔

" ہٹاؤ۔ پیر ہٹاؤ۔ میں بتاتا ہوں "...... اس نے رک رک کر اور انتہائی تکلیف بھرے لہجے میں کہا۔ اس کے بولنے کا انداز ایسے تھا جیسے وہ انتہائی تکلیف کے عالم میں مجبوراً بول رہا ہو۔

" بولو ورنہ "...... عمران نے پیر کو آگے کی طرف موڑ کر ایک جھٹکے سے پیچھے کی طرف کرتے ہوئے کہا۔

" سپر کلب کے مارٹی نے۔ سپر کلب کے مارٹی نے۔ اس نے مجھے سپر کلب بلوایا تھا۔ یہ کلب بھی اس کا ہے۔ اس نے مجھے کہا کہ میں چونکہ فیلڈ میں کام نہیں کرتا اس لئے وہ مجھے پریذیڈنٹ ہاؤس بھجوانا چاہتا ہے تاکہ مجھے کوئی پہچان نہ سکے۔ اس کے کہنے پر میں نشاط کالونی کی کوٹھی نمبر بارہ اے بلاک میں گیا تو وہاں ولارڈ نامی ایک ایکریمین موجود تھا۔ اس نے مجھے ایک تھیلا دیا جس میں وہ باکس تھا۔ اس نے مجھے بتایا کہ میں نے انتہائی احتیاط سے پریذیڈنٹ ہاؤس جانا ہے اور وہ لوگ کاروں میں میری باقاعدہ نگرانی کریں گے اور میں نے یہ باکس پریذیڈنٹ ہاؤس کے دربان کو دے کر اسے کہنا ہے کہ اسے چیف سکیورٹی آفیسر ابراہیم خان کو پہنچا دیا جائے۔ اس کے بعد میں واپس چلا جاؤں۔ چنانچہ میں نے ایسا ہی کیا لیکن پھر میں واپس کلب آنے سے پہلے قریب ہی اپنے گھر چلا گیا۔ وہاں مجھے معلوم ہوا کہ میرا چھوٹا بھائی جو کریم نگر میں رہتا ہے اس کا ایکسیڈنٹ ہو گیا ہے اور میں کلب جانے کی بجائے کریم نگر چلا گیا اور آج صبح ہی میں واپس آیا ہوں "...... جیمز نے رک رک کر اور

ٹھہر ٹھہر کر وقفے وقفے سے یہ ساری بات بتا دی تو عمران سمجھ گیا کہ وہ لوگ اسے لامحالہ ہلاک کر دیتے لیکن یہ کلب جانے کی بجائے کریم نگر چلا گیا اس لئے بچ گیا۔ اب چونکہ مسئلہ یہ تھا کہ انہوں نے سپر کلب کے مارٹی کو گھیرنا تھا اور اسے اگر چھوڑ دیا جائے تو یہ ابھی مارٹی کو کال کر دے گا اور پھر مارٹی غائب بھی ہو سکتا ہے اس لئے عمران نے پیر کو ایک جھٹکے سے موڑا تو جیمز کا جسم ایک لمحے کے لئے تڑپا اور اس کے منہ سے خرخراہٹ کی تیز آواز نکلی اور اس کی آنکھیں بے نور ہوتی چلی گئیں۔

" دروازہ کھول کر دیکھو۔ عقب میں کوئی کمرہ ہے تو اسے اٹھا کر اس کمرے کے کسی ایسے کونے میں پھینک دو کہ فوراً اس کی لاش ٹریس نہ ہو سکے "...... عمران نے کہا تو ٹائیگر نے آگے بڑھ کر ریٹائرنگ روم کو چیک کیا اور پھر اس نے جیمز کی لاش کو اٹھا کر کاندھے پر لادا اور عقبی دروازے میں غائب ہو گیا۔ عمران نے اس دوران میز کی درازیں کھول کر ان کی تلاشی لینا شروع کر دی لیکن اس کے مطلب کی کوئی چیز وہاں موجود نہ تھی۔ اس دوران ٹائیگر واپس آ گیا۔

" میں نے اس کی لاش ایک وارڈروب الماری میں ٹھونس کر اوپر کپڑے ڈال دیئے ہیں اور الماری بند کر دی ہے "...... ٹائیگر نے واپس آکر کہا۔

" اوکے۔ آؤ جلدی "...... عمران نے کہا اور تھوڑی دیر بعد وہ

دونوں اس کلب سے باہر آ چکے تھے۔

"تمہاری کار کہاں ہے"...... عمران نے اپنی کار تک پہنچتے ہوئے کہا۔

"وہ دوسری سائیڈ پر ہے"...... ٹائیگر نے جواب دیا۔

"اوکے۔ لے کر سپر کلب پہنچو۔ میں بھی وہیں جا رہا ہوں"۔ عمران نے کہا تو ٹائیگر نے اثبات میں سر ہلایا اور واپس مڑ گیا۔ عمران کار چلاتا ہوا تھوڑی دیر بعد سپر کلب پہنچ گیا۔ پہلے بھی وہ کئی بار یہاں آ چکا تھا۔ یہ شہر کا بے حد معروف کلب تھا اور شہر کا اعلیٰ طبقہ یہاں بیٹھنا پسند کرتا تھا اس لئے یہاں آنے والے تمام لوگ اعلیٰ طبقے کے افراد نظر آ رہے تھے۔ مارٹی سے وہ پہلے بھی کئی بار مل چکا تھا کیونکہ مارٹی سوپر فیاض کا بڑا گہرا دوست تھا اور عمران کی ملاقات بھی مارٹی کے ساتھ سوپر فیاض کی وجہ سے ہوئی تھی۔ عمران نے کار پارکنگ میں روکی اور پھر نیچے اتر کر ابھی وہ پارکنگ بوائے سے کارڈ لے رہا تھا کہ ٹائیگر اپنی کار میں وہاں پہنچ گیا۔

"باس۔ مارٹی بے حد سخت جان آدمی ہے اس لئے وہ آسانی سے زبان نہیں کھولے گا"...... ٹائیگر نے عمران سے مخاطب ہو کر کہا اور پھر وہ کلب میں داخل ہو کر کاؤنٹر کی طرف بڑھ گئے۔ چونکہ یہاں کے ملازمین عمران اور ٹائیگر کو اچھی طرح جانتے تھے اس لئے کاؤنٹر پر کھڑا نوجوان ان دونوں کو اکٹھے کاؤنٹر کی طرف بڑھتے دیکھ کر چونک کر سیدھا کھڑا ہو گیا۔ اس کے چہرے پر پریشانی کے تاثرات ابھر آئے

تھے۔

"کیا بات ہے۔ پیٹ میں درد ہو رہا ہے"...... عمران نے کاؤنٹر کے قریب پہنچ کر بڑے ہمدردانہ لہجے میں کہا تو کاؤنٹر مین بے اختیار اچھل پڑا۔

"جی۔ جی۔ کیا مطلب۔ پیٹ میں درد۔ نہیں جناب۔ بالکل نہیں"...... کاؤنٹر مین نے بوکھلائے ہوئے لہجے میں کہا۔

"پھر ٹافی کی بجائے غلطی سے تم نے کونین کی گولی چبا لی ہو گی"...... عمران نے اسی طرح سنجیدہ لہجے میں کہا تو کاؤنٹر مین کی حالت دیکھنے والی ہو گئی۔

"جی۔ مگر۔ مگر جناب۔ میں نے تو کونین کی گولی نہیں چبائی"...... کاؤنٹر مین نے اور زیادہ بوکھلائے ہوئے انداز میں کہا۔

"تو پھر تم ایسے منہ کیوں بنا رہے ہو کہ جیسے یا تو تمہارے پیٹ میں گڑبڑ ہے یا پھر کونین کی گولی چبا لی ہو"...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا تو کاؤنٹر مین بے اختیار ایک طویل سانس لے کر ہنس پڑا۔

"اوہ۔ اوہ جناب"...... کاؤنٹر مین نے کچھ کہنا چاہا۔

"مارٹی دفتر میں ہے"...... اس بار عمران نے کاؤنٹر مین کی بات کاٹتے ہوئے سنجیدہ لہجے میں کہا۔

"جی ہاں۔ باس موجود ہیں"...... کاؤنٹر مین نے جواب دیا۔

"ٹھیک ہے۔ ہم اس سے ملنے جا رہے ہیں اور تم ہم دونوں کے

لئے کافی بھجوا دو ۔ مارٹی جو کچھ پیتا ہے وہ اس کے لئے بھجوا دینا "۔ عمران نے کہا اور تیزی سے آگے بڑھ کر بائیں طرف مڑ گیا۔

" کوئی چیز بھجوانے کی ضرورت نہیں ہے ۔ سمجھے "...... ٹائیگر نے مسکراتے ہوئے کاؤنٹر مین سے کہا اور آگے بڑھ گیا۔ تھوڑی دیر بعد عمران اور ٹائیگر مارٹی کے انتہائی شاندار انداز میں سجے ہوئے کمرے میں داخل ہوئے تو مارٹی انہیں دیکھ کر اٹھ کھڑا ہوا۔ اس کے چہرے کے تاثرات بتا رہے تھے کہ اسے کاؤنٹر سے ان کی آمد کے بارے میں پہلے ہی آگاہ کر دیا گیا تھا۔

" آئیے جناب عمران صاحب ۔ آج آپ دونوں صاحبان اکٹھے نظر آ رہے ہیں "...... مارٹی نے مسکراتے ہوئے کہا اور میز کی سائیڈ سے نکل کر آگے بڑھ آیا۔

" مجھے دراصل تم جیسے بڑے لوگوں سے بہت ڈر لگتا ہے اس لئے میں نے سوچا کہ ٹائیگر کو ساتھ لے لوں "...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا تو مارٹی بے اختیار ہنس پڑا۔

" آپ کیا پینا پسند کریں گے "...... مارٹی نے ان کے سامنے ہی صوفے پر بیٹھتے ہوئے کہا۔

" میں نے تو کاؤنٹر پر کہہ دیا تھا کہ کافی کے دو کپ ہمارے لئے اور مارٹی کے لئے اس کا پسندیدہ مشروب بھجوا دو لیکن ٹائیگر نے اسے منع کر دیا۔ اس کا مطلب ہے کہ ٹائیگر کو جلدی ہے اور ٹائیگر چلا گیا تو پھر مجھے تحفظ کون دے گا اس لئے فی الحال رہنے دو "...... عمران

نے کہا تو مارٹی ایک بار پھر ہنس پڑا۔

" فرمائیں ۔ میں کیا خدمت کر سکتا ہوں "...... مارٹی نے چند لمحے خاموش رہنے کے بعد کہا۔

" ایک ایکریمین ہے جس کا نام ولارڈ ہے اور جو نشاط کالونی کی کوٹھی نمبر بارہ اے میں رہتا ہے یا رہتا تھا ۔ اس کے بارے میں تفصیل چاہئے "...... عمران نے بڑے سادہ سے لہجے میں کہا تو مارٹی بے اختیار چونک پڑا لیکن اس نے جلد ہی اپنے آپ کو سنبھال لیا۔

" میں تو اسے نہیں جانتا عمران صاحب "...... مارٹی نے ہونٹ بھینچتے ہوئے کہا لیکن اس کے چہرے پر ابھر آنے والے تاثرات اور آنکھوں میں نظر آنے والا چوکنا پن عمران کی نظروں سے چھپا نہ رہ سکا تھا۔

" یہ کوٹھی تمہاری ملکیت ہے اور وہاں وہ رہا تھا لیکن تم اسے نہیں جانتے ۔ کیوں "...... عمران نے آگے کی طرف جھکتے ہوئے قدرے سخت لہجے میں کہا۔

" کوٹھی واقعی میری ہے لیکن میں اسے غیر ملکیوں کو معقول کرائے پر دیتا ہوں اور بس ۔ آپ کب کی بات کر رہے ہیں "۔ مارٹی نے کہا۔

" پانچ روز پہلے کی "...... عمران نے کہا۔

" اوہ ۔ اوہ ۔ ہاں ۔ دو ہفتے پہلے ایک ایکریمین نے یہ کوٹھی مجھ سے کرائے پر حاصل کی تھی لیکن اس کا نام تو ولسن تھا اور چار روز

پہلے وہ کوٹھی چھوڑ گیا۔ اب یہ کوٹھی خالی پڑی ہوئی ہے "...... مارٹی نے جواب دیا۔

" کیا تم اس کا کوئی ریکارڈ رکھتے ہو "...... عمران نے کہا۔

" ریکارڈ۔ نہیں۔ اس کی کیا ضرورت ہے۔ ایڈوانس کرایہ لیا اور بات ختم۔ ریکارڈ کی کیا ضرورت ہے۔ لیکن آپ یہ سب کیوں پوچھ رہے ہیں "...... مارٹی نے کہا۔

" اس لئے کہ تم نے وڈ کلب کے جیمز کو وہاں بھیجا تا کہ وہ وہاں سے ایک باکس لے کر پریذیڈنٹ ہاؤس کے دربان کو دے آئے اور باکس میں کوئی اہم دستاویز تھی۔ لیکن اب یہ معلوم ہوا ہے کہ یہ دستاویز نامکمل ہے اس لئے ہم اس ولارڈ سے ملنا چاہتے ہیں "۔ عمران نے کہا۔

" آپ کو کس نے یہ بات بتائی ہے "...... مارٹی نے انتہائی سنجیدہ لہجے میں کہا۔

" جیمز نے۔ ہم پہلے اس کے پاس گئے تھے "...... عمران نے جواب دیا۔

" وہ تو کریم نگر گیا ہوا تھا۔ کیا وہ واپس آگیا ہے "...... مارٹی نے بری طرح چونکتے ہوئے کہا۔

" ہاں۔ آج صبح ہی واپس آیا ہے "...... عمران نے جواب دیا۔

" میں اس سے بات کرتا ہوں کہ اس نے غلط بیانی کیوں کی ہے "...... مارٹی نے اٹھتے ہوئے کہا۔

" بیٹھے رہو۔ میں نے اسے واپس کریم نگر بھجوا دیا ہے۔ تم اپنی بات کرو "...... عمران نے کہا۔

" میں درست کہہ رہا ہوں عمران صاحب۔ میرا کسی ایکریمین سے کوئی تعلق نہیں۔ البتہ میں نے کوٹھی ضرور کرائے پر دی تھی جو اب خالی ہو گئی ہے اور بس "...... مارٹی نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

" جس ولسن کو تم نے کوٹھی کرائے پر دی تھی اس کے حلیئے اور قدوقامت کی کیا تفصیل ہے "...... عمران نے کہا تو مارٹی نے بغیر کسی ہچکچاہٹ کے حلیہ اور قدوقامت کی تفصیل بتا دی۔ لیکن یہ عام سا حلیہ تھا۔

" کوئی خاص نشانی بتاؤ ورنہ میرا خیال ہے کہ سارے ہی ایکریمین اسی حلیئے کے ہوتے ہیں "...... عمران نے کہا۔

" میں نے کیا کرنا تھا عمران صاحب خاص نشانی چیک کر کے۔ بس تھوڑی دیر کے لئے ملاقات ہوئی۔ اس نے مجھے کرائے کی رقم دی اور میں نے اسے کوٹھی کی چابی دے دی "...... مارٹی نے جواب دیا۔

" وہ کس کے ذریعے تمہارے پاس پہنچا تھا "...... عمران نے کہا۔

" وہاں کوٹھی پر کرائے کے لئے خالی ہے کا بورڈ لگا دیا جاتا ہے اور نیچے میرا اور کلب کا نام درج ہوتا ہے اور فون نمبر بھی۔ جو کوٹھی کرائے پر لینا چاہتا ہے وہ مجھے فون کرتا ہے اگر فون پر بات فائنل ہو جائے تو وہ میرے آفس آجاتا ہے "...... مارٹی نے جواب دیا۔

" وہ ولارڈ یا ولسن واپس ایکریمیا گیا ہے یا یہیں کسی اور کوٹھی

میں شفٹ ہو گیا ہے"...... عمران نے کہا۔

"مجھے نہیں معلوم کیونکہ میں نے یہ بات پوچھی ہی نہیں اور نہ ہی مجھے پوچھنے کی ضرورت تھی"...... مارٹی نے جواب دیا۔

"اوکے۔ ٹھیک ہے۔ پھر ہم چلتے ہیں۔ گڈ لک"...... عمران نے اٹھتے ہوئے کہا اور اس کے اٹھتے ہی ٹائیگر اور مارٹی بھی اٹھ کھڑے ہوئے۔ ٹائیگر کا جسم یکلخت تن سا گیا تھا۔ شاید عمران کے لفظ گڈ لک کی وجہ سے وہ چوکنا ہو گیا تھا اور پھر عمران نے مصافحہ کے لئے ہاتھ بڑھایا تو مارٹی نے بھی مسکراتے ہوئے ہاتھ آگے کیا ہی تھا کہ یکلخت مارٹی چیختا ہوا اچھل کر اڑتا ہوا سامنے دیوار سے ٹکرا کر نیچے صوفے پر گرا اور پھر پلٹ کر نیچے قالین پر جا گرا لیکن پھر اس سے پہلے کہ وہ اٹھتا عمران کی لات حرکت میں آئی اور کنپٹی پر پڑنے والی زوردار ایک ہی ضرب کھا کر مارٹی کا جسم ڈھیلا پڑ گیا۔ ٹائیگر نے اس دوران دروازہ بند کر کے اسے اندر سے لاک کر دیا تھا۔

"اسے اٹھا کر صوفے پر ڈالو اور پھر اس کا کوٹ اس کی پشت پر نیچے کر دو"...... عمران نے کہا تو ٹائیگر نے چند لمحوں میں ہی اس کے حکم کی تعمیل کر دی۔

"اب تم اس کے عقب میں کھڑے ہو جاؤ"...... عمران نے کہا ٹائیگر صوفے کے عقب میں جا کر کھڑا ہو گیا تو عمران نے آگے بڑھ کر مارٹی کی ناک اور منہ دونوں ہاتھوں سے بند کر دیا۔ چند لمحوں بعد جب مارٹی کے جسم میں حرکت کے تاثرات نمودار ہونے شروع ہو

گئے تو عمران پیچھے ہٹا اور اس نے کوٹ کی اندرونی جیب سے ایک تیز دھار خنجر نکال لیا۔ چند لمحوں بعد مارٹی ہوش میں آتے ہی بے اختیار اٹھنے لگا تھا کہ اس کے عقب میں کھڑے ٹائیگر نے اس کے کاندھوں پر ہاتھ رکھ کر اسے اٹھنے سے روک دیا۔

"کیا۔ کیا مطلب۔ یہ تم نے کیا کیا ہے۔ کیا مطلب"۔ مارٹی نے ایک بار پھر جھٹکے سے اٹھنے کی کوشش کی لیکن دوسرے لمحے عمران نے خنجر کی نوک اس کی گردن پر رکھ کر اسے دبا دیا۔ مارٹی نے یکلخت دونوں ٹانگیں اٹھا کر عمران کو مارنے کی کوشش کی لیکن عمران تیزی سے سائیڈ پر ہو گیا اور ساتھ ہی اس نے خنجر پر دباؤ بڑھا دیا جس کا نتیجہ یہ ہوا کہ خنجر کی نوک نے مارٹی کی گردن پر زخم ڈال دیا۔

"اب اگر تم نے حرکت کی تو خنجر شہ رگ میں اتر جائے گا"۔ عمران نے انتہائی سرد لہجے میں غراتے ہوئے کہا۔

"تم۔ تم زیادتی کر رہے ہو۔ تم زیادتی کر رہے ہو"...... مارٹی نے رک رک کر کہا۔

"میں صرف پانچ تک گنوں گا مارٹی اور یہ موقع بھی تمہیں اس لئے دے رہا ہوں کہ تم سوپر فیاض کے دوست ہو ورنہ میں تو شہ رگ پہلے کاٹتا ہوں اور پوچھ گچھ بعد میں کرتا ہوں۔ اگر تم نے پانچ گننے تک سب کچھ نہیں بتایا تو یہ خنجر تمہاری شہ رگ میں اتر جائے گا"...... عمران نے انتہائی سرد لہجے میں کہا اور اس کے ساتھ ہی اس

نے گنتی گننا شروع کر دی ۔

"رک جاؤ ۔ رک جاؤ ۔ میں بتاتا ہوں ۔ رک جاؤ" ...... مارٹی نے یکلخت ہذیانی انداز میں چیختے ہوئے کہا۔

"بولتے جاؤ ورنہ گنتی آگے بڑھ جائے گی" ...... عمران نے کہا۔

"کیا تم وعدہ کرتے ہو کہ مجھے زندہ چھوڑ دو گے" ...... مارٹی نے طویل سانس لیتے ہوئے کہا۔

"ہاں ۔ تم صرف درمیانی آدمی ہو اس لئے تمہیں ہلاک کر کے مجھے کیا ملنا ہے ۔ لیکن شرط یہ ہے کہ تم سب کچھ سچ سچ بتا دو" ۔ عمران نے سرد لہجے میں کہا۔

"ایکریمیا کے دارالحکومت ولنگٹن میں ایک کلب ہے جس کا نام سٹل مین کلب ہے ۔ اس کلب کا مالک اور مینجر ولارڈ ہے ۔ ولارڈ بہت اونچی وارداتیں کرتا ہے ۔ اس نے ایک ایسا گروپ بنایا ہوا ہے جو انتہائی جدید ترین مشینری استعمال کرتا ہے ۔ ولارڈ اپنے گروپ سمیت یہاں آیا ۔ وہ میرا اچھا دوست ہے ۔ میں ایکریمیا جا کر اس کے پاس ہی ٹھہرتا ہوں ۔ ولارڈ نے مجھ سے کوٹھی طلب کی تو میں نے اسے نشاط کالونی کی کوٹھی دے دی ۔ ولارڈ کے ساتھ اس کے گروپ کے چار افراد تھے ۔ میرے پوچھنے پر ولارڈ نے صرف اتنا بتایا کہ وہ یہاں کوئی سائنسی پرزہ حاصل کرنے آیا ہے ۔ میں نے بھی زیادہ پڑتال کرنے کی کوشش نہ کی ۔ پھر ولارڈ نے مجھے فون کر کے کہا کہ میں کسی ایسے آدمی کا انتخاب کر کے اسے کوٹھی بھجواؤں جو فیلڈ کا آدمی

بھی نہ ہو لیکن اس کے ساتھ ساتھ انتہائی ذمہ دار بھی ہو کیونکہ وہ ایک انتہائی حساس سائنسی پرزہ پریذیڈنٹ ہاؤس بھجوانا چاہتا ہے ۔ میں نے وڈ کلب کے جیمز کا انتخاب کیا کیونکہ وہ فیلڈ کا آدمی بھی نہیں ہے اور انتہائی ذمہ دار بھی ہے ۔ میں نے اسے فون کر کے کہہ دیا کہ وہ ولارڈ سے مل کر اس کے حکم کی تعمیل کرے ۔ پھر ولارڈ نے مجھے بتایا کہ کام ہو گیا ہے لیکن جیمز کو ہلاک کرنے کی ضرورت ہے تاکہ کسی صورت بات آؤٹ نہ ہو سکے لیکن جیمز واپس نہ آیا ۔ میں نے ولارڈ کو کہہ دیا کہ میں نے اسے ہلاک کر دیا ہے جس پر ولارڈ مطمئن ہو گیا ۔ پھر وہ دوسرے روز اپنے ساتھیوں سمیت واپس ولنگٹن چلا گیا میں نے جیمز کے بارے میں معلوم کرایا تو پتہ چلا کہ وہ کلب واپس آنے کی بجائے کریم نگر چلا گیا ہے ۔ میں نے سوچا کہ جب وہ واپس آئے گا تو اسے ہلاک کرا دوں گا لیکن یہ بات مصروفیت کی وجہ سے میرے ذہن سے نکل گئی اور اب تم آ گئے ہو ۔ بس یہی اصل بات ہے" ...... مارٹی نے تفصیل بتاتے ہوئے کہا ۔ اس کا لہجہ بتا رہا تھا کہ وہ سچ بول رہا ہے ۔

"تم اپنی بات کنفرم کراؤ ۔ یہاں سے ولارڈ کو فون کر کے اس سے بات کرو" ...... عمران نے کہا۔

"ٹھیک ہے ۔ میں کر دیتا ہوں فون" ...... مارٹی نے کہا۔

"نمبر بتاؤ" ...... عمران نے کہا تو مارٹی نے نمبر بتانے کے ساتھ ساتھ رابطہ نمبر بھی بتا دیا ۔ عمران نے میز پر پڑے ہوئے فون کا

رسیور اٹھایا اور مارٹی کے بتائے ہوئے نمبر پریس کرنے شروع کر دیئے ۔ پھر اس نے آخر میں لاؤڈر کا بٹن بھی پریس کر دیا اور فون اٹھا کر اس نے مارٹی کے قریب صوفے پر رکھا اور رسیور مارٹی کے کان سے لگا دیا۔

" یس ۔ سٹل مین کلب "...... رابطہ قائم ہوتے ہی ایک نسوانی آواز سنائی دی ۔ لہجہ ایکریمین ہی تھا۔

" پاکیشیا کے سپر کلب سے مارٹی بول رہا ہوں ۔ ولارڈ سے بات کراؤ "...... مارٹی نے کہا۔

" اوہ اچھا ۔ ہولڈ کریں "...... دوسری طرف سے چونک کر کہا گیا۔

" ہیلو ۔ ولارڈ بول رہا ہوں مارٹی ۔ کیوں کال کی ہے ۔ کوئی خاص بات "...... دوسری طرف سے ایک مردانہ آواز سنائی دی ۔ لہجہ چونکا ہوا تھا۔

" ولارڈ ۔ میں نے یہ بتانے کے لئے تمہیں فون کیا ہے کہ وہ آدمی جیمز جو تم سے کوٹھی آکر ملا تھا اور جسے تم نے پریذیڈنٹ ہاؤس بھجوایا تھا اسے تم نے ہلاک کرنے کی ہدایت کی تھی لیکن وہ کلب واپس آنے کی بجائے دوسرے شہر چلا گیا تھا۔ آج وہ واپس آیا تو میں نے تمہاری ہدایت کے مطابق اسے ہلاک کرا دیا ہے ۔ میں نے سوچا کہ تمہیں اطلاع دے دوں "...... مارٹی نے کہا۔

" اچھا کیا تم نے ۔ رقم تو تمہیں مل گئی ہو گی "...... ولارڈ نے

کہا۔

" ہاں ۔ مل گئی ہے اور میں تمہارا مشکور ہوں "...... مارٹی نے کہا۔

" ایسی کوئی بات نہیں ۔ ہم تو دوستوں کے دوست ہیں ۔ اور کچھ "...... ولارڈ نے کہا۔

" نہیں ۔ بس یہی اطلاع دینی تھی ۔ اوکے ۔ گڈ بائی "...... مارٹی نے کہا تو عمران نے رسیور اس کے کان سے ہٹا کر واپس کریڈل پر رکھ دیا ۔ اس کے ساتھ ہی اس نے ٹائیگر کو سائیڈ پر آنے کا اشارہ کیا اور جیب سے مشین پسٹل نکال لیا۔ پھر اس سے پہلے کہ مارٹی کچھ کہتا عمران نے ٹریگر دبا دیا اور گولیاں مارٹی کے جسم میں اترتی چلی گئیں ۔ مارٹی پہلو کے بل صوفے پر گرا اور پھر پلٹ کر نیچے قالین پر آ گرا ۔ عمران نے جھک کر اسے سیدھا کیا اور جب وہ کنفرم ہو گیا کہ مارٹی ہلاک ہو گیا ہے تو اس نے مشین پسٹل واپس جیب میں ڈال لیا۔

" آؤ اب چلیں ۔ ابھی ہم نے اس کوٹھی کی تلاشی لینی ہے "۔ عمران نے کہا اور دروازے کی طرف بڑھ گیا ۔ ٹائیگر بھی سر ہلاتا ہوا اس کے پیچھے دروازے کی طرف بڑھتا چلا گیا۔

عمران دانش منزل کے آپریشن روم میں موجود تھا جبکہ میز کی دوسری طرف بلیک زیرو بھی اپنی مخصوص کرسی پر بیٹھا ہوا تھا۔

" عمران صاحب ۔ یہ کراسنگ ایرو والا مشن بڑا عجیب ثابت ہوا ہے کہ اسے اس انداز میں چرایا بھی گیا اور پھر واپس بھی دے دیا گیا میری سمجھ میں تو یہ بات نہیں آئی "...... بلیک زیرو نے کہا۔

" کیا بات ۔ مجرموں کا مقصد دولت حاصل کرنا تھا وہ انہوں نے حاصل کر لی۔ میں نے معلوم کر لیا ہے کہ پاکیشیا حکومت نے ایکریمیا میں اس مخصوص اکاؤنٹ میں پچاس کروڑ ڈالرز جمع کرا دیئے ہیں ۔اس میں سمجھ میں نہ آنے والی کون سی بات ہے "...... عمران نے مسکراتے ہوئے۔

" کیا اس کراسنگ ایرو کی کاپی نہیں ہو سکتی "...... بلیک زیرو نے کہا۔

" میں نے ماہرین سے اس پوائنٹ پر طویل ڈسکس کی ہے ۔ان سب کا متفقہ فیصلہ ہے کہ اس کی کاپی نہیں ہو سکتی اس لئے میں مطمئن ہو گیا ہوں ۔البتہ میں نے گراہم کو فون کر کے کہہ دیا ہے کہ وہ ولارڈ کو گھیر کر اس سے پچاس کروڑ ڈالرز کی رقم واپس حاصل کرے کیونکہ یہ پاکیشیائی عوام کی خون پسینے کی کمائی ہے اور اسے ایسے ضائع نہیں کیا جا سکتا "...... عمران نے جواب دیا اور پھر اس سے پہلے کہ مزید کوئی بات ہوتی فون کی گھنٹی بج اٹھی تو عمران نے ہاتھ بڑھا کر رسیور اٹھا لیا۔

" ایکسٹو "...... عمران نے مخصوص لہجے میں کہا۔

" ناٹران بول رہا ہوں چیف "...... دوسری طرف سے ناٹران کی آواز سنائی دی۔

" یس "...... عمران نے کہا۔

" چیف ۔ دفاع کے حوالے سے کوئی اہم پرزہ کراسنگ ایرو بھی ہوتا ہے "...... دوسری طرف سے ناٹران نے کہا تو عمران اور بلیک زیرو دونوں بے اختیار چونک پڑے ۔

" ہاں ۔ بے حد اہم ترین پرزہ ہے ۔اس پر پورے ملک کے دفاع کا انحصار ہوتا ہے ۔کیوں ۔ تم نے یہ بات کیوں پوچھی ہے "۔ عمران نے تیز لہجے میں کہا ۔اس کے چہرے پر یکلخت انتہائی تشویش کے

تاثرات پھیل گئے تھے۔

" چیف ۔ اگر آپ ناراض نہ ہوں تو میں یہ پوچھ لوں کہ کیا پاکیشیا کے دفاع کے سلسلے میں یہ آلہ چوری ہوا تھا اور پھر واپس کر دیا گیا تھا "...... ناٹران نے ڈرتے ڈرتے پوچھا۔

" ہاں ۔ ایسا ہوا تھا ۔ لیکن پھر مجرموں نے بھاری رقم لے کر اسے واپس کر دیا "...... عمران نے جواب دیا۔

" چیف ۔ پھر اس کی ڈپلیکیٹ کاپی کافرستان حاصل کرنے کے لئے سودے بازی کر رہا ہے "...... اس بار ناٹران نے بڑے مضبوط لہجے میں کہا تو عمران تو عمران بلیک زیرو کی حالت بھی دیکھنے والی ہو گئی تھی۔

" تفصیل سے بات کرو ۔ یہاں ماہرین بتا رہے ہیں کہ اس کی ڈپلیکیٹ ہو ہی نہیں سکتی "...... عمران کا لہجہ یکلخت انتہائی سرد ہو گیا۔

" چیف ۔ حکومت کافرستان کی وزارت دفاع کے سیکرٹری مہان چند کی پرسنل سیکرٹری مارشیا نامی ایک لڑکی ہے جسے میرا ایک آدمی بھاری رقم سالانہ ادا کرتا ہے اور اس نے اسے کہہ رکھا ہے کہ پاکیشیا کے سلسلے میں کوئی بھی اہم بات ہو تو اسے بتائی جائے ۔ اس کا معاوضہ وہ اسے علیحدہ دیتا ہے ۔ اس لڑکی مارشیا نے میرے آدمی کو بتایا ہے کہ وزارت دفاع جنوبی ایکریمیا کے ایک ملک بولیویا کے دارالحکومت لاپاز کی ایک خفیہ تنظیم سے ایک ایسا آلہ خریدنے کے

لیئے سودے بازی کر رہی ہے جس کا تعلق پاکیشیا کے دفاع سے ہے اور اس آلے کا نام کراسنگ ایرد ہے اور وزارت دفاع کو بتایا گیا ہے کہ یہ آلہ اس تنظیم کے آدمیوں نے پاکیشیا سے چوری کیا ہے ۔ پھر اس کی ڈپلیکیٹ تیار کر کے یہ آلہ پاکیشیا حکومت کو بھاری رقم کے عوض واپس کر دیا گیا ۔ اب یہ ڈپلیکیٹ ان کے پاس ہے ۔ اس سلسلے میں اسرائیلی حکومت بھی دلچسپی لے رہی ہے ۔ وہ اس آلے کی قیمت دو ارب ڈالرز طلب کر رہے ہیں جبکہ کافرستان حکومت اتنی بھاری رقم دینے کی بجائے زیادہ سے زیادہ بیس کروڑ ڈالرز پر اڑی ہوئی ہے لیکن وہ تنظیم دو ارب ڈالرز سے کم پر اسے فروخت کرنے کے لئے تیار نہیں ہے اور مارشیا نے بتایا ہے کہ وزارت دفاع کا ایک اعلیٰ سطحی وفد آئندہ ہفتے ولنگٹن جا رہا ہے کیونکہ اس تنظیم نے آخری فیصلے کے لئے انہیں ولنگٹن میں طلب کیا ہے ۔ وہاں کسی خفیہ مقام پر سودے بازی فائنل ہو گی اور رقم وصول کر کے وہ آلہ اس وفد کے حوالے کر دیا جائے گا ۔ اس تنظیم کا نام ہوپر بتایا جا رہا ہے ۔ یہ اطلاع مجھے پہنچائی گئی تو میں نے سوچا کہ آپ سے معلوم کر لوں "۔ ناٹران نے مسلسل بولتے ہوئے تفصیل سے جواب دیا۔

" اس ہوپر کے بارے میں مزید تفصیلات معلوم کرو "۔ عمران نے کہا۔

" میں نے پہلے ہی کوشش کی ہے جناب ۔ لیکن اس سے زیادہ وہ لڑکی اور کچھ نہیں جانتی "...... ناٹران نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

" ٹھیک ہے ۔اس معاملے میں مزید پیش رفت سے آگاہ رہنا اور ساتھ ساتھ رپورٹ بھی دیتے رہنا ۔یہ انتہائی اہم معاملہ ہے "۔ عمران نے کہا۔

" یس چیف "...... دوسری طرف سے کہا گیا تو عمران نے رسیور رکھ دیا۔

" یہ کیسے ہو گیا عمران صاحب ۔اس کا مطلب ہے کہ ہمارے ماہرین کا خیال غلط ہے کہ اس کی کاپی نہیں ہو سکتی "...... بلیک زیرو نے تشویش بھرے لہجے میں کہا۔

" ہاں ۔ہمارے ماہرین شاید اس جدید ترین مشینری سے واقف ہی نہیں ہیں جو یہ مجرم استعمال کر رہے ہیں "...... عمران نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے رسیور اٹھایا اور تیزی سے نمبر ڈائل کرنے شروع کر دیئے۔

" گراہم کلب "...... رابطہ قائم ہوتے ہی ایک نسوانی آواز سنائی دی۔

" چیف بول رہا ہوں ۔گراہم سے بات کراؤ "...... عمران نے انتہائی سرد لہجے میں کہا۔

" یس سر "...... دوسری طرف سے بوکھلائے ہوئے لہجے میں کہا گیا اور پھر لائن پر خاموشی طاری ہو گئی۔

" گراہم بول رہا ہوں چیف ۔ سپیشل فون سے "...... دوسری طرف سے گراہم کی مؤدبانہ آواز سنائی دی ۔گراہم ولنگٹن میں پاکیشیا

سیکرٹ سروس کا سب سے اہم فارن ایجنٹ تھا۔

" گراہم اس ولارڈ کے بارے میں تم نے کوئی رپورٹ نہیں دی "...... عمران نے سرد لہجے میں کہا۔

" سر ۔ولارڈ ولنگٹن میں موجود نہیں ہے ۔وہ ناراک گیا ہوا ہے ۔ جیسے ہی واپس آیا میں اس پر کام شروع کر دوں گا "...... گراہم نے جواب دیا۔

" ایک انتہائی اہم معاملہ پیش آگیا ہے اس لئے اب رقم کی واپسی کی بات پس منظر میں چلی گئی ہے ۔ تم نے اب انتہائی تیزی سے کام کرنا ہے "...... عمران نے کہا۔

" کیا چیف "...... دوسری طرف سے چونک کر کہا گیا۔

" کراسنگ ایرو کی چوری اور پھر پچاس کروڑ ڈالرز کی واپسی کے بارے میں تمہیں بریف کر دیا گیا تھا ۔ہمارے ماہرین کا خیال تھا کہ اس کی ڈپلیکیٹ کاپی نہیں ہو سکتی اس لئے تمہیں کہا گیا تھا کہ تم ولارڈ سے رقم واپس حاصل کرو ۔لیکن اب ایک اور اہم معاملہ سامنے آیا ہے ۔کافرستان سے اطلاع ملی ہے کہ کوئی تنظیم جس کا نام ہوپر ہے اور جو جنوبی ایکریمیا کے ملک بولیویا کے دارالحکومت لاپاز میں ہے اور وہ کافرستان کی وزارت دفاع سے اس آلے کی ڈپلیکیٹ کا سودا کر رہی ہے ۔اس کا مطلب ہے کہ ولارڈ بذات خود اس سارے کھیل کا ڈائریکٹر نہیں ہے بلکہ اصل تنظیم ہوپر ہے اس لئے اب تم نے اس ہوپر کے بارے میں تفصیلات معلوم کرنی ہیں ۔کیا تم ایسا کر لو گے

یا میں کوئی اور بندوبست کروں "....... عمران نے سرد لہجے میں کہا۔

" چیف ۔ اس ولارڈ سے تو معلوم کیا جا سکتا ہے ورنہ میرا کوئی تعلق لاپاز یا بولیویا سے نہیں ہے اور ولارڈ دو تین روز بعد واپس آئے گا "....... گراہم نے جھجکتے ہوئے کہا۔

" کیا تم یہ معلوم کر سکتے ہو کہ ولارڈ ناراک میں کہاں موجود ہے "....... عمران نے کہا۔

" یس چیف "....... گراہم نے جواب دیا۔

" جلد از جلد معلوم کر کے مجھے فون کرو "....... عمران نے کہا اور رسیور رکھ کر اس نے میز پر رکھے ہوئے ٹرانسمیٹر کو اپنی طرف کھسکایا اور پھر تیزی سے اس پر فریکونسی ایڈجسٹ کرنا شروع کر دی۔

" ہیلو ۔ ہیلو ۔ عمران کالنگ ۔ اوور "....... عمران نے بار بار کال دیتے ہوئے کہا۔

" یس باس ۔ ٹائیگر بول رہا ہوں ۔ اوور "....... تھوڑی دیر بعد ٹائیگر کی آواز سنائی دی۔

" ٹائیگر ۔ تم کہاں ہو اس وقت ۔ اوور "....... عمران نے پوچھا۔

" میں ہوٹل شب روز میں ہوں باس ۔ اوور "....... ٹائیگر نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

" تم فوری طور پر ایکریمیا جانے کی تیاری کرو ۔ میں دوبارہ تمہیں کال کر کے تفصیل بتاتا ہوں ۔ اوور "....... عمران نے کہا۔

" یس باس ۔ اوور "....... دوسری طرف سے کہا گیا تو عمران نے

اوور اینڈ آل کہہ کر ٹرانسمیٹر آف کر دیا۔

" آپ ولارڈ کے پیچھے ٹائیگر کو بھجوانا چاہتے ہیں "....... بلیک زیرو نے کہا۔

" ہاں ۔ تم وہ سرخ جلد والی ڈائری مجھے دو "....... عمران نے سخت لہجے میں کہا تو بلیک زیرو نے میز کی نچلی دراز کھولی اور اس میں سے سرخ جلد والی ضخیم ڈائری نکال کر اس نے عمران کی طرف بڑھا دی ۔ عمران نے ڈائری کھولی اور اس کے ورق پلٹنے شروع کر دیئے ۔ تھوڑی دیر بعد ایک صفحے پر اس کی نظریں جم گئیں اور پھر اس نے ڈائری الٹا کر میز پر رکھی اور رسیور اٹھا کر تیزی سے انکوائری کے نمبر ڈائل کر دیئے ۔

" انکوائری پلیز "....... رابطہ قائم ہوتے ہی دوسری طرف سے ایک نسوانی آواز سنائی دی ۔

" جنوبی ایکریمیا کے ملک بولیویا کا رابطہ نمبر اور اس کے دارالحکومت کا رابطہ نمبر دیں "....... عمران نے کہا۔

" ہولڈ کریں ۔ میں کمپیوٹر سے چیک کر کے بتاتی ہوں " ۔ دوسری طرف سے کہا گیا اور پھر لائن پر خاموشی طاری ہو گئی ۔

" ہیلو سر "....... تھوڑی دیر بعد وہی نسوانی آواز سنائی دی ۔

" یس "....... عمران نے کہا تو دوسری طرف سے دو نمبر بتا دیئے گئے ۔ عمران نے کریڈل دبایا اور پھر ٹون آنے پر اس نے تیزی سے نمبر ڈائل کرنے شروع کر دیئے ۔ کافی دیر تک نمبر ڈائل کرنے کے

بعد جس نے ہاتھ اٹھایا تو دوسری طرف گھنٹی بجنے کی آواز سنائی دی اور پھر رسیور اٹھا لیا گیا۔

"سنون ہل کلب"...... ایک نسوانی آواز سنائی دی۔

"مسٹر رسل سے بات کرائیں۔ میں براعظم ایشیا کے ملک پاکیشیا سے علی عمران بول رہا ہوں"...... عمران نے سرد لہجے میں کہا۔

"اوہ اچھا۔ ہولڈ کریں"...... دوسری طرف سے چونک کر اور انتہائی حیرت بھرے لہجے میں کہا گیا۔

"ہیلو۔ رسل بول رہا ہوں"......چند لمحوں بعد ایک مردانہ آواز سنائی دی۔

"مسٹر رسل۔ میں پاکیشیا سے علی عمران بول رہا ہوں۔ آج سے چھ سال قبل آپ سے ناراک کے سوئیٹ کلب میں ملاقات ہوئی تھی اور آپ سے میرا تعارف آپ کے دوست رابرٹ موگے نے کرایا تھا۔ آپ نے پاکیشیا آنے کا وعدہ کیا تھا اور اپنا کارڈ بھی مجھے دیا تھا"۔ عمران نے اسے تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔

"اوہ۔ اوہ۔ ٹھیک ہے۔ مجھے یاد آگیا مسٹر عمران۔ آپ سے ملاقات کے بعد میری رابرٹ موگے سے دس بارہ بار ملاقات ہو چکی ہے اور پھر آپ کے بارے میں بھی کئی بار باتیں ہوئی ہیں۔ بہرحال فرمائیے۔ کیسے یاد کیا ہے۔ میں کیا خدمت کر سکتا ہوں"...... رسل نے کہا۔

"رابرٹ موگے نے مجھے بتایا تھا کہ آپ نے لاپاز میں باقاعدہ مخبری کا نیٹ ورک قائم کیا ہوا ہے۔ مجھے بھی چند معلومات چاہئیں اور اس کام میں آپ کو منہ مانگا معاوضہ ادا کرنے کو تیار ہوں کیونکہ میں دوستی علیحدہ اور بزنس علیحدہ رکھنے کا قائل ہوں"...... عمران نے کہا۔

"بہت اچھا اصول ہے۔ فرمائیے"...... دوسری طرف سے ہنستے ہوئے کہا گیا۔

"لاپاز میں ایک تنظیم ہے ہوپر۔ اس کے بارے میں معلومات چاہئیں"...... عمران نے کہا تو دوسری طرف کافی دیر تک لائن پر خاموشی طاری رہی۔

"ہیلو"...... عمران نے کہا۔

"مسٹر عمران۔ میں آپ کو ایک اور نمبر دے رہا ہوں۔ اس نمبر پر آپ کال کریں دس منٹ بعد"...... دوسری طرف سے کہا گیا اور اس کے ساتھ ہی ایک نمبر بتا کر رابطہ ختم کر دیا گیا تو عمران نے ایک طویل سانس لیتے ہوئے رسیور رکھ دیا۔

"اس کا مطلب ہے عمران صاحب کہ یہ کوئی انتہائی خطرناک تنظیم ہے"...... بلیک زیرو نے کہا۔

"ہاں۔ ظاہر ہے جو تنظیم لاپاز میں رہ کر یہاں پاکیشیا میں انتہائی کامیاب واردات کر سکتی ہے اور واردات میں ایسی مشینری بھی استعمال کرتی ہے کہ شاید بلیک تھنڈر بھی ایسی مشینری استعمال نہ

کرتی ہو۔ وہ کوئی عام سی تنظیم نہیں ہو سکتی۔ البتہ مجھے خدشہ تھا کہ یہ نام کہیں کوئی فرضی نہ ہو لیکن رسل کا رد عمل بتا رہا ہے کہ ایسا نہیں ہے اور یہی بات میرے نزدیک زیادہ اہمیت رکھتی ہے"۔ عمران نے جواب دیتے ہوئے کہا اور پھر دس منٹ بعد اس نے ایک بار پھر رسیور اٹھایا اور نمبر ڈائل کرنے شروع کر دیئے۔

"رسل بول رہا ہوں"...... رابطہ قائم ہوتے ہی رسل کی آواز سنائی دی۔

"علی عمران بول رہا ہوں پاکیشیا سے"...... عمران نے کہا۔

"عمران صاحب۔ میں نے یہ نمبر آپ کو اس لئے دیا ہے کہ یہ محفوظ ہے کیونکہ ہوپر کا ہولڈ پورے لاپاز پر ہے اور لاپاز کا ذرہ ذرہ ہوپر کا حمایتی اور تابعدار ہے اور یہ انتہائی سفاک ترین لوگ ہیں۔ آپ کا اس سے کیا تعلق پیدا ہو گیا ہے"...... رسل نے کہا۔

"انہوں نے ناراک کے کسی گروپ کو استعمال کر کے پاکیشیا کا ایک انتہائی اہم دفاعی پرزہ اڑا لیا ہے اور پھر اس کا ڈپلیکیٹ تیار کر کے اب وہ اسے پاکیشیا کے دشمن ملک کے پاس فروخت کرنا چاہتے ہیں اور ہم نے ہر صورت میں نہ صرف اس ڈیل کو روکنا ہے بلکہ اس ڈپلیکیٹ کو بھی حاصل کرنا ہے۔ یہ ہمارے ملک کی سلامتی کا مسئلہ ہے اور سنو۔ تم پہلے اپنا معاوضہ بتاؤ اور اپنا اکاؤنٹ نمبر اور بینک کے بارے میں تفصیل بھی بتا دو تاکہ تمہارا منہ مانگا معاوضہ ادا کر دیا جائے۔ لیکن ہمیں معلومات درست اور تفصیلی چاہئیں"۔ عمران

نے کہا۔

"عمران صاحب۔ پوری دنیا میں اس بارے میں معلومات آپ کو صرف میں ہی مہیا کر سکتا ہوں اس لئے کہ میں ہوپر کے بڑوں میں شامل رہا ہوں۔ اس وقت ہوپر صرف اسلحہ کی بین الاقوامی اسمگلنگ میں ملوث تھی لیکن پھر بولیویا کے ایک لارڈ نے اس پر جبراً قبضہ کر لیا اور تمام ڈائریکٹروں اور بڑے بڑے عہدیداروں کو اندر کرا دیا گیا۔ میں اس لئے بچ گیا کہ اس لارڈ کی بیوی میری قریبی رشتہ دار تھی اور میری دوست بھی تھی۔ اس نے مجھے معافی دلوا دی اور میں نے لارڈ کے سامنے حلف دیا کہ میں ہوپر کے بارے میں کسی کو کچھ نہیں بتاؤں گا۔ اس معاملے کو چار سال گزر چکے ہیں اور میں اس حلف پر قائم ہوں لیکن چار ماہ پہلے میری وہ دوست عورت جو اس لارڈ کی بیوی تھی اس کی کسی ایک معمولی سی غلطی پر لارڈ نے اسے انتہائی عبرتناک انداز میں ہلاک کر دیا جس سے میرے دل میں اس لارڈ کے خلاف نفرت پیدا ہو گئی۔ لیکن ظاہر ہے میں اس کے مقابلے میں سرے سے کوئی حیثیت ہی نہیں رکھتا تھا اس لئے خاموش رہا۔ اب آپ کے فون آنے پر میں نے فیصلہ کیا ہے کہ آپ کو اس بارے میں تفصیلی معلومات مہیا کروں گا کیونکہ مجھے رابرٹ موگے نے بتایا تھا کہ آپ پاکیشیا سیکرٹ سروس کے لئے کام کرتے ہیں اور پاکیشیا سیکرٹ سروس دنیا کی خطرناک ترین سیکرٹ سروس ہے اس لئے مجھے یقین ہے کہ آپ کی سروس ہوپر کے خلاف کچھ نہ کچھ ضرور کرے

گی "...... رسل نے تفصیل سے بات کرتے ہوئے کہا۔

" ٹھیک ہے ۔ تم بے فکر رہو اور اس بات کا یقین کر لو کہ تمہارا نام کبھی اور کسی صورت بھی سامنے نہیں آئے گا "...... عمران نے انتہائی سنجیدہ لہجے میں کہا۔

" شکریہ ۔ آپ مجھے صرف دس لاکھ ڈالرز بھجوا دیں "...... رسل نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے اپنا اکاؤنٹ نمبر اور بینک کے بارے میں تفصیل بتا دی ۔

" پہنچ جائے گی رقم "...... عمران نے جواب دیا۔

" عمران صاحب ۔ ہوپر اب بین الاقوامی سطح پر ہر قسم کا اونچے پیمانے کا جرم کرتی ہے ۔ اسلحہ، منشیات، عورتوں کی اسمگلنگ ، دفاعی اور انتہائی حساس آلات کی خرید و فروخت، اہم بین الاقوامی شخصیات کے قتل سمیت ہر وہ کام کرتی ہے جو انتہائی اونچے پیمانے کا جرم سمجھا جاتا ہے ۔ اس کے علیحدہ علیحدہ سیکشن بنے ہوئے ہیں جو پورے براعظم ایکریمیا میں پھیلے ہوئے ہیں لیکن ہر سیکشن علیحدہ علیحدہ کام کرتا ہے ۔ صرف مرکزی تنظیم کا نام ایس ہے اور ہوپر کا بظاہر ہیڈ کوارٹر لاپاز میں ہے لیکن مجھے معلوم ہے کہ اس کا اصل ہیڈ کوارٹر لاپاز کی بجائے جنوبی بحرالکاہل کے ایک چھوٹے سے جزیرے اگسٹ میں ہے ۔ یہ اگسٹ جزیرہ کسی نقشے میں موجود نہیں ہے لیکن یہ جزیرہ بحرالکاہل میں موجود ہے ۔ اسے مقامی طور پر کارگ کہا جاتا ہے اور آپ نے جو کچھ بتایا ہے وہ مین سیکشن جسے ایس کہا جاتا

ہے، کے تحت ہوا ہو گا کیونکہ حکومتوں کو ڈیل مین سیکشن کرتا ہے اور جو آلہ آپ بتا رہے ہیں وہ بھی لازماً اگسٹ پہنچایا گیا ہو گا اور لارڈ خود اس سلسلے میں کام کر رہا ہو گا ۔ لارڈ اگسٹ جزیرے پر رہتا ہے "...... رسل نے تفصیل سے بات کرتے ہوئے کہا۔

" لیکن کافرستان کا اعلیٰ سطحی وفد تو سودے بازی کے لئے ناراک بلایا گیا ہے "...... عمران نے کہا۔

" ضرور بلایا گیا ہو گا تاکہ کسی کو ہیڈ کوارٹر کے بارے میں علم ہی نہ ہو سکے لیکن وہاں سے انہیں لامحالہ لاپاز لایا جائے گا اور پھر یہاں لارڈ یا اس کا خصوصی نمائندہ بات کرے گا "...... رسل نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

" اس لارڈ کا کیا نام ہے "...... عمران نے کہا۔

" لارڈ ڈارسن ۔ ویسے اسے مین سیکشن کے لوگ بگ لارڈ کہتے ہیں "...... رسل نے کہا۔

" لاپاز میں ان کا کیا سیٹ اپ ہے "...... عمران نے پوچھا۔

" لاپاز میں ایک کلب ہے جس کا نام لاپاز کلب ہے ۔ یہ ان کا خاص اڈا ہے ۔ اس کے نیچے تہہ خانے ہیں ۔ وہاں ان کے مین سیکشن کا ہیڈ کوارٹر بنا ہوا ہے اور لاپاز میں اس مین سیکشن ہیڈ کوارٹر کا انچارج ایک یہودی پال راکس ہے ۔ مین سیکشن کو یہی سنبھالتا ہے جبکہ اس کے اوپر لارڈ ڈارسن ہے جو اگسٹ میں رہتا ہے "...... رسل نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"تم کبھی اگسٹ گئے ہو" ...... عمران نے کہا۔

"نہیں جناب ۔ میں کبھی نہیں گیا ۔ البتہ میری وہ دوست عورت پہلے لارڈ کے پاس لاپاز رہتی تھی ۔ پھر جب لارڈ نے اگسٹ جزیرہ خرید کر وہاں اپنا ہیڈ کوارٹر بنایا تو وہ وہاں شفٹ ہو گئی" ۔ رسل نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"تم نے اس لارڈ کو دیکھا ہوا ہے" ...... عمران نے کہا۔

"ہاں ۔ ایک بار میں اس سے ملا ہوں" ...... رسل نے جواب دیا اور پھر عمران کے پوچھنے پر اس نے اس لارڈ کے بارے میں تفصیل بتا دی ۔

"یہ پال راکس تو اگسٹ جزیرے پر آتا جاتا رہتا ہو گا" ۔ عمران نے کہا۔

"ظاہر ہے لیکن مجھے نہیں معلوم کیونکہ میرا اب ان سے کوئی تعلق نہیں ہے" ...... رسل نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"اوکے ۔ بے حد شکریہ ۔ اب تم سب کچھ بھول جاؤ ۔ سوائے اپنا بینک اکاؤنٹ چیک کرنے کے" ...... عمران نے کہا اور رسیور رکھ کر اس نے بلیک زیرو کو اس کے بینک اکاؤنٹ اور بینک کے بارے میں تفصیلات درج کرا دیں ۔

"اسے رقم پہنچا دینا ۔ اس نے میری توقع سے بھی زیادہ معلومات مہیا کی ہیں اور ہو سکتا ہے کہ بعد میں بھی اس سے رابطہ کرنا پڑ جائے" ...... عمران نے کہا تو بلیک زیرو نے اثبات میں سر ہلا دیا اور

پھر عمران نے ایک بار پھر رسیور اٹھایا اور نمبر ڈائل کرنے شروع کر دیئے ۔

"جولیا بول رہی ہوں" ...... رابطہ قائم ہوتے ہی جولیا کی آواز سنائی دی ۔

"ایکسٹو" ...... عمران نے مخصوص لہجے میں کہا۔

"یس چیف" ...... دوسری طرف سے جولیا نے مؤدبانہ لہجے میں جواب دیتے ہوئے کہا ۔

"ایک انتہائی اہم مشن پر ٹیم بھیجی جا رہی ہے ۔ صفدر، تنویر اور کیپٹن شکیل کو فوری تیاری کا حکم دے دو اور خود بھی تیار ہو جاؤ ۔ عمران تمہیں ڈیل کرے گا اور وہی اس مشن کے بارے میں تمہیں بریف بھی کرے گا" ...... عمران نے کہا اور کوئی بات سنے بغیر اس نے رسیور رکھ دیا اور پھر ٹرانسمیٹر اپنی طرف کھسکا کر اس نے اس پر فریکونسی ایڈجسٹ کی اور پھر ٹرانسمیٹر آن کر دیا ۔

"علی عمران کالنگ ۔ اوور" ...... عمران نے بار بار کال دیتے ہوئے کہا۔

"یس باس ۔ ٹائیگر بول رہا ہوں ۔ اوور" ...... چند لمحوں بعد ٹائیگر کی آواز سنائی دی ۔

"تم میرے فلیٹ پر پہنچو تاکہ میں تمہیں بریف کر دوں ۔ اوور اینڈ آل" ...... عمران نے کہا اور ٹرانسمیٹر آف کر کے وہ اٹھ کھڑا ہوا ۔

"ہم آج رات ہی روانہ ہو جائیں گے ۔ تم ولنگٹن کے لئے

کاغذات اور فلائٹ کا بندوبست کر دینا "...... عمران نے انتہائی
سنجیدہ لہجے میں کہا تو بلیک زیرو کے اثبات میں سرہلانے پر عمران مڑا
اور تیز تیز قدم اٹھاتا ہوا بیرونی دروازے کی طرف بڑھتا چلا گیا۔

آفس کے انداز میں سجے ہوئے کمرے میں میز کے پیچھے ایک
گوریلا نما آدمی بیٹھا ہوا تھا۔اس کا چہرہ بھی اس کے جسم کی مناسبت
سے بڑا اور چوڑا تھا۔ بال چھوٹے لیکن اوپر کو اٹھے ہوئے تھے جیسے
دریا کے کنارے پر سرکنڈے ہوتے ہیں۔اس کی آنکھوں میں سرخی
کی جھلکیاں کافی نمایاں تھیں۔چہرے پر سختی اور خشونت کے آثار
ثبت نظر آتے تھے۔اس نے براؤن رنگ کا سوٹ پہنا ہوا تھا اور وہ
میز پر جھکا ہوا ایک فائل کے مطالعہ میں مصروف تھا۔ ساتھ ہی
انتہائی قیمتی شراب کی بوتل موجود تھی اور وہ فائل پڑھنے کے ساتھ
ساتھ ہاتھ بڑھا کر بوتل اٹھاتا اور اسے منہ سے لگا کر ایک بڑا گھونٹ
لے کر بوتل واپس میز پر رکھ دیتا لیکن اس کی آنکھیں فائل پر جمی
ہوئی تھیں کہ اچانک ساتھ پڑے ہوئے فون کی گھنٹی بج اٹھی اور
اس گوریلے نما آدمی نے ہاتھ بڑھا کر رسیور اٹھایا اور کان سے لگا لیا۔

"یس ...... اس نے کسی درندے کی طرح غراتے ہوئے کہا۔

"لانسر بول رہا ہوں باس "...... دوسری طرف سے ایک مؤدبانہ آواز سنائی دی۔

"بولو ۔ میں سن رہا ہوں "...... باس نے اسی طرح غراتے ہوئے کہا۔

"ایک اہم اطلاع ملی ہے باس کہ پاکیشیا سیکرٹ سروس کے لئے کام کرنے والا شخص علی عمران ہوپر کے بارے میں معلومات حاصل کر رہا ہے "...... دوسری طرف سے کہا گیا تو باس بے اختیار چونک پڑا۔

"کس نے دی ہے اطلاع اور کون ہے یہ عمران ۔ کیوں وہ معلومات حاصل کر رہا ہے "...... باس نے غراتے ہوئے کہا۔

"باس ۔ یہاں ایک کلب ہے جس کا نام سٹون ہل کلب ہے ۔ اس کا مالک رسل ہے جو پہلے ہوپر کے سیکنڈ گریڈ بڑوں میں سے تھا۔ پھر جب ہوپر کے ہیڈز تبدیل کر دیئے گئے تو اس کا تعلق ہوپر سے ختم ہو گیا۔ اس کی فون سیکرٹری نے کسی کو بتایا ہے کہ پاکیشیا سے کسی آدمی علی عمران نے اس کو فون کیا ہے اور پھر اس نے اسے اپنا ایک علیحدہ خصوصی نمبر دیا اور اس کے بعد وہ اس نمبر پر کافی دیر تک اس سے بات چیت کرتا رہا۔ یہ اطلاع مجھ تک پہنچی تو میں چونک پڑا کیونکہ ہوپر نے ونگٹن کے سمتھ گروپ کے ذریعے پاکیشیا سے انتہائی اہم دفاعی آلہ حاصل کیا تھا اس لئے پاکیشیا کا نام سن کر میں چونکا تھا

پھر میں نے اپنے طور پر اس رسل کے اس خصوصی فون کی ریکارڈنگ سپیشل ایکس چینج سے حاصل کی تو معلوم ہوا کہ اس رسل نے علی عمران کو نہ صرف ہوپر کے لاپاز میں ہیڈ کوارٹر کے بارے میں بلکہ اس نے اگسٹ اور لارڈ کے بارے میں بھی تمام تفصیلات بتا دی ہیں جس پر میں نے فوری طور پر اس رسل کو گولی مروا دی تاکہ وہ مزید کچھ نہ بتا سکے اور پھر میں نے ونگٹن کے ایک آدمی سے جو ایکریمیا کی سب سے معروف سیکرٹ ایجنسی بلیک ایجنسی میں کام کرتا رہا ہے، رابطہ کر کے علی عمران کے بارے میں معلوم کیا تو اس نے بتایا کہ علی عمران انتہائی خطرناک ترین سیکرٹ ایجنٹ ہے اور پاکیشیا سیکرٹ سروس کے لئے کام کرتا ہے اور پاکیشیا سیکرٹ سروس کو دنیا کی سب سے خطرناک سروس سمجھا جاتا ہے ۔ یہ اطلاع ملنے پر میں نے پاکیشیا میں ایک گروپ سے رابطہ کیا تو اس گروپ نے بھی عمران اور پاکیشیا سیکرٹ سروس کے بارے میں یہی کچھ بتایا جس پر میں نے اس گروپ کی ڈیوٹی لگا دی کہ وہ اس عمران کا خاتمہ کر دے ۔ پہلے تو یہ گروپ اس پر آمادہ نہ ہوا لیکن پھر بھاری معاوضے کے لالچ میں وہ اس پر آمادہ ہو گیا۔ لیکن ابھی اس کا فون آیا ہے کہ عمران اپنے چار ساتھیوں سمیت جس میں ایک سوئس نژاد لڑکی اور تین پاکیشیائی مرد شامل ہیں چند گھنٹے پہلے ونگٹن کے لئے فلائی کر گئے ہیں ۔ اس نے مجھے اس فلائٹ کی تفصیل بھی بتا دی ہے یہ فلائٹ ابھی ونگٹن نہیں پہنچی بلکہ آٹھ گھنٹوں بعد پہنچے گی ۔ میں

نے اس لئے کال کیا ہے کہ اگر آپ حکم کریں تو انہیں ونگٹن ایئر پورٹ پر ہی ہلاک کر دیا جائے "...... لانسر نے تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔

" ان کی نگرانی کراؤ ۔ اگر تو وہ لوگ یہاں لاپاز آئیں تو پھر وہ ہمارے لئے خطرناک ہو سکتے ہیں ورنہ وہاں وہ بے شک ٹکریں مارتے رہیں ہمارا کیا بگاڑ سکتے ہیں اور کسی ملک کی سیکرٹ سروس پر بغیر کسی وجہ سے چڑھائی ہمارے لئے نقصان دہ ثابت ہو سکتی ہے "...... باس نے کہا۔

" باس ۔ انہوں نے رسل سے آپ کے بارے میں، کلب اور لارڈ کے بارے میں سب تفصیل معلوم کر لی ہے "...... لانسر نے کہا۔

" اسی لئے تو کہہ رہا ہوں کہ وہ یہاں آئے تو ہمارے لئے خطرناک ہو سکتے ہیں ۔ ہو سکتا ہے کہ یہ معلومات انہوں نے کسی اور وجہ سے حاصل کی ہوں ۔ بہرحال تم ان کی نگرانی کراتے رہو ۔ اگر وہ یہاں پہنچنے کے لئے وہاں سے روانہ ہوں تو پھر مجھے کال کر کے بتانا میں ان کا خاتمہ فضا میں ہی کرا دوں گا "...... باس نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے رسیور کریڈل پر رکھا اور بوتل اٹھا کر منہ سے لگا لی ۔ پھر بوتل رکھ کر اس نے فائل بند کر کے اسے ساتھ پڑی ایک ٹرے میں رکھ دیا اور کرسی کی پشت سے کمر لگا کر وہ چند لمحے خاموش بیٹھا سوچتا رہا ۔ تھوڑی دیر بعد اس نے ہاتھ بڑھا کر رسیور اٹھایا اور نمبر پریس کرنے شروع کر دیئے ۔

" یس ۔ بلیک بول رہا ہوں "...... رابطہ قائم ہوتے ہی ایک مردانہ آواز سنائی دی ۔

" پال راکس بول رہا ہوں "...... اس گوریلے نما آدمی نے کہا لیکن اس بار اس کے لہجے میں غراہٹ کا عنصر موجود نہ تھا۔

" اوہ تم ۔ خیریت ۔ آج کیسے بلیک یاد آ گیا تمہیں "...... دوسری طرف سے بڑے بے تکلفانہ لہجے میں کہا گیا۔

" تم پاکیشیا کے کسی علی عمران نامی سیکرٹ ایجنٹ کو جانتے ہو جو پاکیشیا سیکرٹ سروس کے لئے کام کرتا ہے "...... پال راکس نے کہا۔

" ہاں ۔ بہت اچھی طرح جانتا ہوں ۔ کیوں ۔ تمہارا اس سے کیا تعلق پیدا ہو گیا ہے "...... بلیک نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

" یہ شخص اور یہ سروس شاید ہمارے آڑے آئے اس لئے پوچھ رہا ہوں "...... پال راکس نے کہا۔

" کیا تم نے پاکیشیا میں کوئی مشن مکمل کیا ہے "...... بلیک نے کہا۔

" ہاں "...... پال راکس نے مختصر سا جواب دیتے ہوئے کہا۔

" تو پھر یقیناً یہ لوگ تمہارے اور تمہاری تنظیم کے آڑے آئیں گے اور یہ بتا دوں کہ یہ دنیا کے خطرناک ترین ایجنٹ سمجھے جاتے ہیں ۔ انہیں عام انداز میں ڈیل نہ کرنا "...... بلیک نے کہا۔

" ٹھیک ہے ۔ بس یہی پوچھنا تھا ۔ اب میں ان کا بندوبست کر

لوں گا "...... پال راکس نے کہا اور رسیور رکھ کر اس نے میز کی دراز کھولی اور اس میں سے ایک خصوصی ساخت کا ٹرانسمیٹر نکال کر اس نے میز پر رکھا اور پھر اس کا بٹن آن کر دیا کیونکہ یہ فکسڈ فریکونسی ٹرانسمیٹر تھا۔

" ہیلو ۔ پال راکس کالنگ ۔ اوور "...... پال راکس نے بار بار کال دیتے ہوئے کہا۔

" یس ۔ لارڈ اٹنڈنگ یو ۔ اوور "...... چند لمحوں بعد ایک بھاری سی آواز سنائی دی۔

" لارڈ ۔ ہم نے پاکیشیا میں جو مشن مکمل کیا تھا اس سلسلے میں اطلاع ملی ہے کہ پاکیشیا سیکرٹ سروس ہمارے خلاف کام کرنے کے لئے پاکیشیا سے روانہ ہو چکی ہے اور وہ لوگ فی الحال تو ولنگٹن پہنچ رہے ہیں البتہ ہو سکتا ہے کہ وہ یہاں لاپاز آئیں ۔ اس سلسلے میں آپ جنرل آرڈر کر دیں تاکہ ان کے خلاف پوری قوت سے کام کیا اور کرایا جا سکے ۔ اوور "...... پال راکس نے کہا۔

" انہیں کیسے ہمارے بارے میں معلوم ہو گیا ۔ اوور "۔ دوسری طرف سے حیرت بھرے لہجے میں کہا گیا۔

" رسل سے انہوں نے فون پر معلوم کیا ہے اور رسل نے اگسٹ جزیرے اور لاپاز کے بارے میں تمام تفصیلات بتا دی ہیں ۔ رسل کو ہلاک کرا دیا گیا ہے اور پاکیشیا سے معلوم ہوا ہے کہ وہ ولنگٹن کے لئے روانہ ہو گئے ہیں ۔ اس عمران سمیت پانچ افراد ہیں جن میں ایک

سوئس نژاد عورت بھی شامل ہے ۔ اوور "...... پال راکس نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

" ان کی اہمیت کیا ہے ۔ یہ پانچ افراد ہوپر کے خلاف کیا کر لیں گے ۔ اوور "...... لارڈ کے لہجے میں حیرت تھی۔

" سب کہہ رہے ہیں کہ یہ دنیا کے خطرناک سیکرٹ ایجنٹ ہیں اسی لئے تو جنرل آرڈر میں آپ سے طلب کر رہا ہوں تاکہ ان کے خلاف بھرپور انداز میں کام کیا جا سکے ۔ اوور "...... پال راکس نے کہا۔

" ٹھیک ہے ۔ میں ان کی ہلاکت کا جنرل آرڈر بھجوا دیتا ہوں ۔ اوور "...... دوسری طرف سے لارڈ نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

" تھینک یو لارڈ ۔ اوور "...... پال راکس نے کہا اور پھر دوسری طرف سے اوور اینڈ آل کے الفاظ سن کر اس نے ٹرانسمیٹر آف کر کے دراز میں رکھ دیا ۔ اسے معلوم تھا کہ اب لارڈ کا یہ آرڈر خود بخود پوری تنظیم کے تمام سیکشنز میں پہنچ جائے گا اور وہ اس آرڈر کے بارے میں اس سے رابطہ کریں گے تو وہ انہیں ان کی ہلاکت کا مشن سونپ دے گا اور اس طرح یہ لوگ چاہے لاکھ خطرناک کیوں نہ ہوں بہرحال کسی نہ کسی کے ہاتھوں ہلاک ہو جائیں گے ۔

ٹائیگر ایکریمین میک اپ میں لاپاز کے ساحلی علاقے میں موجود
تھا۔ وہ آج صبح ہی پاکیشیا سے ولنگٹن اور پھر ولنگٹن سے یہاں لاپاز
پہنچا تھا۔ عمران نے اسے فوری طور پر اس لئے بھیجا تھا کہ وہ یہاں کی
زیر زمین دنیا سے اگسٹ یا کارگ جزیرے کے بارے میں تمام
تفصیلات حاصل کرے کیونکہ عمران کے پاس وقت بے حد کم تھا اور
وہ نہیں چاہتا تھا کہ یہ وقت بھی معلومات حاصل کرنے میں گزر
جائے۔ اس لئے اس نے ٹائیگر کو فوری طور پر یہاں بھجوا دیا تھا
کیونکہ ساحلی علاقے سے ہی اسے کسی جزیرے کے بارے میں
معلومات حاصل ہو سکتی تھیں۔ یہاں ایک عام سے ہوٹل میں اس
نے کمرہ بک کرایا اور پھر وہ اس ہوٹل سے نکل کر یہاں گھومنے
پھرنے کے لئے آگیا تھا۔ اس نے اپنے آپ پر ایسا میک اپ کیا ہوا
تھا کہ دیکھنے والے اسے کوئی غنڈہ اور بدمعاش ہی سمجھ سکتے تھے۔ اس

نے یہاں کی زیر زمین دنیا کا مخصوص لباس سیاہ جینز کی پینٹ اور
براؤن چمڑے کی جیکٹ پہنی ہوئی تھی۔ اس کے چہرے پر زخموں کے
کئی مندمل شدہ نشانات موجود تھے۔ آنکھوں میں ایسی سرخی تھی جیسے
اس نے دس بارہ بوتلیں تیز شراب کی پی رکھی ہوں۔ یہاں چونکہ
اسلحے پر کسی قسم کی کوئی پابندی نہیں تھی اس لئے اس نے سب سے
پہلے یہاں سے ایک جدید مشین پسٹل مع میگزین خریدا تھا۔ اس کی
جیکٹ کی جیب میں بھاری مالیت کی کرنسی وافر مقدار میں موجود تھی
وہ بندرگاہ کے اس علاقے میں گھوم رہا تھا جہاں ہر طرف چھوٹے
بڑے کئی ایسے ہوٹل موجود تھے جن کا تعلق عام ماہی گیروں اور زیر
زمین دنیا کے افراد سے تھا۔ چونکہ ماہی گیر بھی غنڈے اور بدمعاش
جیسی ذہنیت رکھتے تھے اس لئے وہ بھی ایسی جگہوں پر زیادہ گھومتے
پھرتے رہتے تھے۔ ٹائیگر پینٹ کی جیبوں میں ہاتھ ڈالے آگے بڑھ رہا
تھا کہ اچانک اسے اپنے عقب میں کسی کے چیخنے اور نیچے گرنے کی
آواز سنائی دی تو وہ تیزی سے مڑا۔ اس نے دیکھا کہ اس سے دس قدم
پیچھے ایک لحیم شحیم غنڈہ کھڑا چیخ رہا تھا جبکہ ایک ادھیڑ عمر ماہی گیر
زمین پر پڑا تڑپ رہا تھا جبکہ وہ غنڈہ اسے انتہائی بے دردی سے ٹانگوں
سے ضربیں لگائے چلا جا رہا تھا۔ ادھر ادھر لوگ ان کی طرف متوجہ
ضرور ہوئے تھے لیکن کوئی بھی اس ادھیڑ عمر ماہی گیر کی مدد کے لئے
آگے نہ بڑھا تھا۔ اس غنڈے نے شاید اس ادھیڑ عمر ماہی گیر سے کوئی
رقم وصول کرنی تھی جو وہ نہ دے سکتا تھا۔ ٹائیگر تیزی سے اس ادھیڑ

عمر ماہی گیر کی طرف بڑھ گیا۔

"رک جاؤ۔ کیا کر رہے ہو۔ یہ تو بوڑھا آدمی ہے۔ کیوں مار رہے ہو اسے"...... ٹائیگر نے قریب جا کر اس لحیم شحیم غنڈے سے مخاطب ہو کر کہا تو وہ لحیم شحیم غنڈہ اس طرح چونک کر سیدھا ہوا اور اس انداز سے ٹائیگر کو دیکھنے لگا جیسے اسے یقین نہ آ رہا ہو کہ کوئی اسے بھی روک سکتا ہے۔

"تم کون ہو اور تم نے جرأت کیسے کی جیری کو روکنے کی۔ بولو"...... اس لحیم شحیم غنڈے نے یکلخت چیختے ہوئے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے آگے بڑھ کر ٹائیگر پر ہاتھ چھوڑ دیا لیکن اب اسے کیا معلوم تھا کہ اس کے مقابل کوئی عام غنڈہ نہیں بلکہ ٹائیگر ہے۔ ٹائیگر اچھل کر ایک طرف ہٹ گیا۔

"تم خواہ مخواہ مجھ سے الجھ رہے ہو۔ میں تو تمہیں غلط کام کرنے سے روک رہا تھا۔ لیکن لگتا ہے کہ تمہارا دماغ ہی خراب ہے"۔ ٹائیگر نے منہ بناتے ہوئے کہا تو جیری اس طرح اچھلا جیسے ٹائیگر نے اس سے بات کرنے کی بجائے الٹا اسے کوڑا مار دیا ہو۔

"تم۔ تمہاری یہ جرأت"...... جیری نے یکلخت غصے کی شدت سے چیختے ہوئے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے انتہائی پھرتی سے جیب سے ریوالور نکال لیا لیکن اس سے پہلے کہ وہ ریوالور سیدھا کرتا ٹائیگر کا بازو بجلی کی سی تیزی سے گھوما اور ریوالور جیری کے ہاتھ سے نکل کر ایک جھٹکے سے دور جا گرا۔

"تم عقل سے بھی خالی ہو جیری۔ اب بھی وقت ہے اپنی ہڈیاں بچا کر چلے جاؤ ورنہ ناراک کے ڈیوڈ کے مقابل بڑے بڑے غنڈے نظریں اٹھا کر دیکھنے کی جرأت نہیں کرتے۔ جاؤ دفع ہو جاؤ"۔ ٹائیگر نے غراتے ہوئے لہجے میں کہا لیکن دوسرے لمحے جیری نے پاگلوں کے سے انداز میں اس پر حملہ کر دیا لیکن ٹائیگر بجلی کی سی تیزی سے اپنی جگہ سے ہٹ گیا اور اس کے ساتھ ہی اس کی لات حرکت میں آئی اور اس پر حملہ کرنے والا لحیم شحیم جیری ضرب کھا کر چیختا ہوا اچھل کر سڑک پر جا گرا۔ نیچے گرتے ہی وہ بجلی کی سی تیزی سے اٹھا اور اس کے ساتھ ہی اس نے بری طرح چیختے ہوئے ایک بار پھر ٹائیگر پر حملہ کر دیا۔

"اس کا مطلب ہے کہ تمہیں سبق سکھانا ہی پڑے گا"۔ ٹائیگر نے بڑے ٹھنڈے سے لہجے میں کہا اور جیسے ہی جیری نے اس پر حملہ کیا ٹائیگر تیزی سے گھوما اور دوسرے لمحے لحیم شحیم جیری اس کے دونوں ہاتھوں پر اٹھتا ہوا فضا میں بلند ہوا اور پھر اس سے پہلے کہ وہ سنبھلتا ٹائیگر نے اسے ایک زوردار دھماکے سے نیچے سڑک پر پھینک دیا اور ماحول جیری کے حلق سے نکلنے والی چیخ سے گونج اٹھا۔ اس کے ساتھ ہی ٹائیگر کی لات حرکت میں آئی اور دوسرے لمحے اس کی لات کی بھرپور ضرب جیری کی پسلیوں پر پڑی اور وہ ایک بار پھر چیخ پڑا۔ دوسرے لمحے ٹائیگر نے جھک کر اسے گلے سے پکڑا اور ایک جھٹکے سے اٹھا کر کھڑا کر دیا۔ اس کے ساتھ ہی اس کا دوسرا بازو گھوما اور

جیری کے حلق سے چیخ نکلی ہی تھی کہ ٹائیگر پیچھے ہٹا اور دوسرے لمحے جیری چیختا ہوا اچھل کر پشت کے بل نیچے گرا اور پھر تیزی سے اٹھ کر مخالف سمت میں بھاگ پڑا ۔ جیسے اس کے پیچھے پاگل کتے لگ گئے ہوں ۔

" ارے ۔ یہ ریوالور تو لیتے جاؤ "...... ٹائیگر نے اونچی آواز میں کہا اور اس ریوالور کی طرف اشارہ کیا جو ابھی تک ایک طرف پڑا ہوا تھا لیکن جیری رکے بغیر بھاگتا ہوا ایک عمارت کے پیچھے جا کر نظروں سے غائب ہو گیا جبکہ وہ ادھیڑ عمر ماہی گیر اس دوران پہلے ہی غائب ہو چکا تھا ۔ شاید اس نے ٹائیگر اور جیری کی لڑائی کو غنیمت سمجھا تھا ۔ ٹائیگر کاندھے اچکاتے ہوا آگے بڑھ گیا لیکن ابھی وہ تھوڑی ہی دور گیا ہو گا کہ اچانک ایک سائیڈ گلی سے وہی ادھیڑ عمر ماہی گیر نکل کر اس کے قریب آ گیا ۔

" جناب آپ فوراً یہاں سے چلے جائیں ورنہ جیری کا گروپ آپ کو چاروں طرف سے گھیر کر مار ڈالے گا ۔ وہ یہاں کا بہت بڑا دادا ہے ۔ اس کو آج تک کسی نے ہاتھ بھی نہیں لگایا ۔ مگر آپ نے اس کی سب کے سامنے اچھی خاصی پٹائی کر دی ہے "...... اس ادھیڑ عمر ماہی گیر نے بڑے خوفزدہ انداز میں ادھر ادھر دیکھتے ہوئے کہا ۔

" تم اسے چھوڑو ۔ پہلے تم اپنا نام بتاؤ اور پھر مجھے بتاؤ کہ جیری کیوں تمہیں مار رہا تھا "...... ٹائیگر نے مسکراتے ہوئے کہا ۔

" وہ ۔ وہ جناب ۔ میں نے ایک بار جوئے کے دوران اس سے

رقم ادھار لی تھی لیکن پھر حالات خراب ہو گئے اس لئے میں ادھار نہ اتار سکا ۔ میرا نام ہارڈی ہے "...... اس ماہی گیر نے جواب دیتے ہوئے کہا ۔

" یہ جیری کیا کرتا ہے "...... ٹائیگر نے کہا ۔

" اس کا تعلق یہاں کے سب سے بدنام کلب آرگوس سے ہے اور اس کا باس آرگوس ہے جو اس سارے علاقے کا سب سے بڑا غنڈہ اور بدمعاش ہے "...... ہارڈی نے کہا ۔

" تم نے اسے کے کتنے پیسے دینے ہیں "...... ٹائیگر نے پوچھا ۔

" ایک ہزار ڈالرز "...... ہارڈی نے جواب دیا ۔

" لو یہ ایک ہزار ڈالرز اور جا کر اسے دے دو اور اپنی جان چھڑوا لو "...... ٹائیگر نے مسکراتے ہوئے کہا اور جیب سے ایک ہزار ڈالرز نکال کر اس نے ہارڈی کے ہاتھ پر رکھ دیئے ۔

" یہ ۔ یہ آپ کیا کہہ رہے ہیں "...... ہارڈی نے حیران ہوتے ہوئے کہا لیکن اس نے نوٹ جلدی سے جیب میں ڈال لئے ۔

" جاؤ اور بھول جاؤ اس جیری کو ۔ اس کا گروپ میرا کچھ نہیں بگاڑ سکتا ۔ ویسے اگر تمہیں مزید رقم چاہئے تو میں نے چند معلومات حاصل کرنی ہیں ۔ اگر تم وہ معلومات دے سکو تو تمہیں دس ہزار ڈالرز مزید بھی مل سکتے ہیں "...... ٹائیگر نے کہا ۔

" کیسی معلومات جناب ۔ آپ بتائیں "...... ہارڈی نے چونک کر کہا ۔

" تم وہاں میرے کمرے میں آ جاؤ ۔ شازور ہوٹل کمرہ نمبر انھائیس ۔یہاں بات نہیں ہو سکتی "...... ٹائیگر نے کہا اور تیزی سے آگے بڑھ گیا ۔ ادھر ادھر گھومتے ہوئے اچانک وہ ایک دو منزلہ عمارت کے سامنے پہنچ گیا جس پر آرگوس کلب کا بورڈ لگا ہوا تھا اور وہاں آنے جانے والے افراد زیر زمین دنیا کے ہی افراد تھے ۔ ٹائیگر آگے بڑھا ہی تھا کہ اچانک ہوٹل کے مین گیٹ سے جیری باہر آیا ۔ اس کے پیچھے چار مسلح افراد تھے ۔اس کی نظریں جیسے ہی سامنے موجود ٹائیگر پر پڑیں تو وہ بے اختیار چیخ پڑا ۔

"یہی ہے ۔یہی ہے ۔اسے گولی مار دو "...... جیری نے چیخ کر کہا تو اس کے پیچھے آنے والے چاروں مسلح آدمی ٹھٹھک کر رک گئے ۔ انہوں نے بجلی کی سی تیزی سے کاندھوں سے مشین گنیں اتاری ہی تھیں کہ یکلخت ریٹ ریٹ کی آوازوں کے ساتھ ہی جیری سمیت وہ چاروں افراد چیختے ہوئے نیچے گرے اور تڑپنے لگے ۔ ٹائیگر نے مشین پسٹل واپس جیب میں ڈالا اور پھر اسی طرح اطمینان سے گیٹ کی طرف بڑھتا چلا گیا ۔اس کا انداز ایسے تھا کہ جیسے اس نے انسانوں کو مارنے کی بجائے مکھیاں ماری دی ہوں جبکہ ادھر ادھر موجود لوگ چیختے ہوئے بھاگ رہے تھے ۔ ٹائیگر اطمینان سے چلتا ہوا اندر گیٹ میں داخل ہوا تو وہاں موجود لوگ جو تیزی سے باہر جا رہے تھے ٹائیگر کے قریب سے گزر کر باہر نکلتے چلے گئے جبکہ ٹائیگر تیزی سے کاؤنٹر کی طرف بڑھ گیا ۔ وہاں دو آدمی منہ اٹھائے حیرت بھرے انداز میں

لوگوں کو باہر جاتا دیکھ رہے تھے ۔

" آرگوس کہاں ہے "...... ٹائیگر نے مسکراتے ہوئے کہا تو کاؤنٹر پر کھڑے ہوئے آدمی نے اس طرح جھٹکا کھایا جیسے وہ اب ہوش میں آیا ہو ۔

" وہ ۔وہ آ رہا ہے ۔یہاں آ رہا ہے ۔ کس نے باہر فائرنگ کی ہے یہ عجیب بات ہے ۔یہاں آرگوس کلب کے سامنے فائرنگ ہو گئی ہے "...... اس آدمی نے اس انداز میں کہا جیسے خود کلامی کر رہا ہو ۔

" میں نے فائرنگ کی ہے "...... ٹائیگر نے مسکراتے ہوئے کہا تو کاؤنٹر مین اس طرح اچھلا جیسے اس کے پیروں میں اچانک بم پھٹ پڑا ہو ۔

" تم ۔ تم نے ۔ کیا مطلب ۔ کیا واقعی ۔ مگر ۔ مگر ۔ تم کون ہو ۔ تم نے کیوں فائرنگ کی ہے "...... کاؤنٹر مین کی حالت واقعی دیکھنے والی ہو گئی تھی ۔ اسی لمحے ایک لمبے قد اور پھیلے ہوئے جسم کا آدمی سائیڈ راہداری سے دوڑتا ہوا باہر آ گیا ۔

" کس نے فائرنگ کی ہے روڈی ۔ کس نے کی ہے "...... اس آدمی نے چیختے ہوئے کہا ۔

" میں نے کی ہے ۔ کیا تم آرگوس ہو "...... ٹائیگر نے اطمینان بھرے لہجے میں کہا تو وہ آدمی اس طرح ٹھٹھک کر رک گیا جیسے چابی ختم ہو جانے پر کھلونے حرکت کرتے ہوئے رک جاتے ہیں ۔

" تم ۔ تم کون ہو ۔ کیا مطلب ۔ تم نے کی ہے فائرنگ ۔ کیا

مطلب ..... آرگوس نے بری طرح گڑبڑائے ہوئے لہجے میں کہا۔

"میں سڑک پر جا رہا تھا کہ میں نے عقب میں کسی کی چیخ سنی۔ میں نے مڑ کر دیکھا تو ایک لحیم شحیم غنڈہ ایک ادھیڑ عمر ماہی گیر کو بری طرح مار رہا تھا۔ میں نے اسے روکا تو الٹا اس نے مجھ پر حملہ کر دیا۔ میں نے اسے ٹالنے کی بے حد کوشش کی لیکن اس نے ریوالور نکال لیا۔ اس کے باوجود میں نے اسے گولی نہیں ماری اور وہ ریوالور چھوڑ کر بھاگ گیا۔ مجھے بتایا گیا کہ تمہارا کلب یہاں بے حد مشہور ہے۔ میں یہاں آ رہا تھا کہ جیری اور اس کے پیچھے چار آدمی مشین گنیں اٹھائے باہر آئے اور جیری نے مجھے دیکھتے ہی کہا کہ مجھے گولی مار دی جائے اور پھر انہوں نے مشین گنیں سیدھی کر لیں تو مجبوراً مجھے جیری سمیت ان سب کا خاتمہ کرنا پڑا۔ بس یہ ہے ساری بات"۔ ٹائیگر نے بڑے اطمینان بھرے لہجے میں کہا۔

"تم کہاں سے آئے ہو" ..... آرگوس نے کہا۔

"میں ناراک سے آیا ہوں۔ میرا نام ڈیوڈ ہے اور ناراک میں ڈیوڈ کا نام سن کر بڑے بڑے گینگسٹر کترا کر گزر جاتے ہیں" ..... ٹائیگر نے کہا۔

"ٹھیک ہے۔ آؤ میرے ساتھ۔ تم جی دار آدمی ہو اس لئے میں تمہیں کچھ نہیں کہوں گا ورنہ آرگوس کلب کے سامنے فائرنگ کرنے والا دوسرا سانس نہیں لے سکتا" ..... آرگوس نے بڑے رعب دار لہجے میں کہا۔ وہ بولتے ہوئے ٹائیگر کے عقب میں بھی دیکھ رہا تھا۔

ٹائیگر نے مڑ کر دیکھا تو اس کے پیچھے بہت سے لوگ اکٹھے تھے۔ ان سب کے چہروں پر انتہائی غصے کے تاثرات نظر آ رہے تھے۔ شاید وہ سب جیری اور ان چاروں کے ساتھی تھے اس لئے وہ سب بری طرح برافروختہ ہو رہے تھے لیکن ظاہر ہے آرگوس کو دیکھ کر وہ رک گئے تھے۔

"چلو۔ میں تو خود تم سے ملنا چاہتا ہوں" ..... ٹائیگر نے مسکراتے ہوئے کہا اور پھر آرگوس کے پیچھے چلتا ہوا وہ اس راہداری میں داخل ہو گیا۔ راہداری کے آخر میں ایک دروازہ تھا۔ آرگوس اس دروازے میں داخل ہوا تو ٹائیگر بھی اس کے پیچھے اندر داخل ہوا یہ ایک وسیع کمرہ تھا جسے آفس کے انداز میں سجایا گیا تھا۔

"بیٹھو" ..... آرگوس نے میز کی دوسری طرف رکھی ہوئی کرسی پر بیٹھتے ہوئے کہا تو ٹائیگر میز کی دوسری طرف کرسی پر بیٹھ گیا۔

"کیا پیو گے" ..... آرگوس نے کہا۔

"کچھ نہیں۔ البتہ میں نے تم سے یہ پوچھنا تھا کہ یہاں ایک جزیرہ ہے اگسٹ۔ کیا تم اس کے بارے میں کچھ جانتے ہو"۔ ٹائیگر نے بڑے اطمینان بھرے لہجے میں کہا تو آگوس بے اختیار اچھل کر کھڑا ہو گیا۔

"تم۔ تم۔ اوہ۔ تم کہیں پاکیشیائی تو نہیں ہو۔ اوہ۔ تم"۔ آرگوس کی حالت ایک بار پھر خراب ہو گئی تھی۔

"اطمینان سے بیٹھ جاؤ آرگوس اور سکون سے بات کرو۔ ناراک

میں میری ایک ساتھی عورت ہے ڈینی ۔ وہ اچانک غائب ہو گئی ہے میں نے انکوائری کرائی تو مجھے معلوم ہوا کہ وہ لاپاز کے قریب کوئی جزیرہ اگسٹ ہے اور وہ وہاں چلی گئی ہے ۔ وہاں کوئی لارڈ رہتا ہے اور وہ اس جزیرے کا مالک ہے اور ڈینی اس لارڈ کی عورت بن گئی ہے جس پر میں نے فیصلہ کر لیا کہ اس ڈینی کو اپنے ہاتھوں سے گولی ماروں گا کیونکہ اس نے مجھے چکر دے کر مجھ سے بہت بھاری رقم اڑا لی ہے اور اب وہ مجھے چھوڑ کر لارڈ کے پاس پہنچ گئی ہے ۔ میں ایسی عورت کو سزا دینا چاہتا ہوں لیکن یہاں آکر میں نے جس سے بھی پوچھا تو کوئی بھی اس جزیرے سے واقف نہیں ہے ۔ البتہ ایک آدمی نے بتایا ہے کہ آرگوس کلب کا آرگوس جانتا ہے اس لئے میں یہاں آ رہا تھا کہ جیری والا واقعہ پیش آگیا اور اب تم کسی پاکیشیائی کی بات کر رہے ہو ۔ آخر چکر کیا ہے ۔ کیا یہ جزیرہ کوئی خاص اہمیت رکھتا ہے "...... ٹائیگر نے منہ بناتے ہوئے کہا تو آرگوس نے بے اختیار ایک طویل سانس لیا۔

" سنو ۔ تم جو کوئی بھی ہو خاموشی سے واپس ناراک چلے جاؤ ورنہ تمہاری لاش بھی کسی کو نہیں ملے گی ۔ میں تمہارے ساتھ یہی کچھ کر سکتا ہوں کیونکہ میں نے محسوس کیا ہے کہ تم جی دار اور دلیر ہونے کے ساتھ ساتھ صاف اور کھرے آدمی بھی ہو ۔ اس جزیرے کا نام لینا بھی یہاں اس قدر بھیانک جرم ہے کہ نام لینے والے کا پورا خاندان ہی تباہ کر دیا جاتا ہے "...... آرگوس نے کہا۔

" اچھا ۔ کیا یہ لارڈ کوئی بڑا آدمی ہے "...... ٹائیگر نے مسکراتے ہوئے کہا۔

" ہاں ۔ وہ واقعی بہت بڑا آدمی ہے ۔ اس کا کاروبار پوری دنیا میں پھیلا ہوا ہے ۔ ہم جیسے لوگ تو اس کے مقابل کیڑوں کی بھی حیثیت نہیں رکھتے "...... آرگوس نے کہا۔

" تم خود وہاں گئے ہو کبھی "...... ٹائیگر نے کہا۔

" نہیں ۔ میں کیا وہاں تو پال راکس بھی نہیں جا سکتا حالانکہ پال راکس یہاں لاپاز میں اس کے مین سیکشن کا انچارج ہے "۔ راگوس نے کہا۔

" کہاں رہتا ہے یہ پال راکس "...... ٹائیگر نے کہا۔

" لاپاز کلب میں ۔ لیکن تم وہاں مت جانا ورنہ مارے جاؤ گے ۔ تم دلیر اور جی دار آدمی ہو اس لئے مجھے پسند آگئے ہو ورنہ تم یہاں سے بھی زندہ باہر نہ جا سکتے تھے "...... آرگوس نے کہا۔

" ٹھیک ہے ۔ اتنے بڑے مسئلے میں کودنے کا مجھے کیا فائدہ ۔ میں تو سمجھا تھا کہ کوئی عام سا لارڈ ہو گا ۔ بہرحال تمہارا شکریہ ۔ اب میں کان دبائے خاموشی سے واپس چلا جاؤں گا "...... ٹائیگر نے اٹھتے ہوئے کہا۔

" تم واقعی سمجھ دار ہو اور اپنی جان بچا کر جا رہے ہو ۔ اس بات کو ہمیشہ یاد رکھنا "...... آرگوس نے بیٹھے بیٹھے مصافحہ کے لئے ہاتھ بڑھاتے ہوئے کہا تو ٹائیگر نے بڑے پرجوش انداز میں ہاتھ بڑھا دیا

لیکن دوسرے لمحے اس نے ہاتھ کو ایک زور دار جھٹکا دیا تو کمرہ آرگوس کے حلق سے نکلنے والی چیخ سے گونج اٹھا۔ ٹائیگر نے مصافحہ کرتے ہوئے آرگوس کے بازو کو زور دار جھٹکا دیا تھا۔

" تم نے بیٹھے بیٹھے ہاتھ بڑھا کر میری توہین کی تھی اس لئے یہ میری طرف سے معمولی جھٹکا تھا ورنہ تمہارا بازو اب تک بے کار ہو چکا ہوتا "...... ٹائیگر نے مسکراتے ہوئے کہا اور پھر مڑ کر تیزی سے آفس سے باہر آگیا۔ راہداری خالی پڑی ہوئی تھی۔ وہ تیز تیز قدم اٹھاتا کلب سے باہر آگیا۔ تھوڑی دیر بعد وہ کلب سے باہر آیا تو اچانک ایک طرف سے ہارڈی نکل کر اس کی طرف بڑھا۔

" جناب۔ جناب "...... ہارڈی کی آواز سنائی دی تو ٹائیگر چونک کر اس کی طرف مڑا۔

" جناب۔ آپ زندہ ہیں۔ آرگوس کے آدمیوں کو ہلاک کرنے کے بعد بھی آپ زندہ ہیں۔ حیرت ہے "...... ہارڈی نے کہا۔

" آرگوس زندہ ہے۔ یہ بات کرو۔ بہرحال آؤ میرے ساتھ۔ کسی سپیشل روم میں بیٹھتے ہیں "...... ٹائیگر نے کہا اور اسے لے کر ایک اور کلب میں آگیا۔ یہاں سپیشل روم میں بیٹھ کر ٹائیگر نے اس کے لئے شراب منگوا لی۔

" آپ نہیں پئیں گے جناب "...... ہارڈی نے حیران ہوتے ہوئے پوچھا۔

" نہیں۔ میرے پینے کے اوقات مقرر ہیں۔ یہ پوری بوتل تم نے

پینی ہے "...... ٹائیگر نے مسکراتے ہوئے کہا۔

" اوہ۔ واقعی آپ کوئی بڑے آدمی ہیں۔ یہ میری خوش قسمتی ہے جناب کہ آپ مجھے مل گئے ہیں "...... ہارڈی نے بڑے خوشامدانہ لہجے میں کہا۔

" تمہارے تو اب وہ ہزار ڈالرز بھی بچ گئے کیونکہ جیری ہلاک ہو چکا ہے۔ بہرحال سنو ہارڈی۔ اگر تم دس ہزار ڈالرز کمانا چاہتے ہو تو بات کرو لیکن یہ سن لو کہ مجھے دھوکے اور فریب سے بے حد نفرت ہے اور جو مجھ سے دھوکہ اور فریب کرنے کی کوشش کرے وہ دوسرا سانس نہیں لے سکتا اس لئے اگر تم نے ایسی کوشش کی تو پھر تمہاری گردن چند لمحوں میں ٹوٹ جائے گی "...... ٹائیگر نے غراتے ہوئے لہجے میں کہا۔

" جج۔ جناب۔ آپ میرے محسن ہیں۔ میں آپ کے ساتھ کیسے دھوکہ اور فریب کر سکتا ہوں۔ آپ بے شک مجھے رقم نہ دیں۔ جو میں جانتا ہوں وہ میں سچ سچ بتا دوں گا "...... ہارڈی نے قدرے سہمے ہوئے لہجے میں کہا۔

" ہارڈی۔ تم ماہی گیر ہو اس لئے تم لامحالہ یہاں کے سمندر اور اس میں موجود جزیروں کے بارے میں اچھی طرح جانتے ہو۔ مجھے ایک جزیرہ اگسٹ کے بارے میں معلوم کرنا ہے جسے مقامی زبان میں کارگ کہا جاتا ہے۔ لیکن سچ سچ "...... ٹائیگر نے کہا اور جیب سے بڑی مالیت کے نوٹوں کی ایک گڈی نکال کر اپنے سامنے میز پر

رکھ لی ۔ ہارڈی کی آنکھوں میں بے اختیار چمک سی آ گئی ۔

" لیکن اس بات کی کیا گارنٹی ہو گی جناب کہ میرا نام سامنے نہیں آئے گا ورنہ یہ رقم مجھے کوئی فائدہ نہ دے سکے گی اور میں مکھی کی طرح مسل دیا جاؤں گا "...... ہارڈی نے کہا ۔

" یہ گارنٹی میری زبان ہے ۔ اگر تمہیں اعتماد ہو تو ٹھیک ہے ورنہ مت بتاؤ "...... ٹائیگر نے جواب دیا ۔

" ٹھیک ہے ۔ میں بتاتا ہوں ۔ یہ جزیرہ لاپاز کے ساحل سے پچاس بحری میل دور شمال کی طرف ہے ۔ خاصا بڑا جزیرہ ہے ۔ پہلے یہ جزیرہ ماہی گیروں کی جنت کہلاتا تھا کیونکہ یہاں ٹھنڈے اور میٹھے پانی کے کئی چشمے تھے اور پھل دار درخت بھی ۔ لیکن وہاں آبادی اس لئے نہ ہو سکتی تھی کہ رات کو وہاں انتہائی خون آشام چمگادڑیں نکل کر حملہ کر دیتی تھیں جن کی تعداد لاکھوں میں ہوتی تھی اور وہ انسانوں کا خون پی جاتی تھیں اس لئے ماہی گیر صرف دن کے وقت وہاں رکتے تھے اور آرام کرتے تھے اور رات ہونے سے پہلے وہاں سے روانہ ہو جاتے تھے ۔ پھر پتہ چلا کہ لاپاز کے کسی بڑے لارڈ نے یہ جزیرہ حکومت سے خرید لیا ہے ۔ اس لارڈ کا نام ڈارسن بتایا گیا ہے ۔ پھر اس جزیرے پر بڑے بڑے ہیلی کاپٹر اترنے لگے ۔ بہرحال لارڈ نے وہاں زیر زمین اپنا محل بنا لیا اور پھر جزیرے سے بیس میل دور سے گزرنے والے ماہی گیروں کی کشتیاں دھماکوں سے اڑنے لگیں ۔ بڑے جہازوں کا یہ روٹ ہی نہیں ہے اس لئے ماہی گیروں نے ادھر

رخ کرنا ہی چھوڑ دیا ۔ اب سنا ہے کہ وہاں لارڈ صاحب رہتے ہیں ۔ بس مجھے اتنا معلوم ہے "...... ہارڈی نے کہا ۔

" کیا وہاں فون وغیرہ ہے "...... ٹائیگر نے کہا ۔

" مجھے نہیں معلوم ۔ ویسے میں نے سنا ہے کہ لاپاز کلب کا مالک پال راکس اس لارڈ کا خاص آدمی ہے اور یہاں لاپاز میں پال راکس کا ہر طرف جال پھیلا ہوا ہے ۔ یہ آرگوس کلب سمیت یہاں موجود تقریباً تمام بڑے ہوٹل، کلب اور سرائے خانے پال راکس کی ملکیت ہیں اور اس کے آدمیوں کا بھی پورے لاپاز میں ہولڈ ہے ۔ یہاں کی حکومت بھی پال راکس سے دبتی ہے "...... ہارڈی نے کہا ۔

" پال راکس کے آدمیوں کی کوئی خاص نشانی ہے "...... ٹائیگر نے پوچھا ۔

" نہیں جناب ۔ بس یوں سمجھئے کہ یہاں جو بھی خطرناک آدمی ہو سکتا ہے وہ پال راکس کا آدمی ہے "...... ہارڈی نے جواب دیتے ہوئے کہا ۔

" اوکے ۔ ٹھیک ہے ۔ یہ لو رقم اور سب کچھ بھول جاؤ " ۔ ٹائیگر نے کہا اور سامنے رکھی ہوئی نوٹوں کی گڈی اٹھا کر اس نے ہارڈی کی طرف بڑھا دی ۔ ہارڈی نے جلدی سے گڈی اٹھائی اور اسے جیب میں ڈال لیا ۔ اس کا چہرہ مسرت سے پھٹنے کے قریب ہو گیا تھا اور آنکھوں میں تیز چمک ابھر آئی تھی ۔

" اب تم جا سکتے ہو ہارڈی ۔ ٹائیگر نے کہا تو ہارڈی نے سلام کیا

اور پھر تیزی سے اٹھا اور مڑ کر سپیشل روم کا دروازہ کھول کر باہر نکل گیا تو ٹائیگر اٹھا اور اس نے سپیشل روم کا دروازہ بند کیا اور پھر سائیڈ پر موجود ایک سوئچ بورڈ کے نیچے موجود سرخ رنگ کا بٹن پریس کر دیا۔ وہ ایسے سپیشل رومز کے بارے میں سب کچھ بہت اچھی طرح جانتا تھا اس لئے اسے معلوم تھا کہ اب باہر سے اس کمرے کا لنک ہر طرح سے ختم ہو گیا ہے۔ اس نے کوٹ کی اندرونی جیب سے ایک چھوٹا سا لیکن جدید ساخت کا ٹرانسمیٹر نکالا اور اس پر فریکونسی ایڈجسٹ کرنا شروع کر دی۔

"ہیلو۔ ہیلو۔ ڈیوڈ کالنگ۔ اوور"...... ٹائیگر نے بدلے ہوئے لہجے میں کال دیتے ہوئے کہا۔

"یس۔ مائیکل اٹنڈنگ یو۔ کہاں موجود ہو تم۔ اوور"...... چند لمحوں بعد عمران کی بدلی ہوئی آواز سنائی دی۔

"لاپاز کے ایک ہوٹل کے سپیشل روم سے کال کر رہا ہوں۔ اوور"...... ٹائیگر نے کہا۔

"کیا رپورٹ ہے۔ اوور"...... عمران نے کہا تو ٹائیگر نے سب باتیں تفصیل سے بتا دیں۔

"اس کا مطلب ہے کہ پال راکس اصل آدمی ہے۔ اس پر ہاتھ ڈالنا ہو گا۔ اوور"...... عمران نے کہا۔

"اگر آپ اجازت دیں تو میں یہ کام کر لوں۔ اوور"۔ ٹائیگر نے کہا

"کیا تم یہ کام کر سکتے ہو۔ وہاں کے حالات دیکھنے کے باوجود۔

اوور"...... عمران نے کہا۔

"یس باس۔ میں اس تک پہنچ جاؤں گا اور پھر اس سے ساری معلومات بھی حاصل کر لوں گا۔ اوور"...... ٹائیگر نے کہا۔

"ٹھیک ہے۔ تم اس سے معلومات حاصل کرو۔ ہو سکتا ہے کہ ہمیں لاپاز پہنچتے ہی جزیرے پر جانا پڑے اس لئے وقت ضائع نہیں ہونا چاہئے۔ ہمارے پاس ضائع کرنے کے لئے واقعی وقت نہیں ہے اوور"...... عمران نے کہا۔

"صرف دو تین گھنٹوں میں کام ہو جائے گا باس۔ اوور"۔ ٹائیگر نے کہا۔

"اوکے۔ ہم اس وقت ولنگٹن میں موجود ہیں اور لاپاز کے لئے ہمیں جو فلائٹ ملی ہے اس کی روانگی میں ابھی تین گھنٹے رہتے ہیں۔ تم ان تین گھنٹوں میں تمام معاملات سیٹل کر لو تاکہ اگر ضرورت ہو تو ہم فوری طور پر جزیرے پر پہنچ سکیں۔ اوور"۔ عمران نے کہا۔

"یس باس۔ آپ بے فکر رہیں۔ اوور اینڈ آل"...... ٹائیگر نے کہا اور ٹرانسمیٹر آف کر کے اس نے اسے جیب میں ڈال لیا۔ پھر جیب سے ماسک میک اپ نکال کر اس نے چہرے اور سر پر موجود ماسک اتار کر نیا ماسک چڑھایا اور دونوں ہاتھوں سے اسے تھپتھپا کر اس نے اسے ایڈجسٹ کیا اور پھر اٹھ کر ایک طرف دیوار میں لگے ہوئے آئینے کی طرف بڑھ گیا۔ پھر آئینے میں اپنا چہرہ دیکھ کر اس نے کاندھے اچکائے اور واپس دروازے کی طرف بڑھ گیا۔

پال راکس اپنے آفس میں موجود تھا کہ فون کی گھنٹی بج اٹھی تو اس نے ہاتھ میں موجود شراب کی بوتل میز پر رکھ کر رسیور اٹھا لیا۔

"یس "...... پال راکس نے غراتے ہوئے لہجے میں کہا۔

"ولنگٹن سے ڈیوک کی کال ہے چیف "...... دوسری طرف سے ایک مؤدبانہ آواز سنائی دی۔

"یس ۔ کراؤ بات "...... پال راکس نے کہا۔

"چیف ۔ میں ڈیوک بول رہا ہوں ولنگٹن سے "...... چند لمحوں بعد دوسری طرف سے ایک اور مؤدبانہ آواز سنائی دی۔

"ہاں ۔ کیا رپورٹ ہے پاکیشیائی ایجنٹوں کے بارے میں "۔ پال راکس نے کہا۔

"جناب ۔ وہ لوگ اس وقت ولنگٹن کے ہوٹل گرانڈ میں موجود ہیں اور انہوں نے لاپاز کے لئے آئندہ فلائٹ پر اپنی سیٹیں بک کرا لی

ہیں "...... دوسری طرف سے کہا گیا۔

"کیا تفصیل ہے فلائٹ کی اور کیا نمبر ہیں ان کی سیٹوں کے "۔ پال راکس نے کہا تو دوسری طرف سے اسے تفصیل بتا دی گئی۔

"اوکے "...... پال راکس نے کہا۔

"ویسے چیف ۔ اگر آپ حکم دیں تو یہاں بھی ان کا خاتمہ آسانی سے کیا جا سکتا ہے "...... ڈیوک نے کہا۔

"تمہارا کیا خیال ہے کہ اس بات کا مجھے علم نہیں ہے "۔ پال راکس نے غراتے ہوئے لہجے میں کہا۔

"سوری چیف ۔ ویری سوری چیف "...... ڈیوک نے بری طرح ہکلاتے ہوئے کہا۔

"آئندہ اپنی اوقات میں رہا کرو ۔ سمجھے "...... پال راکس نے کہا اور کریڈل دبا کر اس نے رابطہ ختم کیا اور پھر اس نے فون پیس کے نیچے لگا ہوا ایک بٹن پریس کر کے تیزی سے نمبر پریس کرنے شروع کر دیئے۔

"یس ۔ جیکب بول رہا ہوں "...... رابطہ قائم ہوتے ہی دوسری طرف سے ایک بھاری سی آواز سنائی دی۔

"پال راکس بول رہا ہوں جیکب "...... پال راکس نے کہا۔

"اوہ آپ ۔ یس چیف ۔ حکم فرمائیں "...... دوسری طرف سے بولنے والے کا لہجہ یکلخت انتہائی خوشامدانہ ہو گیا تھا۔

"پاکیشیائی ایجنٹ ولنگٹن سے لاپاز آ رہے ہیں ۔ تین گھنٹوں بعد

ان کی فلائٹ وہاں سے روانہ ہو گی اور یہاں چھ گھنٹوں بعد پہنچ جائے گی ۔ تم اپنے آدمی ایئر پورٹ پر بھجوا دو ۔ میں ان کا یقینی طور پر خاتمہ ایئر پورٹ پر ہی کرانا چاہتا ہوں "...... پال راکس نے کہا۔

" یس چیف ۔ فلائٹ کی تفصیل بتا دیں اور ان ایجنٹوں کے بارے میں تفصیل بھی ۔ باقی کام میرے آدمی کر لیں گے " ۔ دوسری طرف سے کہا گیا تو پال راکس نے اسے فلائٹ کی تفصیل اور ساتھ ساتھ پاکیشیائی ایجنٹوں کی تعداد وغیرہ بھی بتا دی ۔

" ان کے حلیئے وغیرہ معلوم نہیں ہوئے چیف "...... جیکب نے کہا۔

" وہ سیکرٹ ایجنٹ ہیں اس لئے وہ میک اپ کر سکتے ہیں ۔ بہرحال ایک عورت اور چار مرد ہیں اور یہ ایجنٹ ٹائپ لوگ لامحالہ مخصوص ٹائپ کے ہوتے ہیں "...... پال راکس نے کہا۔

" یس چیف ۔ ٹھیک ہے ۔ آپ بے فکر رہیں ۔ کام ہو جائے گا ۔ لاشیں کہاں بھجواؤں ان کی "...... جیکب نے کہا۔

" یہاں لاپاز کلب میں ۔ اور سنو ۔ معمولی سی کوتاہی بھی مت کرنا ورنہ اس کے نتائج تمہارے اور ہمارے خلاف بھی نکل سکتے ہیں " ۔ پال راکس نے کہا۔

" چیف ۔ آپ میرے گروپ کے بارے میں جانتے تو ہیں ۔ ایسا نہیں ہو گا "...... جیکب نے کہا تو پال راکس نے اوکے کہہ کر رسیور رکھ دیا ۔ اس کے چہرے پر اب گہرے اطمینان کے تاثرات نمایاں

تھے کہ ایک بار پھر فون کی گھنٹی بج اٹھی تو پال راکس نے ہاتھ بڑھا کر رسیور اٹھا لیا۔

" یس "...... پال راکس نے کہا۔

" آرگوس کلب سے ہنری کوئی رپورٹ دینا چاہتا ہے چیف " ۔ دوسری طرف سے مؤدبانہ لہجے میں کہا گیا۔

" کراؤ بات "...... پال راکس نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

" چیف ۔ میں ہنری بول رہا ہوں ۔ آرگوس کلب سے "...... چند لمحوں بعد ایک اور مؤدبانہ آواز سنائی دی ۔

" کیا رپورٹ ہے جو تم نے یہاں کال کی ہے "...... پال راکس نے کہا۔

" چیف ۔ ایک آدمی جو اپنا نام ڈیوڈ بتا رہا ہے اور اس کا کہنا ہے کہ وہ ناراک سے آیا ہے ۔ وہ یہاں اگسٹ جزیرے کے بارے میں معلومات حاصل کرتا پھر رہا ہے "...... دوسری طرف سے کہا گیا تو پال راکس بے اختیار اچھل پڑا ۔

" ایک آدمی ہے یا پورا گروپ ہے "...... پال راکس نے چیخ کر کہا۔

" ایک ہے چیف ۔ یہاں شازور ہوٹل میں ٹھہرا ہوا ہے اور چیف اس نے یہاں حیرت انگیز کام کئے ہیں ۔ آرگوس کلب کے ایک غنڈے جیری کو اس نے سڑک پر اس قدر بے رحمی سے پیٹ ڈالا کہ وہ بھاگ اٹھا اور پھر اس نے راگوس کلب کے سامنے جیری اور اس

کے چار ساتھیوں کو ہلاک کر دیا اور خود اطمینان سے کلب میں آ گیا۔ لیکن باس راگوس اسے اپنے آفس میں لے گیا اور پھر وہ وہاں سے واپس چلا گیا۔ اس کے بعد پتہ چلا کہ وہ بٹی ڈو ہوٹل کے سپیشل روم میں ایک ماہی گیر کے ساتھ کافی دیر تک رہا اور پھر ماہی گیر واپس چلا گیا لیکن وہ چیک نہ ہو سکا۔ سپیشل روم خالی پڑا ہوا ملا اور اسے باہر جاتے ہوئے نہیں دیکھا گیا"...... ہنری نے کہا۔

"راگوس سے اس کی کیا باتیں ہوئی تھیں"...... پال راکس نے ہونٹ چباتے ہوئے کہا۔

"وہ جزیرے اور لارڈ صاحب کے بارے میں پوچھ رہا تھا۔ اس کا کہنا تھا کہ اس کی عورت ناراک سے جزیرے پر آئی ہے اور وہ اسے واپس لے جانا چاہتا ہے جس پر راگوس نے اسے ڈرا دھمکا کر واپس بھیج دیا ہے"...... ہنری نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"اس ماہی گیر کو تلاش کیا ہے تم نے"...... پال راکس نے کہا۔

"یس چیف۔ اس ماہی گیر کا نام ہارڈی ہے۔ اس نے حیرت انگیز باتیں بتائی ہیں۔ اس کے مطابق اس ڈیوڈ نے اسے دس ہزار ڈالرز اس بات پر دیئے کہ وہ اس سے آپ کے بارے میں پوچھنا چاہتا تھا لیکن ہارڈی آپ کے بارے میں سرے سے جانتا ہی نہ تھا لیکن اس کے باوجود اس ڈیوڈ نے اسے دس ہزار ڈالرز دے دیئے"...... ہنری نے کہا۔

"کیا وہ ہارڈی سچ بول رہا ہے"...... پال راکس نے کہا۔

"یس چیف۔ آپ کو تو معلوم ہے کہ مجھے سچ جھوٹ کا پتہ چل جاتا ہے"...... ہنری نے کہا۔

"اس ڈیوڈ کو ہر قیمت پر تلاش کرو اور پھر اسے کسی پوائنٹ پر پہنچا کر مجھے اطلاع دو۔ میں اس سے خود بات کرنا چاہتا ہوں"۔ پال راکس نے کہا۔

"یس چیف"...... دوسری طرف سے کہا گیا تو پال راکس نے رسیور رکھا ہی تھا کہ پاس پڑے ہوئے انٹرکام کی گھنٹی بج اٹھی تو پال راکس نے ہاتھ بڑھا کر رسیور اٹھا لیا۔

"یس"...... پال راکس نے کہا۔

"باس۔ آفس سے انتھونی بول رہا ہوں۔ ناراک کے لاسٹر گروپ کا ایک آدمی ڈیوڈ آیا ہے اور وہ آپ سے ملاقات چاہتا ہے۔ اس کے پاس لاسٹر گروپ کا مخصوص کارڈ ہے"...... دوسری طرف سے کہا گیا۔

"ڈیوڈ۔ ناراک سے آیا ہے۔ ٹھیک ہے۔ اسے سپیشل آفس میں بٹھاؤ میں آ رہا ہوں"...... پال راکس نے کہا اور رسیور رکھ دیا۔

"تو یہ آدمی براہ راست یہاں آ پہنچا ہے"...... پال راکس نے کہا اور پھر تقریباً دس منٹ بعد انٹرکام کی گھنٹی بج اٹھی تو پال راکس نے ایک بار پھر ہاتھ بڑھا کر رسیور اٹھا لیا۔

"یس"...... پال راکس نے کہا۔

"سپیشل آفس سے ہیبر بول رہا ہوں۔ انھوں نے ایک آدمی آپ کے حکم پر بھجوایا ہے۔ میں نے اسے سپیشل چیئر پر جکڑ دیا ہے۔ اب کیا حکم ہے اس کے بارے میں"...... دوسری طرف سے کہا گیا۔

"اس کی تلاشی لی ہے تم نے"...... پال راکس نے پوچھا۔

"یس سر۔ اس کی جیب سے مشین پسٹل نکلا ہے یا کرنسی نوٹ ہیں۔ ایک ماسک میک اپ باکس بھی ہے"...... ہیبر نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"پھر اس کا میک اپ چیک کیا ہے تم نے یا نہیں"...... پال راکس نے غراتے ہوئے لہجے میں کہا۔

"یس باس۔ اس کے چہرے پر ماسک میک اپ تھا۔ وہ میں نے اتار لیا ہے"...... ہیبر نے جواب دیا۔

"کس قومیت کا ہے یہ"...... پال راکس نے پوچھا۔

"ایکریمین ہے باس"...... دوسری طرف سے کہا گیا تو پال راکس چونک پڑا۔

"ایکریمین یا ایشیائی"...... پال راکس نے کہا۔

"ایکریمین ہے باس۔ ایشیائی نہیں ہے"...... ہیبر نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"کیا تم نے میک اپ واشر استعمال کیا ہے"...... پال راکس نے کہا۔

"اوہ نہیں باس۔ ماسک میک اپ تو اتار دیا ہے میں نے"۔

ہیبر نے چونک کر کہا۔

"ہو سکتا ہے کہ یہ ڈبل میک اپ میں ہو۔ تم میک اپ واشر استعمال کرو۔ میں آ رہا ہوں"...... پال راکس نے کہا اور پھر رسیور رکھ کر وہ اٹھا اور تیز تیز قدم اٹھاتا دروازے کی طرف بڑھ گیا۔ پھر مختلف راہداریوں سے گزرنے کے بعد وہ ایک دروازے میں داخل ہوا تو یہ ایک خاصا بڑا کمرہ تھا جس میں دیوار کے ساتھ راڈز والی کرسیوں کی ایک لمبی قطار موجود تھی جس کے ایک سرے پر ایک کرسی پر ایک آدمی موجود تھا اور دوسرا آدمی اس کے قریب کھڑا تھا۔ اس آدمی کے چہرے پر میک اپ واشر کنٹوپ چڑھا ہوا تھا۔ پال راکس سامنے رکھی ہوئی کرسی پر بیٹھ گیا۔ چند لمحوں بعد میک اپ واش کرنے والے نے جو ہیبر تھا کنٹوپ ہٹایا تو وہ بے اختیار اچھل پڑا کیونکہ اب وہاں ایک ایشیائی موجود تھا جبکہ پال راکس کے چہرے پر فاتحانہ مسکراہٹ ابھر آئی تھی۔

"باس۔ یہ تو واقعی ایشیائی ہے"...... ہیبر نے کہا۔

"یہ اس طرح ڈبل میک اپ کر کے دھوکہ دیتے ہیں۔ بہرحال اب اسے ہوش میں لے آؤ"...... پال راکس نے کہا تو ہیبر نے میک اپ واشر کی ٹرالی کو ایک طرف دھکیلا اور پھر تیزی سے ایک دیوار میں موجود قد آدم الماری کی طرف بڑھ گیا۔

"ایک کوڑا بھی نکال لینا۔ یہ ایجنٹ لوگ انتہائی سخت جان ہوتے ہیں"...... پال راکس نے کہا۔

"یس باس"...... ہیبر نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے ایک
خاردار کوڑا الماری سے نکال کر پہلے اسے اپنی بیلٹ کے ساتھ باندھا
اور پھر الماری سے ایک شیشی اٹھا کر اس نے الماری بند کی اور تیز تیز
قدم اٹھاتا اس آدمی کی طرف بڑھ گیا۔ اس نے شیشی کا ڈھکن کھول
کر اس کا دہانہ ایشیائی آدمی کی ناک سے لگا دیا۔ چند لمحوں بعد اس نے
شیشی ہٹائی اور ڈھکن بند کر کے اس نے اسے اپنی جیکٹ کی جیب
میں ڈال لیا۔ پھر اس نے اپنی بیلٹ سے بندھا ہوا کوڑا کھول کر ہاتھ
میں پکڑ لیا اور پھر تھوڑی دیر بعد ایشیائی کے جسم میں حرکت کے آثار
نمودار ہونے شروع ہو گئے اور چند لمحوں بعد اس نے آنکھیں کھول
دیں۔ آنکھیں کھولنے کے باوجود چند لمحوں تک اس کی آنکھوں میں
دھند سی چھائی رہی اور پھر وہ چونک کر سیدھا ہو گیا۔ اس کے چہرے
پر حیرت کے تاثرات نمایاں تھے۔

ولنگٹن کے انٹرنیشنل ایئرپورٹ کے ایک ریستوران میں عمران
اپنے ساتھیوں سمیت موجود تھا۔ وہ سب ایکریمین میک اپ میں
تھے۔ وہ پاکیشیا سے ولنگٹن اپنے اصل چہروں میں آئے تھے لیکن یہاں
انہوں نے ایکریمین میک اپ کر لئے تھے اور ایکریمین کاغذات بھی
ان کے پاس موجود تھے۔ عمران نے میک اپ کے بعد انہیں سختی
سے ہدایت کر دی تھی کہ وہ اپنے اصل نام بھی نہیں لیں گے اور
پاکیشیائی زبان کا کوئی لفظ بھی نہیں بولیں گے اس لئے وہ سب اس
وقت ایکریمین زبان اور لہجے میں ہی باتیں کر رہے تھے۔ ان کی
سیٹیں لاپاز جانے والی فلائٹ میں بک تھیں اور چونکہ فلائٹ کی
روانگی میں ابھی ایک گھنٹہ باقی تھا اس لئے وہ سب ریستوران میں
بیٹھے ہوئے تھے۔ ان سب نے ایکریمیا کا عام مقامی مشروب منگوا لیا
تھا اور وہ اسے اطمینان سے بیٹھے گھونٹ گھونٹ پی رہے تھے۔ یہ

شراب سے ہٹ کر مشروب تھا اور کہا جاتا تھا کہ اب ایکریمیا میں شراب نوشی کم ہوتی جارہی ہے اور اس کی جگہ یہ مشروب جسے کولا کہا جاتا تھا زیادہ پیا جاتا تھا۔

"مسٹر مائیکل ۔ آپ نے ہمیں لاپاز کے بارے میں جو کچھ بتایا ہے اس کے مطابق تو ہماری کارکردگی کا ٹارگٹ لاپاز کی بجائے جزیرہ ہے ۔ لیکن کیا اس کے بارے میں پوری تفصیلات آپ کے پاس ہیں"...... صفدر نے کہا۔

"تفصیلات حاصل کرنے کے لئے میں نے ٹائیگر کو پہلے ہی وہاں بھیجا ہوا ہے کیونکہ ہمارے پاس وقت بے حد کم ہے ۔ کسی بھی وقت ڈیل ہو سکتی ہے "...... عمران نے ایکریمین لہجے میں جواب دیا۔

"ٹائیگر سے وہاں رابطہ کیسے ہو گا"...... صفدر نے کہا۔

"ہم اسے سپیشل ٹرانسمیٹر پر کال کریں گے اور اپنا ٹھکانہ بتا دیں گے "...... عمران نے جواب دیا لیکن اس سے پہلے کہ مزید کوئی بات ہوتی ایک ویٹر تیزی سے ان کے قریب آیا ۔ اس کے ہاتھ میں ایک کارڈلیس فون پیس تھا۔

"مسٹر مائیکل کے لئے کال ہے "...... ویٹر نے مؤدبانہ لہجے میں کہا تو عمران نے اس کے ہاتھ سے فون پیس لیا تو ویٹر سلام کر کے واپس مڑ گیا۔

"یس ۔ مائیکل بول رہا ہوں ایئرپورٹ ریسٹوران سے "۔ عمران

نے کہا۔

"رگبی بول رہا ہوں مسٹر مائیکل ۔ آپ کے بارے میں لاپاز باقاعدہ اطلاع دی گئی ہے جس میں آپ کی فلائٹ کے بارے میں تفصیلات اور آپ کے حلیوں کی تفصیل بھی بتائی گئی ہے "۔ دوسری طرف سے ایک مردانہ آواز سنائی دی۔

"کس طرح معلوم ہوا ہے "...... عمران نے بڑے اطمینان بھرے لہجے میں کہا۔

"ایک مشکوک آدمی کو چیک کیا گیا ہے ۔ اس سے تفصیل معلوم کی ہے "...... دوسری طرف سے کہا گیا۔

"کیا ایئرپورٹ سے کال کی گئی ہے "...... عمران نے پوچھا۔

"نہیں جناب ۔ ہوٹل کاؤنٹر سے اور چونکہ آپ نے ہوٹل کی انتظامیہ کے ذریعے فلائٹ کے لئے سیٹیں بک کرائی تھیں اس لئے وہاں سے انہیں فلائٹ کی تفصیلات اور سیٹوں کے بارے میں معلومات مل گئی ہیں "...... دوسری طرف سے کہا گیا۔

"کہاں کال کی گئی ہے ۔ اس بارے میں معلوم ہوا ہے "۔ عمران نے پوچھا۔

"یس سر ۔ لاپاز کلب کال کی گئی ہے اور وہاں کسی پال راکس نے کال اٹنڈ کی ہے ۔ ہوٹل کاؤنٹر سے کال پہلے ایک آدمی ڈیوک کو کی گئی ہے ۔ پھر ڈیوک نے آگے لاپاز کال کی ہے اور ڈیوک بھی ہوٹل گرانڈ میں موجود ہے "...... رگبی نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"اوکے۔ ٹھیک ہے۔ شکریہ"...... عمران نے کہا اور فون پیس کو آف کر کے اس نے میز پر رکھ دیا۔

"کیا ہوا ہے جو تم اس قدر سنجیدہ ہو گئے ہو"...... جولیا نے کہا۔

"ہمارے بارے میں تفصیلات لاپاز پہنچ گئی ہیں فلائٹ اور سیٹوں کے بارے میں اس لئے اب ہمیں لاپاز سے پہلے آنے والے ایئر پورٹ سیماک پر ڈراپ ہونا پڑے گا اور وہاں سے ہم بذریعہ کار لاپاز جائیں گے"...... عمران نے کہا۔

"ٹھیک ہے۔ جس طرح تم کہو"...... جولیا نے کہا اور پھر تھوڑی دیر بعد فلائٹ کی روانگی کا اعلان ہونا شروع ہوا تو وہ سب اٹھ کھڑے ہوئے۔ پھر تقریباً چھ گھنٹوں کے طویل سفر کے بعد وہ سیماک پہنچ گئے۔ چونکہ یہاں فلائٹ کے مسافر اپنی مرضی سے کہیں بھی ڈراپ ہو سکتے تھے اس لئے عمران نے صرف کاؤنٹر پر اطلاع کر دی اور پھر وہ سب ایئر پورٹ سے باہر آ گئے۔ تھوڑی دیر بعد وہ سب ایک ہوٹل میں موجود تھے۔ عمران نے کمرے میں پہنچتے ہی رسیور اٹھایا اور تیزی سے نمبر پریس کرنے شروع کر دیئے۔

"رگبی بول رہا ہوں"...... رابطہ قائم ہوتے ہی وہی آواز سنائی دی جس نے ولنگٹن ایئر پورٹ پر عمران کو فون پر اطلاع دی تھی۔

"مائیکل بول رہا ہوں سیماک کے ہوٹل تھری سٹار سے۔ ہم یہاں ڈراپ ہو گئے ہیں اور اب ہم نے یہاں سے بذریعہ کار لاپاز جانے کا فیصلہ کیا ہے۔ کیا سیماک میں تمہارا کوئی آدمی ہے جو

معاوضہ لے کر ہم سے تعاون کر سکے"...... عمران نے کہا۔

"یس سر۔ سیماک کے ہوٹل ساسیری کا مالک اور مینجر رابرٹ ہے۔ میں اسے فون کر دیتا ہوں۔ آپ اسے اپنا نام بتا کر میرا حوالہ دیں گے تو یہ آپ سے مکمل تعاون کرے گا۔ انتہائی بااعتماد آدمی ہے"...... دوسری طرف سے کہا گیا۔

"اس کا فون نمبر بتا دو"...... عمران نے کہا تو دوسری طرف سے فون نمبر بتا دیا گیا۔

"اوکے۔ میں دس منٹ بعد اسے کال کروں گا"...... عمران نے کہا اور رسیور رکھ دیا اور پھر دس منٹ بعد اس نے ایک بار پھر رسیور اٹھایا اور تیزی سے نمبر پریس کرنے شروع کر دیئے۔

"ساسیری ہوٹل"...... رابطہ قائم ہوتے ہی ایک نسوانی آواز سنائی دی۔ لہجہ بے حد مؤدبانہ تھا۔

"رابرٹ سے بات کراؤ۔ میرا نام مائیکل ہے"...... عمران نے انتہائی خشک اور سرد لہجے میں کہا۔

"یس سر۔ ہولڈ کریں"...... دوسری طرف سے کہا گیا۔

"ہیلو۔ رابرٹ بول رہا ہوں"...... چند لمحوں بعد ایک مردانہ آواز سنائی دی۔

"میرا نام مائیکل ہے۔ آپ کو ولنگٹن سے مسٹر رگبی نے کال کی ہو گی"...... عمران نے کہا۔

"اوہ۔ یس سر۔ حکم فرمائیں۔ مجھے آپ کی ہر طرح سے خدمت کر

کے بے حد مسرت ہو گی"۔۔۔ رابرٹ نے کہا۔

"ہمیں ایک بڑی کار چاہئے اور کچھ ضروری اسلحہ ۔ ہم نے اس کار میں لاپاز جانا ہے اس لئے یہ بھی بتا دو کہ کار وہاں کہاں چھوڑی جائے"۔۔۔ عمران نے کہا۔

"کیا کار کے ساتھ ڈرائیور بھی بھجواؤں"۔۔۔ رابرٹ نے کہا۔

"نہیں ۔ ہمارے پاس انٹرنیشنل ڈرائیونگ لائسنس موجود ہیں"۔۔۔ عمران نے کہا۔

"کہاں بھجواؤں کار"۔۔۔ رابرٹ نے کہا۔

"ہم ہوٹل تھری سٹار کے کمرہ نمبر ایک سو آٹھ میں موجود ہیں ۔ کار کے ساتھ تفصیلی نقشہ بھی بھجوا دینا"۔۔۔ عمران نے کہا۔

"ٹھیک ہے جناب ۔ اسلحہ کے بارے میں آپ مجھے فون پر بتا دیں ۔ اسلحہ بھی کار کے ساتھ ہی پہنچ جائے گا"۔۔۔ رابرٹ نے جواب دیا تو عمران نے اسے اسلحہ کی تفصیل بتا دی۔

"ٹھیک ہے ۔ یہ کار آپ لاپاز میں ہوٹل رین بو کی پارکنگ میں روک کر پارکنگ بوائے سے کارڈ لے کر اسے کار کے اندر ہی سیٹ پر رکھ دیں ۔ ہمیں خودبخود اطلاع مل جائے گی اور ہم کار واپس لے لیں گے"۔۔۔ رابرٹ نے کہا۔

"ٹھیک ہے ۔ کتنا معاوضہ دینا ہو گا"۔۔۔ عمران نے پوچھا۔

"رگبی کا حوالہ آنے کے بعد آپ اسلحے کی قیمت سے ہٹ کر صرف دس ہزار ڈالرز دیں گے"۔۔۔ رابرٹ نے جواب دیا۔

"اوکے ۔ کب تک یہ سب کچھ پہنچ جائے گا"۔۔۔ عمران نے کہا۔

"صرف ایک گھنٹے کے اندر اندر"۔۔۔ دوسری طرف سے کہا گیا تو عمران نے اوکے کہہ کر رسیور رکھ دیا۔

"مسٹر مائیکل ۔ آپ ٹرانسمیٹر پر ٹائیگر سے بات کر لیں ۔ ہو سکتا ہے کہ ہمیں وہاں خود حرکت میں آنا پڑے"۔۔۔ صفدر نے کہا۔

"نہیں ۔ وہ خود کال کرے گا۔ ابھی ہم وہاں پہنچیں تو سہی"۔۔۔ عمران نے کہا تو صفدر نے اثبات میں سر ہلا دیا۔ پھر تقریباً ایک گھنٹے بعد کار پہنچنے کی اطلاع انہیں مل گئی ۔ عمران اطلاع دینے والے کے ساتھ اٹھ کر باہر چلا گیا اور پھر اس کی واپسی پندرہ منٹ بعد ہوئی اور پھر کھانا کھانے کے بعد انہوں نے ہوٹل چھوڑا اور کار میں سوار ہو کر لاپاز کی طرف روانہ ہو گئے ۔ کار کافی کشادہ اور بڑی تھی ۔ اسلحے کا ایک تھیلا عقبی سیٹ کے نیچے موجود تھا۔ ڈرائیونگ سیٹ پر عمران خود تھا جبکہ سائیڈ سیٹ پر جولیا اور عقبی سیٹ پر صفدر، تنویر اور کیپٹن شکیل بیٹھے ہوئے تھے۔

"لاپاز کا یہاں سے کتنا فاصلہ ہے"۔۔۔ جولیا نے کہا۔

"تین سو کلومیٹر"۔۔۔ عمران نے جواب دیتے ہوئے کہا تو جولیا نے اثبات میں سر ہلا دیا۔ پھر مسلسل اور تیز ڈرائیونگ کے بعد وہ اڑھائی گھنٹے کے سفر کے بعد لاپاز کی حدود میں داخل ہو گئے لیکن وہاں باقاعدہ چیک پوسٹ موجود تھی جہاں ہر آنے جانے والی گاڑی کو باقاعدہ روک کر چیک کیا جا رہا تھا۔ یہ مستقل ٹائپ کی چیکنگ

تھی ۔ایک طرف دو کمرے تھے جن کے سامنے برآمدہ تھا جبکہ وہاں چھ پولیس کے افراد موجود تھے ۔ان میں سے دو برآمدے میں موجود تھے جبکہ چار گاڑیوں کو چیک کر رہے تھے ۔ عمران نے بھی کار لائن میں روک دی ۔

" ہمارے پاس اسلحہ ہے "...... صفدر نے کہا۔

" یہاں اسلحہ ممنوع نہیں ہے ۔صرف منشیات چیک کی جاتی ہے "...... عمران نے کہا تو صفدر نے اثبات میں سر ہلا دیا اور پھر آہستہ آہستہ ان کی کار بھی چیکنگ سپاٹ کے قریب پہنچ گئی ۔

" آپ کار سے اتر کر کاغذات سمیت دوسرے کمرے میں جائیں ۔ وہاں آپ کے کاغذات چیک ہوں گے "...... پولیس آفیسر نے خشک لہجے میں کہا۔

" کیوں ۔یہ ہماری خاص طور پر اس انداز میں چیکنگ کیوں ہو رہی ہے "...... عمران نے کہا۔

" جیسے کہا جا رہا ہے ویسے کریں جناب ۔یہ ہمارا قانون ہے ۔کار سائیڈ پر کر لیں "...... پولیس آفیسر نے کہا۔

" آؤ ۔شاید کار انہیں پسند آ گئی ہے "...... عمران نے کار ایک سائیڈ پر کرتے ہوئے کہا اور پھر وہ سب کار سے اترے اور دوسرے کمرے کی طرف بڑھ گئے ۔کاغذات عمران کے پاس تھے ۔ برآمدے میں موجود دونوں مسلح افراد خاموش کھڑے تھے ۔عمران اور اس کے ساتھی کمرے میں داخل ہوئے تو وہاں موجود کاؤنٹر کے پیچھے ایک

پولیس آفیسر موجود تھا۔

" کاغذات دکھائیں "...... اس پولیس آفیسر نے کہا تو عمران نے ہاتھ میں پکڑا ہوا بیگ اس کی طرف بڑھا دیا۔

" آپ تشریف رکھیں ۔میں صرف چند منٹ لوں گا "...... پولیس آفیسر نے کہا۔

" شکریہ ۔لیکن کیا آپ بتائیں گے کہ بے شمار کاروں میں سے صرف ہماری کار کے کاغذات چیک کرنے کی کیا ضرورت پیش آ گئی ہے "...... عمران نے قدرے تلخ لہجے میں کہا۔

" یہ باہر موجود پولیس آفیسران کا اپنا تجربہ ہے جناب ۔وہ جسے چاہتے ہیں منتخب کر لیتے ہیں "...... پولیس آفیسر نے جواب دیا اور اس کے ساتھ ہی وہ اٹھ کر بیرونی دروازے کی طرف مڑا۔

" ایک منٹ جناب ۔میں آ رہا ہوں "...... پولیس آفیسر نے کہا اور تیزی سے بیرونی دروازے کی طرف بڑھنے لگا ۔عمران اور اس کے ساتھی ابھی حیرت بھرے انداز میں اسے دیکھ ہی رہے تھے کہ اس پولیس آفیسر کا ہاتھ گھوما اور کوئی چیز عمران اور اس کے ساتھیوں کے پیروں میں گری اور ایک دھماکے سے پھٹ گئی اور اس سے پہلے کہ عمران اس ساری صورت حال کا اندازہ کرتا اس کا ذہن کسی تیز رفتار لٹو کی طرح گھومنے لگ گیا اور وہ سمجھ گیا کہ انہیں بے ہوش کیا جا رہا ہے ۔اس نے اپنے آپ کو سنبھالنے کی کوشش کی لیکن اس کا ذہن کسی تاریک دلدل میں ڈوبتا چلا گیا۔

ٹائیگر کی آنکھیں کھلیں تو چند لمحوں تک تو اس کے ذہن پر دھند سی چھائی رہی لیکن پھر جیسے ہی اس کا شعور پوری طرح جاگا وہ بے اختیار اٹھنے لگا لیکن یہ محسوس کر کے اس کے ذہن میں دھماکہ سا ہوا کہ وہ ایک ہال کمرے میں راڈز والی کرسیوں کی ایک طویل قطار کی سب سے پہلے والی کرسی پر راڈز میں جکڑا ہوا موجود ہے اور اس کے سامنے کرسی پر ایک لمبے قد اور بھاری جسم کا آدمی بیٹھا تھا جبکہ اس آدمی سے ہٹ کر ایک اور آدمی موجود تھا جس کے ہاتھ میں ایک خاردار کوڑا تھا۔

"ہیمر۔ الماری سے آئینہ نکال کر اسے دکھاؤ پہلے"...... کرسی پر بیٹھے ہوئے آدمی نے اس کوڑا بردار سے مخاطب ہو کر کہا۔

"یس چیف"۔ اس آدمی نے جسے ہیمر کہا گیا تھا جواب دیا اور مڑ کر وہ تیز تیز قدم اٹھاتا الماری کی طرف بڑھ گیا۔

"تم کون ہو اور میں کہاں ہوں"...... ٹائیگر نے حیرت بھرے

لہجے میں کہا۔

"ایکریمین لہجے میں بولنے کی ضرورت نہیں رہی۔ تمہارا ماسک میک اپ اور اس کے نیچے دوسرا میک اپ واش ہو چکا ہے اور اب تم ایشیائی بلکہ درست بات یہ ہے کہ پاکیشیائی شکل میں ہو۔ ویسے میرا نام پال راکس ہے"...... سامنے بیٹھے ہوئے آدمی نے مسکراتے ہوئے بڑے اطمینان بھرے لہجے میں کہا تو ٹائیگر بے اختیار چونک پڑا اسی لمحے وہ آدمی ہیمر واپس آیا تو اس کے ہاتھ میں ایک آئینہ تھا۔ اس نے وہ آئینہ ٹائیگر کے سامنے کر دیا۔

"ٹھیک ہے۔ میں نے دیکھ لیا ہے"...... ٹائیگر نے کہا۔

"آئینہ ایک طرف رکھ دو ہیمر اور کوڑا لے کر کھڑے ہو جاؤ"۔ پال راکس نے کہا تو ہیمر نے آئینہ ایک طرف رکھا اور پھر کوڑا پکڑ کر وہ اس انداز میں کھڑا ہو گیا جیسے پال راکس کے کہنے پر ابھی ٹائیگر کے پرخچے اڑا دے گا۔

"تمہارا کیا نام ہے اور تمہاری پاکیشیا سیکرٹ سروس میں کیا حیثیت ہے"...... پال راکس نے کہا۔

"میرا نام ٹائیگر ہے اور میرا کوئی تعلق پاکیشیا سیکرٹ سروس سے نہیں ہے البتہ پاکیشیا سیکرٹ سروس کے لئے کام کرنے والے ایک آدمی علی عمران کا میں اسسٹنٹ ہوں۔ پرائیویٹ اسسٹنٹ"۔ ٹائیگر نے جواب دیا۔

"ہونہہ۔ تم واقعی سچ بول رہے ہو کیونکہ مجھے فوراً معلوم ہو جاتا

ہے کہ کون سچ بول رہا ہے اور کون جھوٹ "...... پال راکس نے طویل سانس لیتے ہوئے کہا۔

"میں واقعی سچ بول رہا ہوں "...... ٹائیگر نے جواب دیا۔

"تم نے آرگوس ہوٹل سے میرے بارے میں معلومات حاصل کیں اور پھر تم یہاں آگئے۔ تم کیا معلوم کرنا چاہتے ہو "...... پال راکس نے کہا۔

"اگسٹ جزیرے کے بارے میں تفصیلات اور مجھے یہ معلوم ہے کہ یہ تفصیلات تم سے مل سکتی ہیں "...... ٹائیگر نے جواب دیا اور پھر اس سے پہلے کہ پال راکس کوئی اور بات کرتا ساتھ پڑے ہوئے فون کی گھنٹی بج اٹھی تو پال راکس بے اختیار چونک پڑا۔ اس کے چہرے پر حیرت کے تاثرات ابھر آئے تھے۔ شاید اسے یہاں کسی کال کے آنے کی توقع نہ تھی۔ اس نے ہاتھ بڑھا کر رسیور اٹھا لیا۔

"یس "...... پال راکس نے کہا۔

"انتھونی بول رہا ہوں۔ ایک انتہائی اہم اطلاع ملی ہے سیماک سے "...... دوسری طرف سے کہا گیا۔ فون میں شاید لاؤڈر کا بٹن پریسڈ تھا اس لئے دوسری طرف سے بولنے والے کی آواز واضح طور پر ٹائیگر کو بھی سنائی دے رہی تھی۔

"سیماک سے۔ کیسی اطلاع ہے "...... پال راکس نے کہا۔

"پاکیشیائی ایجنٹ جو ولنگٹن سے لاپاز آرہے تھے وہ سیماک میں ڈراپ ہو گئے۔ یہ اطلاع ملنے پر میں نے سیماک میں اپنے خاص

ایجنٹ ڈیوک کو ان کی چیکنگ کرنے اور اطلاع دینے کا کہا۔ ڈیوک کی کال آئی ہے کہ اس گروپ نے خود ہی رابرٹ سے ولنگٹن کے کسی آدمی رگبی کے حوالے سے رابطہ کیا اور اس کو ایک بڑی کار اور اسلحہ دینے کے لئے کہا۔ رابرٹ نے اسے کار اور اسلحہ فراہم کر دیا اور جب وہ وہاں سے لاپاز کے لئے روانہ ہوئے تو اس نے مجھے اطلاع دے دی اب ان کے بارے میں کیا حکم ہے "...... دوسری طرف سے کہا گیا۔

"کیا واقعی وہی گروپ ہے "...... پال راکس نے کہا۔

"یس باس۔ رابرٹ نے چیک کر لیا ہے۔ یہ وہی گروپ ہے جو فلائٹ سے سیماک میں ڈراپ ہو کر ہوٹل تھری سٹار میں ٹھہرا تھا۔ ایک عورت اور چار مردوں پر مشتمل گروپ ہے اور سب کے سب ایکریمین ہیں لیکن ایئرپورٹ سے رابرٹ نے ان سیٹوں کے نمبرز وغیرہ معلوم کر لئے جن میں بیٹھ کر یہ ولنگٹن سے یہاں تک پہنچے تھے اور ان کے قدوقامت بھی وہی تھے "...... انتھونی نے جواب دیا۔

"کار کے بارے میں کیا تفصیلات ہیں "...... پال راکس نے چند لمحوں کی خاموشی کے بعد کہا تو دوسری طرف سے تفصیلات بتا دی گئیں۔

"اوکے۔ فرسٹ چیک پوسٹ کے انچارج سے میری بات کراؤ "۔ پال راکس نے کہا اور رسیور رکھ دیا۔

"تمہارے ساتھی آرہے ہیں۔ پھر اکٹھے ہی بات ہو گی۔ ہیر تم نے اس کا خیال رکھنا ہے۔ میں آفس جا رہا ہوں۔ جب اس کے

ساتھی یہاں آ جائیں تو پھر آؤں گا"...... پال راکس نے اٹھتے ہوئے کہا۔

"یس چیف"...... ہیمر نے کہا تو پال راکس مڑا اور تیز تیز قدم اٹھاتا باہر چلا گیا۔ چند لمحوں بعد فون کی گھنٹی بج اٹھی تو ہیمر نے ہاتھ بڑھا کر رسیور اٹھا لیا۔

"انتھونی بول رہا ہوں"...... دوسری طرف سے آواز سنائی دی۔

"ہیمر بول رہا ہوں۔ چیف اپنے آفس میں گئے ہیں"...... ہیمر نے رسیور کان سے لگاتے ہوئے کہا۔

"اوہ اچھا"...... دوسری طرف سے انتھونی کی آواز سنائی دی اور ہیمر نے رسیور رکھا اور پھر اطمینان سے اس کرسی پر بیٹھ گیا جس پر پہلے پال راکس بیٹھا ہوا تھا۔

"یہ جگہ کہاں ہے۔ کیا لاپاز کلب کے نیچے تہہ خانے میں ہے یا کہیں اور ہے"...... ٹائیگر نے ہیمر سے مخاطب ہو کر کہا۔

"خاموش بیٹھے رہو۔ میں تمہارے کسی سوال کا جواب نہیں دوں گا اور اگر تم نے دوبارہ کوئی سوال کیا تو تمہیں گولی بھی ماری جا سکتی ہے"...... ہیمر نے بڑے خشک لہجے میں کہا تو ٹائیگر بے اختیار مسکرا دیا۔ اس کے ساتھ ہی اس نے پیر کو سائیڈ پر غیر محسوس طور پر گھمانا شروع کر دیا تو سامنے بیٹھا ہوا ہیمر بے اختیار ہنس پڑا۔

"اس کرسی کے راڈز عقبی بٹن سے آپریٹ نہیں ہوتے اس لئے تکلیف کرنے کی ضرورت نہیں ہے۔ سامنے دیوار پر سوئچ بورڈ پر بٹن

موجود ہیں"...... ہیمر نے کہا۔

"تمہاری نظریں بے حد تیز ہیں"...... ٹائیگر نے ایک بار پھر مسکراتے ہوئے کہا۔

"میری نظریں تمہارے ذہن کے اندر ابھرنے والے خیال کو بھی پڑھ لیتی ہیں اس لئے کوئی غلط حرکت کرنے کا سوچنا بھی نہیں"...... ہیمر نے کہا تو ٹائیگر نے اپنے پیروں کو کرسی کے دونوں پاؤں کے ساتھ اندر کی طرف رکھ کر اس انداز میں ہلانا شروع کر دیا جیسے اس کے پیر سن ہو گئے ہوں اور وہ انہیں حرکت میں لا رہا ہو۔

"یہ کیا کر رہے ہو"...... ہیمر نے چونک کر کہا۔

"کچھ نہیں۔ زیادہ دیر بیٹھے رہنے سے میرے پیر سن ہو جاتے ہیں اس لئے انہیں حرکت میں لانا پڑتا ہے"...... ٹائیگر نے جواب دیا تو ہیمر نے بے اختیار طویل سانس لیا اور پھر چند لمحوں بعد ہی ٹائیگر جس کام میں مصروف تھا وہ کام اس نے کر دیا۔ اس کے بوٹ کی ٹو پائے کے ساتھ منسلک تار کے ساتھ الجھ گئی تھی اور اس کے ساتھ ہی اس نے بوٹ کی ٹو کو تار کے ساتھ اس انداز میں ایڈجسٹ کر لیا کہ ایک زور دار جھٹکا مارتے ہی تار ٹوٹ جاتا اور راڈز غائب ہو جاتے لیکن اس نے فوری طور پر حرکت میں آنے کا ارادہ بدل دیا تھا۔ اسے معلوم ہو گیا تھا کہ عمران اور اس کے ساتھی ٹریس کر لئے گئے ہیں اور یقیناً پال راکس انہیں بھی یہاں منگوا لے گا اس لئے وہ آ گئے تو پھر صورت حال کو دیکھ کر وہ حرکت میں آئے گا اور پھر اس طرح

بیٹھے بیٹھے طویل وقت گزر گیا کہ اچانک فون کی گھنٹی بج اٹھی تو ہیمر نے چونک کر ہاتھ بڑھایا اور رسیور اٹھا لیا۔

"یس ۔ ہیمر بول رہا ہوں"...... ہیمر نے کہا۔

"انتھونی بول رہا ہوں ہیمر ۔ پاکیشیائی ایجنٹوں کو فرسٹ چیک پوسٹ کے انچارج کمانڈر جیکسن نے بے ہوش کر دیا ہے اور اب وہ چیف کے حکم سے انہیں یہاں بھجوا رہا ہے ۔ چیف نے حکم دیا ہے کہ انہیں بھی یہاں زیرو روم میں کرسیوں پر جکڑ دیا جائے اور تم نے ان کے بھی میک اپ واش کر کے ہی چیف کو اطلاع دینی ہے"۔ دوسری طرف سے کہا گیا۔

"ٹھیک ہے"...... ہیمر نے کہا اور رسیور رکھ دیا ۔ اس کے ساتھ ہی وہ کرسی سے اٹھ کھڑا ہوا ۔ پھر تقریباً چالیس پینتالیس منٹوں بعد کمرے کا دروازہ کھلا اور پانچ افراد اندر داخل ہوئے ۔ ان کے کاندھوں پر بے ہوش افراد لدے ہوئے تھے ۔

"انہیں کرسیوں پر ڈال دو"...... ہیمر نے دروازے کے قریب سوئچ بورڈ کی طرف بڑھتے ہوئے کہا ۔ آنے والوں نے اس کی ہدایت کے مطابق بے ہوش افراد کو ٹائیگر کے ساتھ کرسیوں پر بٹھا کر سیدھا کیا تو ہیمر نے بٹن پریس کر کے باری باری پانچ کرسیوں کے راڈز اوپن کئے اور آنے والے پانچوں افراد راڈز میں جکڑ دیئے گئے جبکہ وہ پانچوں مسلسل بے ہوش تھے اور ٹائیگر انہیں دیکھتے ہی سمجھ گیا کہ یہ عمران اور اس کے ساتھی ہیں کیونکہ وہ ان کے مخصوص قدوقامت

کو پہچانتا تھا ۔ ان میں ایک مس جولیا تھی جسے سب سے آخر میں کرسی پر راڈز میں جکڑا گیا تھا ۔ انہیں لے آنے والے واپس چلے گئے تو ہیمر آگے بڑھا اور اس نے ایک طرف پڑا ہوا میک اپ واشر اٹھایا اور پھر اس نے باری باری سب کے میک اپ واش کرنے شروع کر دیئے اور ایک ایک کر کے سب کے اصل چہرے سامنے آنا شروع ہو گئے ۔ ٹائیگر کے ساتھ والی کرسی پر صفدر تھا جبکہ اس کے ساتھ تنویر، اس کے بعد عمران، اس کے بعد کیپٹن شکیل اور سب سے آخر میں جولیا تھی۔

"یہ لڑکی تو ایشیائی نہیں ہے"...... ہیمر نے جولیا کے چہرے سے میک اپ واشر کا کنٹوپ ہٹاتے ہوئے انتہائی حیرت بھرے لہجے میں کہا اور پھر میک اپ واشر ایک طرف رکھ کر وہ آگے بڑھا اور اس نے فون کا رسیور اٹھا کر نمبر پریس کرنے شروع کر دیئے ۔

"ہیمر بول رہا ہوں چیف"...... ہیمر نے انتہائی مؤدبانہ لہجے میں کہا۔

"یس ۔ کیا رپورٹ ہے"...... دوسری طرف سے پال راکس کی آواز سنائی دی ۔

"باس ۔ ایک عورت اور چار مرد لائے گئے ہیں ۔ میں نے ان کے میک اپ واش کر دیئے ہیں ۔ چاروں مرد تو ایشیائی ہیں لیکن عورت سوئس نژاد ہے ۔ وہ ایشیائی نہیں ہے"...... ہیمر نے کہا۔

"اچھی طرح چیک کیا ہے"...... دوسری طرف سے کہا گیا۔

" یس باس۔ میں نے دو بار چیکنگ کی ہے"۔ ہیمر نے جواب دیا۔

" اوکے۔ انہیں ہوش میں لے آؤ۔ میں آ رہا ہوں "...... دوسری طرف سے کہا گیا اور اس کے ساتھ ہی رابطہ ختم ہو گیا تو ہیمر نے رسیور رکھا اور مڑ کر الماری کی طرف بڑھ گیا۔ اس نے الماری سے ایک بوتل اٹھائی اور پھر صفدر کے قریب آ کر اس نے بوتل کا ڈھکن ہٹایا اور بوتل کا دہانہ صفدر کی ناک سے لگا دیا۔ چند لمحوں بعد اس نے بوتل ہٹائی اور اسے تنویر کی ناک سے لگا دیا۔ اس طرح باری باری اس نے سب کے ساتھ یہی عمل دوہرایا اور آخر میں سوئس لڑکی کی ناک سے بوتل ہٹا کر اس نے اس کا ڈھکن بند کیا اور اسے لے جا کر واپس الماری میں رکھ دیا۔ اسی لمحے کمرے کا دروازہ کھلا اور پال راکس اندر داخل ہوا۔ اس کے چہرے پر فاتحانہ مسکراہٹ تھی۔ اس کے پیچھے ایک اور آدمی تھا جس کے ہاتھ میں مشین گن تھی۔ پال راکس آ کر کرسی پر بیٹھ گیا جبکہ مشین گن بردار اس کے پیچھے کھڑا ہو گیا تھا۔ چند لمحوں بعد باری باری عمران اور اس کے ساتھیوں کو ہوش آتا چلا گیا۔

" اب تم اپنے اصل ایشیائی چہروں میں ہو۔ ہیمر انہیں بھی آئینہ دکھاؤ"...... پال راکس نے مسکراتے ہوئے کہا۔

" آئینہ دکھانے کی کیا ضرورت ہے۔ ہمیں تمہارے چہرے پر اپنے چہرے نظر آ رہے ہیں"...... عمران نے کہا تو پال راکس بے اختیار مسکرا دیا۔

" تم انتہائی خطرناک ایجنٹ سمجھے جاتے ہو لیکن تم نے دیکھا کہ تم حقیر چوہوں کی طرح پکڑ لئے گئے ہو۔ تمہارا کیا خیال تھا کہ تم سیماک میں ڈراپ ہو کر اور پھر کار کے ذریعے لاپاز میں داخل ہو کر ہماری نظروں سے بچے رہو گے"...... پال راکس نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

"پہلے تم اپنا تعارف تو کراؤ"...... عمران نے کہا۔

" میرا نام پال راکس ہے اور یہ آدمی جس نے اپنے آپ کو ٹائیگر بتایا ہے یہ پہلے یہاں پہنچ چکا ہے۔ اگر تمہارے بارے میں اطلاع نہ ملتی تو اب تک اس کی لاش کسی گٹر میں تیر رہی ہوتی لیکن میں نے اسے اس وقت تک زندہ رکھنے کا فیصلہ کر لیا تھا جب تک تم نہ آ جاتے اس لئے یہ ابھی زندہ نظر آ رہا ہے"...... پال راکس نے کہا تو عمران نے گردن گھمائی۔

" باس۔ میں نے تار کو چیک کر لیا ہے اور میں کسی بھی لمحے راڈز ہٹا سکتا ہوں"۔ ٹائیگر نے پاکیشیائی زبان میں بات کرتے ہوئے کہا۔

" تم نے کیا معلوم کیا ہے اس سے"...... عمران نے بھی پاکیشیائی زبان میں کہا۔

" ابھی بات شروع ہی ہوئی تھی کہ آپ کے بارے میں اطلاع آ گئی"...... ٹائیگر نے جواب دیا۔

" یہ تم نے کیا باتیں شروع کر دی ہیں۔ میرے پاس اتنا وقت نہیں ہے کہ تمہاری چوں چوں سنتا رہوں"...... پال راکس نے

اس بار غراتے ہوئے لہجے میں کہا۔

"پال راکس۔ تم یہاں ہوپر کے سربراہ ہو"۔ عمران نے کہا۔

"ہاں ۔ مگر پہلے تم اپنا نام بتاؤ۔ کیا تم اس ٹیم کے لیڈر ہو"۔ پال راکس نے کہا۔

"ہاں ۔ میرا نام علی عمران ہے اور یہ میرے ساتھی ہیں"۔ عمران نے کہا۔

"تمہاری موت تمہیں یہاں لے آئی ہے عمران ۔ یہاں تو ایک مکھی بھی ہوپر کی نظروں سے نہیں بچ سکتی ۔ تم پانچ افراد کیسے بچ سکتے تھے"...... پال راکس نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

"تمہارا کیا خیال ہے کہ ہمیں تمہارے آدمی پکڑ کر لے آئے ہیں ہم تو خود یہاں آنا چاہتے تھے اور یہ دیکھ لو ہم یہاں پہنچ گئے ہیں"۔ عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"اوہ ۔ تو تم اب اپنے ساتھیوں پر اپنا رعب ڈالنا چاہتے ہو ۔ ٹھیک ہے ۔ میں پہلے تمہارا ہی خاتمہ کرتا ہوں"...... پال راکس نے یکلخت غصیلے لہجے میں کہا اور اس کے ساتھ ہی وہ تیزی سے عقب میں کھڑے مشین گن بردار کی طرف مڑا ہی تھا کہ ٹائیگر نے اپنے جسم کو زور دار جھٹکا دیا تو کڑکڑاہٹ کی تیز آوازوں کے ساتھ ہی اس کے جسم کے گرد سے راڈز یکلخت غائب ہو گئے اور یہ آواز سن کر مڑتا ہوا پال راکس سیدھا ہوا ہی تھا کہ ٹائیگر کسی پرندے کی طرح اڑتا ہوا پلک جھپکتے ہی اس کرسی کے سامنے ایک لمحے کے لئے رکا اور

دوسرے لمحے اس کا جسم اس کرسی کے اوپر سے اڑتا ہوا اس کے عقب میں کھڑے مشین گن بردار سے ٹکرایا اور اس کے ساتھ ہی اس آدمی کے اچھل کر عقبی دیوار سے ٹکرانے کے دھماکے اور اس کے حلق سے نکلنے والی چیخ سے کمرہ گونج اٹھا۔ اس کے ساتھ ہی مشین گن کی تڑتڑاہٹ کی آواز گونجی اور ہیر اور مشین گن بردار دونوں چیختے ہوئے فرش پر اس طرح لوٹ پوٹ ہونے لگے جیسے ذبح ہوتی ہوئی مرغی پھڑکتی ہے۔

"خبردار اگر حرکت کی"...... ٹائیگر نے مشین گن کی نال اچھل کر کھڑے ہوتے ہوئے پال راکس کی پسلیوں سے لگاتے ہوئے غرا کر کہا تو پال راکس نے بے اختیار دونوں ہاتھ سر پر خود ہی بلند کر لئے ۔ راڈز کی کڑکڑاہٹ سے لے کر پال راکس کے ہاتھ اٹھانے تک کا وقفہ شاید چند لمحوں سے زیادہ کا نہ تھا اس لئے پال راکس کے چہرے پر ایسے تاثرات تھے جیسے اسے اس ساری کارروائی پر ابھی تک یقین نہ آ رہا ہو۔ ٹائیگر بجلی کی سی تیزی سے پیچھے ہٹا اور اس کے ساتھ ہی اس نے ہاتھ میں پکڑی ہوئی مشین گن کی نال کو لاٹھی کے انداز میں گھماتے ہوئے پال راکس کی پسلیوں پر پوری قوت سے مار دیا۔ پال راکس چیختا ہوا اچھل کر کرسی سے ٹکرایا اور پھر کرسی سمیت نیچے فرش پر گرا ہی تھا کہ ٹائیگر نے مشین گن کو گھما کر نال سے پکڑا اور دوسرے لمحے نال کا بھاری دستہ نیچے گر کر اٹھنے کی کوشش کرتے ہوئے پال راکس کے سر پر پوری قوت سے پڑا اور پال راکس ایک

بار پھر چیختا ہوا نیچے گرا ہی تھا کہ ٹائیگر نے دوسرا بھرپور وار کر دیا اور اس بار پال راکس کے جسم نے جھٹکا کھایا اور اس کے ساتھ ہی اس کا جسم ڈھیلا پڑتا چلا گیا۔

" ویل ڈن ٹائیگر "...... عمران نے کہا تو ٹائیگر کے چہرے پر مسرت کے تاثرات ابھر آئے۔ وہ تیزی سے مڑا اور اس نے دروازے کے ساتھ دیوار پر موجود سوئچ بورڈ پر موجود بٹن پریس کرنے شروع کر دیئے۔ بٹن پریس ہوتے ہی سب کی کرسیوں کے راڈز غائب ہو گئے اور وہ سب اٹھ کر کھڑے ہو گئے۔

" ہم نے بھی تاریں تلاش کرنے کی کوشش کی تھی لیکن ہماری کرسی کے پایوں کے ساتھ تو کوئی تار نہیں تھی "...... صفدر نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

" ٹائیگر کی کرسی پہلی تھی اس لئے اس کی کرسی کے پائے کے ساتھ تار موجود تھی لیکن باقی کرسیوں کا سسٹم علیحدہ تھا۔ تاریں زمین کے اندر سے گزار کر عقبی پائے کے ساتھ جوڑی جاتی ہیں۔ اگر ایسا نہ ہوتا تو میں ٹائیگر سے بھی پہلے اٹھ کر کھڑا ہو جاتا "...... عمران نے کہا۔

" باس۔ میں نے آپ کی آمد کی اطلاع سن کر تقریباً اڑھائی تین گھنٹے بہت بوریت سے گزارے ہیں ورنہ میں یہ کارروائی تو بہت پہلے ہی کر چکا ہوتا "...... ٹائیگر نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

" اس کا مطلب ہے کہ تم اپنی کارکردگی کا رعب ڈالنے کے لئے

انتظار کرتے رہے ہو "...... عمران نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

" اوہ نہیں باس۔ اگر میں پہلے کارروائی کر دیتا تو یقیناً یہ لوگ آپ کو کہیں اور پہنچا دیتے اس لئے میں انتظار کرتا رہا "...... ٹائیگر نے فوراً ہی وضاحت کرتے ہوئے کہا۔

" صفدر تم ٹائیگر کے ساتھ مل کر اس پال راکس کو کسی کرسی پر جکڑ دو۔ میں تنویر اور کیپٹن شکیل کے ہمراہ اس سائیڈ آفس کو کور کرتا ہوں اور یہاں پال راکس کے آفس کی تلاشی بھی لینی ہے۔ شاید اس طرح اس جزیرے کے بارے میں تفصیلات مل جائیں "۔ عمران نے کہا اور ٹائیگر کے ہاتھ سے مشین گن لے کر وہ دروازے کی طرف بڑھا جبکہ تنویر اور کیپٹن شکیل دونوں خالی ہاتھ ہی اس کے پیچھے چلتے ہوئے دروازہ کھول کر باہر چلے گئے۔ ٹائیگر نے تنویر کے ساتھ مل کر فرش پر پڑے ہوئے پال راکس کو اٹھا کر ایک کرسی پر ڈالا اور پھر راڈز میں جکڑ دیا جبکہ جولیا ہونٹ بھینچے ایک کرسی پر بیٹھی ہوئی تھی۔

" کیا تمہارے سامنے پال راکس کو ہمارے بارے میں اطلاع دی گئی تھی "...... اچانک جولیا نے ٹائیگر سے مخاطب ہو کر کہا۔

" یس مس۔ اسی لئے تو میں اتنا طویل انتظار کرتا رہا کیونکہ پال راکس نے کہا تھا کہ آپ سب کو یہاں لایا جائے گا اور پھر اکٹھے ہی ہمارا خاتمہ کیا جائے گا "۔ ٹائیگر نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

" کیا اطلاع تھی۔ تفصیل بتاؤ "...... جولیا نے کہا تو ٹائیگر نے

تفصیل بتا دی۔

"اوہ۔ اس کا مطلب ہے کہ ہمارے بارے میں رابرٹ نے خود اطلاع دی ہے۔ ویری سیڈ۔ میں اب تک یہی سوچتی رہی ہوں کہ پال راکس کو ہمارے بارے میں کس طرح اطلاع مل سکتی ہے"۔ جولیا نے کہا۔ اب اس کا چہرہ نارمل تھا۔ تھوڑی دیر بعد ہی دروازہ کھلا اور عمران اندر داخل ہوا۔

"یہاں چند ہی لوگ تھے اس لئے آسانی ہو گئی ہے۔ البتہ اس پال راکس کے آفس کی میں نے سرسری سی تلاشی لی ہے لیکن وہاں سے تو کچھ نہیں مل سکا البتہ اگر جولیا وہاں کی تلاشی لے تو شاید کچھ برآمد ہو جائے"...... عمران نے کہا۔

"یہ تم نے خاص طور پر میرے بارے میں کیوں بات کی ہے"۔ جولیا نے چونک کر کہا۔

"اس لئے کہ خواتین تلاشی کے کام میں ماہر ہوتی ہیں۔ شادی شدہ خواتین کے شوہر لاکھ دوستوں کی تصویریں چھپا کر رکھیں لیکن خواتین انہیں تلاش کر ہی لیتی ہیں"...... عمران نے کہا تو صفدر بے اختیار ہنس پڑا جبکہ جولیا بھی مسکرا دی تھی۔

"ٹائیگر نے مجھے بتایا ہے کہ پال راکس کو ہمارے بارے میں اطلاع سیماک سے خود رابرٹ نے دی ہے اور رابرٹ نے ہی کار [illegible] اسلحہ سپلائی کیا تھا"...... جولیا نے کہا تو عمران چونک پڑا۔ اس کے چہرے پر حیرت کے تاثرات ابھر آئے تھے۔

"کیا واقعی"...... عمران نے ٹائیگر کی طرف مڑتے ہوئے کہا۔

"جی ہاں۔ میرے سامنے پال راکس نے کال اٹنڈ کی تھی"۔ ٹائیگر نے کہا۔

"لیکن تم تو فون سے کافی فاصلے پر کرسی پر جکڑے ہوئے تھے۔ پھر تم نے کیسے دوسری طرف سے ہونے والی بات سن لی"۔ عمران نے کہا تو جولیا اور صفدر بھی اس کی بات سن کر چونک پڑے۔ شاید ان کے ذہن میں بھی پہلے یہ بات نہ آئی تھی۔

"اس فون میں لاؤڈر کا بٹن یا تو مسلسل پریسڈ ہے یا پھر خراب ہے اس لئے دوسری طرف سے ہونے والی بات چیت آسانی سے سنائی دیتی رہی تھی"...... ٹائیگر نے وضاحت کرتے ہوئے کہا تو عمران نے اثبات میں سرہلا دیا۔

"کہاں ہے اس پال راکس کا آفس"...... جولیا نے عمران سے پوچھا۔

"صفدر۔ تم بھی اس کے ساتھ جاؤ کیونکہ یہ بہرحال ہیڈ کوارٹر ہے اور تم اس کے آفس میں موجود اس کا فون وہاں سے آف کر کے اسے اس فون سے لنک کر دو تا کہ اگر کوئی کال آئے تو میں اسے پال راکس کی جگہ اٹنڈ کر سکوں"...... عمران نے صفدر سے کہا اور ساتھ ہی اس نے آفس کے بارے میں تفصیل بتا دی تو صفدر اور جولیا اس کمرے سے باہر چلے گئے۔

"اب اسے ہوش میں لے آؤ"...... عمران نے ٹائیگر سے کہا تو

ٹائیگر سے کہا تو ٹائیگر نے سر ہلایا اور آگے بڑھ کر اس نے پال راکس کی ناک اور منہ دونوں ہاتھوں سے بند کر دیا۔ چند لمحوں بعد جب پال راکس کے جسم میں حرکت کے آثار نمودار ہونے شروع ہو گئے تو اس نے ہاتھ ہٹائے اور پیچھے ہٹ کر کرسی پر بیٹھ گیا۔ چند لمحوں بعد پال راکس نے کراہتے ہوئے آنکھیں کھول دیں۔ آنکھیں کھولتے ہی اس نے لاشعوری طور پر اٹھنے کی کوشش کی لیکن ظاہر ہے راڈز میں جکڑے ہونے کی وجہ سے وہ صرف کسمسا کر ہی رہ گیا تھا۔

"یہ۔ یہ۔ یہ کیا مطلب۔ یہ تم نے کس طرح راڈز غائب کر دیئے تھے۔ کیا مطلب۔ یہ سب کیسے ممکن ہو سکتا ہے"...... پال راکس نے انتہائی حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"راڈز کھولتے ہوئے ہماری عمریں گزر گئی ہیں پال راکس اس لئے اس بات کو چھوڑو۔ تم ہمیں یہ بتاؤ کہ کراسنگ ایرو کا ڈپلیکیٹ کہاں موجود ہے اور جس کی ڈیل تم کافرستان سے کرنا چاہتے ہو" عمران نے خشک لہجے میں کہا۔

"کراسنگ ایرو۔ وہ کیا ہوتا ہے"...... پال راکس نے کہا۔

"ٹائیگر۔ جس قدر جلد ممکن ہو سکے اس سے اصل بات اگلواؤ" عمران نے کہا۔

"یس باس"...... ٹائیگر نے اٹھتے ہوئے کہا اور پھر اس نے ایک طرف پڑا ہوا کوڑا اٹھا لیا جو پہلے ہیمر کے ہاتھ میں تھا۔

"اب بھی وقت ہے پال راکس۔ بتا دو ورنہ اس سے پہلے تو

صرف دوسروں کو کوڑے مارنے کا حکم دیتے رہے ہو جبکہ تمہیں خود اندازہ نہیں ہے کہ کوڑے پڑنے سے تمہارے جسم کا کیا حال ہو گا اور تم کس قسم کا تکلیف دہ عذاب بھگتو گے"...... عمران نے سرد لہجے میں کہا۔

"مجھے جب معلوم ہی نہیں ہے تو میں کیا بتاؤں"...... پال راکس نے کہا اور دوسرے لمحے شڑاک کی آواز کے ساتھ ہی کوڑا اس کے جسم پر پڑا تو کمرہ پال راکس کی چیخ سے گونج اٹھا لیکن ابھی اس کی چیخ کمرے میں گونج ہی رہی تھی کہ ٹائیگر کا ہاتھ ایک بار پھر گھوما اور اس بار واقعی پال راکس کی حالت غیر ہو گئی۔ اس کی گردن ڈھلک گئی۔ وہ تکلیف کی شدت سے بے ہوش ہو گیا تھا۔

"اسے ہوش میں لے آؤ لیکن مزید کوڑے مت مارو۔ اب یہ خود ہی سب کچھ بتا دے گا"...... عمران نے کہا تو ٹائیگر نے آگے بڑھ کر ایک ہاتھ سے اس کا سر پکڑا اور دوسرے ہاتھ سے اس کے چہرے پر تھپڑ مارنے شروع کر دیئے۔ کوڑا وہ فرش پر رکھ چکا تھا۔ تیسرے تھپڑ پر پال راکس ہوش میں آگیا اور اس نے ہوش میں آتے ہی ایک بار پھر چیخنا شروع کر دیا۔

"کوڑا اٹھاؤ اور شروع ہو جاؤ"...... عمران نے کہا تو ٹائیگر نے پیچھے ہٹ کر فرش پر پڑا ہوا کوڑا اٹھا لیا۔

"رک جاؤ۔ رک جاؤ۔ یہ خوفناک عذاب ہے۔ رک جاؤ۔ میں بتاتا ہوں۔ رک جاؤ"...... پال راکس نے چیختے ہوئے کہا۔

جلدی بتاؤ۔ تم چھوٹی مچھلی ہو اس لئے ہمیں تمہاری موت یا
زندگی سے کوئی دلچسپی نہیں ہے۔ تمہیں زندہ بھی چھوڑا جا سکتا ہے"۔
عمران نے سرد لہجے میں کہا۔
"کراسنگ ایرو کا آلہ جزیرے میں ہے۔ کارس جزیرے میں"۔
پال راکس نے رک رک کر کہا تو عمران بے اختیار چونک پڑا۔
"کارس جزیرہ۔ وہ کون سا جزیرہ ہے جبکہ ہوپر کا ہیڈ کوارٹر تو
اگسٹ جزیرے پر ہے جس کو کارگ جزیرہ بھی کہا جاتا ہے"۔ عمران
نے سرد لہجے میں کہا۔
"ہاں۔ تم ٹھیک کہتے ہو۔ وہاں ہوپر کا ہیڈ کوارٹر ہے اور لارڈ
ڈارسن وہیں رہتا ہے لیکن کراسنگ ایرو وہاں نہیں ہے۔ وہ کارس
جزیرے میں ہے جو جنوبی بحراوقیانوس میں ایک چھوٹا سا جزیرہ ہے۔
جنوبی بحراوقیانوس کے بلیک وے پر یہ جزیرہ بحری اسمگروں کی
ایک خوفناک تنظیم کارس کا ہیڈ کوارٹر ہے۔ وہاں زیر زمین ان کے
خفیہ سٹور ہیں جن میں سے ایک سٹور ہوپر کا ہے کیونکہ کارس بھی
دراصل ہوپر کی ہی ایک تنظیم ہے لیکن یہ تنظیم مکمل طور پر آزاد ہے
اس کا چیف براؤن ہے جسے کنگ براؤن کہا جاتا ہے۔ یہ بحری
اسمگروں کا کنگ ہے پورے جنوبی بحراوقیانوس پر اس کی حکومت
ہے۔ وہ صرف لارڈ ڈارسن کو جواب وہ ہے اور اس سے لارڈ کا رابطہ
براہ راست رہتا ہے۔ لارڈ ایسی چیزیں کارس کے خفیہ سٹور میں
رکھواتا ہے کیونکہ وہ پوری دنیا میں سب سے محفوظ جگہ ہے"۔ پال

راکس نے کہا۔
"لیکن کافرستان کے حکام کو تو تم نے ناراک میں بلوایا ہے"۔
عمران نے کہا۔
"ہاں۔ لیکن ظاہر ہے انہیں یہ تو نہیں بتایا جا سکتا کہ ہوپر کہاں
ہے اور کیا ہے۔ ان سے ہمارے ایجنٹ بات چیت کریں گے۔
کراسنگ ایرو کی ڈیل ہو گی اور اگر ڈیل کامیاب ہو گئی تو لارڈ
ڈارسن، کنگ براؤن کو خصوصی پاس ورڈ بتا کر حکم دے دیں گے
کہ کراسنگ ایرو کو ناراک پہنچا دیا جائے اور کنگ براؤن کے آدمی
ایسا کر دیں گے"...... پال راکس نے کہا۔
"تمہارا رابطہ لارڈ سے کیسے ہوتا ہے۔ فون کے ذریعے یا ٹرانسمیٹر
سے"...... عمران نے پوچھا۔
"دونوں ذرائع سے"...... پال راکس نے جواب دیا۔ جب وہ
بتانے پر آیا تو اب وہ سب کچھ بڑے اطمینان سے بتا رہا تھا۔
"فون نمبر بتاؤ اور فریکونسی بھی۔ لیکن یہ سوچ کر بتانا کہ ابھی
میں دونوں ذرائع سے تمہاری بات لارڈ سے کرا کر اس کی تصدیق
کراؤں گا"...... عمران نے کہا تو پال راکس نے پہلے فون نمبر اور پھر
فریکونسی بتا دی۔
"کنگ براؤن سے تمہارا رابطہ کیسے ہوتا ہے"...... عمران نے
پوچھا۔
"آج تک کبھی نہیں ہوا۔ اس کا رابطہ تو صرف لارڈ سے ہے۔ ہم

میں سے کسی کے ساتھ نہیں ہے "...... پال راکس نے جواب دیا تو عمران اس کے لہجے سے ہی سمجھ گیا کہ وہ سچ بول رہا ہے۔

" تم اگسٹ جزیرے پر کتنی بار جا چکے ہو "...... عمران نے پوچھا۔

" ایک بار بھی نہیں گیا "...... پال راکس نے کہا تو عمران چونک پڑا کیونکہ پال راکس کا لہجہ بتا رہا تھا کہ وہ درست کہہ رہا ہے۔

" کیوں "...... عمران نے چونک کر کہا۔

" اس لئے کہ لارڈ وہاں کسی کو آنے کی کسی صورت بھی اجازت نہیں دیتا "...... پال راکس نے کہا۔

" یہ کیسے ہو سکتا ہے۔ اس جزیرے پر سامان وغیرہ تو آتا جاتا ہو گا وہاں کے ملازمین یہاں آتے جاتے ہوں گے اور کراسنگ ایرو بھی وہاں پہنچایا گیا ہے "...... عمران نے کہا۔

" نہیں۔ وہاں کوئی ایسی چیز نہیں بھیجی جاتی۔ صرف لارڈ کو اطلاع دی جاتی ہے اور لارڈ اس کے بارے میں احکامات دے دیتا ہے۔ کراسنگ ایرو کے بارے میں بھی ایسا ہی ہوا ہے اور لارڈ نے اسے کنگ براؤن کے پاس بھجوانے کے احکامات دے دیئے۔ چنانچہ اسے وہاں بھجوا دیا گیا "...... پال راکس نے کہا۔

" وہ کیسے "...... عمران نے کہا۔

" کنگ براؤن اسمگلروں کا کنگ ہے۔ اس کی تنظیم کا نام بھی کنگ ہے۔ اس کا ایک نمائندہ ناراک میں رہتا ہے۔ بندرگاہ پر اس

کا بڑا کلب ہے جسے کنگ کلب کہا جاتا ہے۔ جو چیز کنگ براؤن کو بھجوائی جاتی ہے وہ اس کے نمائندے جس کا نام راجر ہے کو بھجوا دی جاتی ہے اور وہ کنگ براؤن تک پہنچ جاتی ہے "...... پال راکس نے جواب دیا۔

" اور جب کنگ براؤن کوئی چیز بھجواتا ہے تو وہ کیسے پہنچتی ہے "۔ عمران نے کہا۔

" کنگ براؤن کو لارڈ ڈارسن حکم دیتا ہے اور وہ چیز راجر تک پہنچا دی جاتی ہے جہاں سے خفیہ کوڈ بتا کر وہ چیز حاصل کر لی جاتی ہے "...... پال راکس نے جواب دیا۔

" لارڈ یہاں کس طرح آتا ہے۔ کیا کسی ہیلی کاپٹر پر یا کسی لانچ پر "...... عمران نے کہا۔

" اس کی خصوصی آبدوز ہے جس سے وہ آتا جاتا ہے لیکن وہ یہاں لاپاز کلب میں نہیں آتا جبکہ مال اور دوسری چیزیں ایک لانچ سے آبدوز پر آتی جاتی رہتی ہیں جن کے بارے میں اس کا خصوصی سیٹ اپ ہے جسے مجھ سمیت کوئی بھی نہیں جانتا "...... پال راکس نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

" اگسٹ جزیرے کے گرد اس نے کس قسم کے حفاظتی انتظامات کر رکھے ہیں "...... عمران نے کہا۔

" مجھے نہیں معلوم۔ کیونکہ میں کبھی وہاں نہیں گیا "...... پال راکس نے کہا۔

" آبدوز والا سیٹ اپ یہاں لاپاز میں کس کے کنٹرول میں ہے "۔ عمران نے پوچھا۔

" مجھے نہیں معلوم "...... پال راکس نے کہا تو عمران چونک پڑا کیونکہ اس بار اس نے واضح طور پر محسوس کر لیا تھا کہ وہ جھوٹ بول رہا ہے۔

" ٹائیگر ۔ پال راکس نے پھر جھوٹ بولنا شروع کر دیا ہے "۔ عمران نے خشک لہجے میں کہا۔

" رک جاؤ ۔ میں بتاتا ہوں ۔ رک جاؤ ۔ مجھے گولی مار دو لیکن یہ عذاب ہے "...... پال راکس نے یکلخت چیختے ہوئے کہا تو عمران نے ہاتھ اٹھا کر ٹائیگر کو روک دیا۔

" لاپاز کے ساحل پر ایک کلب ہے جس کا نام ریڈ وے کلب ہے اس کا مالک لاپاز کا مشہور ترین غنڈہ مارٹو ہے جسے سر مارٹو کہتے ہیں ۔ وہ ہے سارے سیٹ اپ کا انچارج "...... پال راکس نے کہا۔

" اب میں لارڈ سے تمہاری بات کراتا ہوں تاکہ تم کنفرم کرا سکو "...... عمران نے رسیور اٹھاتے ہوئے کہا۔

" کراؤ بات "...... پال راکس نے اشتیاق بھرے لہجے میں کہا تو عمران چونک پڑا۔

" کیا مطلب ۔ کیا اسے یہاں کی صورت حال کا علم ہو جائے گا "...... عمران نے کہا۔

" تم ۔ تم ۔ کیا تم جادوگر ہو ۔ کیا مطلب "...... پال راکس نے

چونک کر انتہائی حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

" جو میں پوچھ رہا ہوں وہ بتاؤ "...... عمران نے سرد لہجے میں کہا۔

" ہاں ۔ جیسے ہی تم فون کرو گے اسے یہاں کا منظر نظر آنے لگ جائے گا اور اسے معلوم ہو جائے گا کہ یہاں کیا ہو رہا ہے اور پھر ظاہر ہے وہ اس کا کوئی نہ کوئی حل بھی نکال لے گا "...... پال راکس نے جواب دیا۔

" جب تم وہاں گئے ہی نہیں تو تمہیں کیسے معلوم ہو گیا ہے یہ سب کچھ "...... عمران نے کہا۔

" یہ تو عام سی بات ہے ۔ لارڈ نے کئی بار خود بتایا ہے "...... پال راکس نے جواب دیا۔

" کیا یہ کمرہ اسے نظر آئے گا یا پورا اڈا "...... عمران نے کہا۔

" پورا اڈا اور یہ بھی بتا دوں کہ یہاں موجود خفیہ آلات کا تعلق سیٹلائٹ سے ہے "...... پال راکس نے جواب دیا۔

" اوکے ۔ پھر تو بات کرنا ہی فضول ہے "...... عمران نے اٹھتے ہوئے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے جیب سے مشین پسٹل نکالا اور پھر اس سے پہلے کہ پال راکس کوئی احتجاج کرتا عمران نے ٹریگر دبا دیا اور دوسرے لمحے تڑتڑاہٹ کی آوازوں کے ساتھ ہی پال راکس کے حلق سے چیخ نکلی اور پھر ڈوب گئی ۔ وہ ختم ہو چکا تھا۔

" یہاں اسلحے کا پورا سٹور ہے اس لئے اب یہاں وائرلیس چارجر بم لگانا ہو گا "...... عمران نے کہا اور دروازے کی طرف بڑھ گیا۔

آفس کے انداز میں سجے ہوئے بڑے سے کمرے میں میز کے پیچھے ایک قوی ہیکل لمبے قد کا آدمی بیٹھا ہوا تھا۔ وہ اپنے قدوقامت سے ہی دیو دکھائی دیتا تھا۔ اس کا چوڑا چہرہ اور چہرے پر موجود زخموں کے آڑے ترچھے نشانات اور آنکھوں سے ابھرنے والی عجیب سی سختی بتا رہی تھی کہ وہ عملی طور پر دیو جیسی خصوصیات کا حامل ہے۔ اس کے ایک ہاتھ میں شراب کی بڑی سی بوتل تھی جسے وہ منہ سے لگا کر لمبا گھونٹ بھرتا اور پھر اسے علیحدہ کر کے چند منٹ خاموش بیٹھتا اور پھر دوبارہ منہ سے لگا لیتا۔ جب بوتل خالی ہو جاتی تو وہ اسے ساتھ پڑی ہوئی ایک بڑی سی ٹوکری میں اچھال دیتا اور سائیڈ ریک میں موجود دوسری بوتل اٹھا لیتا۔ اس کا بڑا سا چہرہ ٹماٹر کی طرح سرخ ہو رہا تھا کہ اچانک میز پر پڑے ہوئے سرخ رنگ کے فون کی گھنٹی بج اٹھی تو وہ اس طرح اچھلا جیسے کرسی میں اچانک الیکٹرک کرنٹ آ گیا ہو۔

اس نے بجلی کی سی تیزی سے بوتل میز پر رکھی اور ہاتھ بڑھا کر رسیور اٹھا لیا۔

"یس لارڈ۔ میں آپ کا خادم مارٹو بول رہا ہوں"...... مارٹو کا لہجہ بھیک مانگنے والوں سے بھی بدتر تھا۔ میز پر تین مختلف رنگوں کے فون موجود تھے اور چونکہ اسے معلوم تھا کہ سرخ رنگ کے فون کا تعلق براہ راست لارڈ سے ہے اس لئے سرخ فون کی گھنٹی بجتے ہی وہ سمجھ گیا تھا کہ کال لارڈ کی طرف سے ہو رہی ہے اور چونکہ اسے یہ بھی معلوم تھا کہ لارڈ وہاں اپنے محل میں بیٹھے بیٹھے یہاں کا تمام منظر بھی دیکھ لیتا ہے اس لئے گھنٹی بجتے ہی اس نے بجلی کی سی تیزی سے کال اٹنڈ کی تھی۔

"لاپاز کلب سے ہمارا رابطہ اچانک ختم ہو گیا ہے۔ تم معلوم کراؤ کہ وہاں کیا ہوا ہے اور پھر مجھے اطلاع دو"...... دوسری طرف سے ایک بھاری لیکن انتہائی تحکمانہ آواز میں کہا گیا اور اس کے ساتھ ہی رابطہ ختم ہو گیا تو مارٹو نے رسیور رکھ دیا۔

"لاپاز کلب کو کیا ہو سکتا ہے۔ حیرت ہے"...... مارٹو نے کہا اور پھر اس نے سفید رنگ کے فون کا رسیور اٹھایا اور اس کے نمبر پریس کرنے شروع کر دیئے لیکن دوسری طرف سے رابطہ نہ ہوا تو مارٹو نے ہاتھ بڑھا کر کریڈل دبایا اور ایک بار پھر نمبر پریس کرنے شروع کر دیئے۔

"جیکب بول رہا ہوں"...... دوسری طرف سے ایک مردانہ آواز

سنائی دی۔

" مارٹو بول رہا ہوں "...... مارٹو نے کہا۔

" اوہ یس باس۔ حکم باس "...... دوسری طرف سے بولنے والے کا لہجہ یکلخت انتہائی مؤدبانہ ہو گیا تھا۔

" لاپاز کلب میں کوئی فون اٹنڈ نہیں کر رہا۔ وہاں آدمی بھیج کر معلوم کراؤ کہ کیا مسئلہ ہے "...... مارٹو نے کہا۔

" اوہ۔ اوہ باس۔ لاپاز کلب تو مکمل طور پر تباہ ہو چکا ہے "۔ دوسری طرف سے کہا گیا تو مارٹو بے اختیار اچھل پڑا۔

" کیا۔ کیا کہہ رہے ہو۔ یہ کیسے ہو سکتا ہے۔ کیا تم نشے میں تو نہیں ہو "...... مارٹو نے انتہائی حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

" میں درست کہہ رہا ہوں باس۔ ابھی آدھ گھنٹہ پہلے وہاں لاپاز کلب میں انتہائی خوفناک دھماکے ہوئے اور پورا کلب مکمل طور پر تباہ ہو گیا۔ اب وہاں پولیس موجود ہے "...... جیکب نے جواب دیا۔

" کس نے ایسا کیا ہو گا اور کس طرح۔ وہاں تو انتہائی سخت حفاظتی انتظامات ہیں "...... مارٹو نے کہا۔

" میں کیا کہہ سکتا ہوں باس۔ ہمارا تو براہ راست اس سے کوئی تعلق نہیں تھا "...... جیکب نے جواب دیا۔

" ٹھیک ہے "...... مارٹو نے کہا اور رسیور رکھ کر اس نے سرخ رنگ کے فون کا رسیور اٹھایا اور تیزی سے نمبر پریس کرنے شروع کر

دیئے۔

" یس "...... دوسری طرف سے لارڈ کی بھاری اور تحکمانہ آواز سنائی دی۔

" مارٹو بول رہا ہوں باس۔ آپ کا خادم "...... مارٹو نے پہلے کی طرح انتہائی حد تک مؤدبانہ لہجے میں کہا۔

" ہاں۔ کیا رپورٹ ہے "...... لارڈ نے پوچھا۔

" جناب۔ لاپاز کلب مکمل طور پر تباہ ہو چکا ہے "...... مارٹو نے جواب دیا۔

" اوہ۔ کیسے۔ یہ کیسے ممکن ہو سکتا ہے "...... لارڈ نے چند لمحے خاموش رہنے کے بعد کہا۔

" جناب۔ اچانک اس میں خوفناک دھماکے ہوئے اور پورا کلب مکمل طور پر تباہ ہو گیا۔ اب وہاں پولیس موجود ہے "...... مارٹو نے جواب دیا۔

" ٹھیک ہے "...... دوسری طرف سے کہا گیا اور اس کے ساتھ ہی رابطہ ختم ہو گیا تو مارٹو نے بھی رسیور رکھ دیا لیکن تقریباً آدھے گھنٹے بعد سیاہ رنگ کے فون کی گھنٹی بج اٹھی تو مارٹو نے ہاتھ بڑھا کر رسیور اٹھا لیا۔

" یس "...... مارٹو نے کہا۔

" باس۔ لارسن کلب کا لاؤس آپ سے بات کرنا چاہتا ہے "۔ دوسری طرف سے ایک مؤدبانہ آواز سنائی دی تو مارٹو بے اختیار

چونک پڑا۔

" کراؤ بات "...... مارٹو نے کہا۔

" ہیلو ۔ لاوس بول رہا ہوں "...... چند لمحوں بعد ایک بھاری سی آواز سنائی دی۔

" مارٹو بول رہا ہوں لاوس ۔ کیوں کال کی ہے "...... مارٹو کے لہجے میں حیرت تھی کیونکہ اسے یہ تو علم تھا کہ لاوس کا تعلق بھی ہوپر سے ہے اور اس کے تحت پورا گروپ ہے جو لڑنے بھڑنے کا ماہر ہے لیکن لاوس کا کوئی تعلق مارٹو سے نہیں تھا اور نہ ہی ان کے درمیان کبھی کوئی رابطہ ہوا تھا۔

" تم نے لارڈ کو اطلاع دی ہے کہ لاپاز کلب تباہ کر دیا گیا ہے "...... لاوس نے کہا۔

" ہاں ۔ کیوں "...... مارٹو نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

" تمہارے بارے میں لاپاز کلب کا چیف پال راکس جانتا تھا اس لئے تم ہوشیار رہنا۔ ہو سکتا ہے کہ اسے تباہ کرنے والے تمہارے پاس پہنچ جائیں "...... لاوس نے کہا تو مارٹو کا چہرہ حیرت کی شدت سے دیکھنے والا ہو گیا۔

" کیا کہہ رہے ہو۔ کیا مطلب۔ میں سمجھا نہیں تمہاری بات "۔ مارٹو نے انتہائی حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

" ہوپر کے خلاف کام کرنے کے لئے پاکیشیائی ایجنٹوں کا ایک گروپ یہاں لاپاز میں پہنچا ہوا ہے ۔ لاپاز کے چیف پال راکس نے

پہلے اس گروپ کا ایک آدمی پکڑ لیا ۔ پھر یہ گروپ کار کے ذریعے لاپاز پہنچا تو پال راکس کو اس کی اطلاع مل گئی اور اس نے پولیس کمانڈر کے ذریعے ان افراد کو چیک پوسٹ پر بے ہوش کروا کر اپنے اڈے پر منگوا لیا ۔ اس کے بعد اچانک لاپاز کلب کی تباہی کے بارے میں اطلاع ملی ۔ اس سے صاف ظاہر ہے کہ انہوں نے کلب پر قبضہ کر لیا ہو گا اور پھر انہوں نے اسے تباہ کر دیا۔ میری لارڈ صاحب سے تفصیل سے بات ہوئی ہے ۔ لارڈ صاحب نے مجھے بتایا ہے کہ یہ گروپ پاکیشیا سے حاصل ہونے والے ایک دفاعی آلے کی واپسی کے لئے آیا ہے اور یقیناً انہوں نے اگسٹ جزیرے کے بارے میں پال راکس سے معلوم کیا ہو گا ۔ پال راکس تو اس بارے میں کچھ نہیں جانتا تھا لیکن وہ یہ بہرحال جانتا تھا کہ جزیرے سے تعلق تمہارا ہے اس لئے ہو سکتا ہے کہ وہ گروپ اب تم پر چڑھائی کر دے اور تم سے جزیرے کے بارے میں معلومات حاصل کرنے کی کوشش کرے اس لئے کلب کی طرف سے تم ہوشیار رہنا تاکہ اس گروپ کا خاتمہ کیا جا سکے تم لاپاز میں انہیں تلاش کر رہے ہیں "...... لاوس نے تفصیل سے بات کرتے ہوئے کہا۔

" اوہ اچھا ۔ یہ بات ہے ۔ تم بے فکر رہو ۔ سپر مارٹو پر ہاتھ ڈالنا بچوں کا کھیل نہیں ہے ۔ میں تو کہتا ہوں کہ وہ یہاں آئیں تاکہ انہیں معلوم ہو سکے کہ موت کسے کہتے ہیں "...... مارٹو نے کہا۔

" مجھے معلوم ہے کہ تمہارے کلب سے کوئی زندہ واپس نہیں جا

سکتا لیکن پھر بھی تم نے ہوشیار رہنا ہے اور ان سے معمولی سی رعایت بھی نہ کرنا "...... لاؤس نے کہا۔

" ایسا ہی ہو گا۔ تم نے اچھا کیا کہ مجھے بتا دیا۔ اب ان کا خاتمہ یقینی طور پر ہو جائے گا لیکن ان کے بارے میں مزید تفصیلات کیا ہیں "...... مارٹو نے کہا۔

" وہ سیکرٹ ایجنٹ ہیں اس لئے وہ کسی بھی میک اپ میں ہو سکتے ہیں۔ بہرحال ان کی تعداد چھ ہو گی۔ ایک عورت اور پانچ مرد "...... لاؤس نے جواب دیا۔

" ٹھیک ہے۔ تم بے فکر رہو بلکہ کسی طرح انہیں مجھ تک بھیج دو "...... مارٹو نے کہا تو دوسری طرف سے لاؤس بے اختیار ہنس پڑا۔

" اوکے "...... لاؤس نے کہا اور اس کے ساتھ ہی رابطہ ختم ہو گیا تو مارٹو نے کریڈل کو کئی بار دبا کر ہاتھ چھوڑ دیا۔

" یس باس "...... دوسری طرف سے مؤدبانہ آواز سنائی دی۔

" ماسٹر سے بات کراؤ "...... مارٹو نے کہا۔

" یس باس "...... دوسری طرف سے کہا گیا۔

" ماسٹر بول رہا ہوں باس "...... چند لمحوں بعد ایک اور مؤدبانہ آواز سنائی دی۔

" ماسٹر۔ ایک گروپ کسی بھی وقت کلب میں آ سکتا ہے۔ وہ میری تلاش میں ہو گا۔ ایک عورت اور پانچ مرد ہیں۔ ہم نے ان کا فوری اور یقینی خاتمہ کرنا ہے۔ یہ لارڈ صاحب کا حکم ہے "...... مارٹو

نے کہا۔

" ان کے بارے میں مزید تفصیلات کیا ہیں باس "...... ماسٹر نے پوچھا۔

" بس یہی تفصیلات ہیں۔ وہ پاکیشیا سیکرٹ سروس کے ایجنٹ ہیں اس لئے کسی بھی میک اپ میں آ سکتے ہیں۔ بہرحال تم جو مشکوک آدمی محسوس کرو اسے گولی سے اڑا دو "...... مارٹو نے کہا۔

" یس باس "...... دوسری طرف سے کہا گیا تو مارٹو نے رسیور رکھ کر ریک سے شراب کی نئی بوتل اٹھا لی۔ اسے یقین تھا کہ اگر یہ گروپ کلب میں آیا تو لامحالہ مارا جائے گا کیونکہ یہاں کلب میں اس کے آدمی ہر وقت مسلح حالت میں رہتے تھے۔

عمران اپنے ساتھیوں سمیت ایک ہوٹل کے ہال میں ایک کونے میں موجود تھا۔ یہ بڑا ہوٹل تھا اور یہاں آنے جانے والے چونکہ طبقہ امراء سے تعلق رکھتے تھے اس لئے یہاں خاموشی اور سکون تھا۔ لاپاز کلب میں تمام افراد کو ہلاک کر کے عمران اور اس کے ساتھی وہاں سے باہر آ گئے تھے جبکہ عمران نے اسلحے کے سٹور میں وائرلیس بم چارج کر کے رکھ دیا تھا جسے کافی فاصلے پر پہنچ کر ڈی چارج کر دیا تھا جس کے نتیجے میں لاپاز کلب خوفناک دھماکوں سے مکمل طور پر تباہ ہو گیا۔ اس کے بعد عمران نے ایک بڑے سٹور سے ماسک میک اپ باکس خریدا اور پھر ایک ایک کر کے انہوں نے ایک بند گلی میں جا کر ماسک میک اپ کیا اور پھر وہ سب قریب ہی موجود اس ہوٹل میں آ گئے تھے۔ ان سب کی جیبوں میں مشین پسٹل موجود تھے۔ یہاں انہوں نے ایکریمین جوس منگوا لیا تھا اور وہ اسے

گھونٹ گھونٹ پی رہے تھے لیکن عمران نے ٹائیگر کو ماسک میک اپ کے بعد ریڈ ڈے کلب بھجوا دیا تھا تاکہ وہ وہاں کی صورت حال معلوم کر کے انہیں اطلاع دے۔

"مسٹر مائیکل۔ اب کیا پروگرام ہے"...... جولیا نے کہا۔

"پال راکس کا کہنا ہے کہ کراسنگ ایرو کارس جزیرے میں ہے اور ہم نے اسے بہرحال حاصل کرنا ہے۔ اب اس کی دو صورتیں ہو سکتی ہیں۔ ایک تو یہ کہ ہم اگسٹ جزیرے پر جا کر اس لارڈ کو قابو کریں اور اس کے ذریعے اس کنگ براؤن کو حکم دیں کہ وہ کراسنگ ایرو بھجوا دے اور ہم اسے حاصل کر لیں۔ دوسری صورت یہ بھی ہو سکتی ہے کہ ہم یہاں سے جنوبی بحر اوقیانوس اس جزیرے پر جائیں اور وہاں سے کراسنگ ایرو حاصل کریں"...... عمران نے آہستہ سے بات کرتے ہوئے کہا۔

"میرے خیال میں لارڈ والا مشن زیادہ بہتر رہے گا کیونکہ وہ یہاں سے قریب ہے جبکہ جنوبی بحر اوقیانوس میں بہت وقت لگ جائے گا"...... صفدر نے کہا اور پھر ایک ایک کر کے سب نے اس کی تائید کر دی۔

"میں نے بھی یہی فیصلہ کیا ہے اس لئے ٹائیگر کو میں نے وہاں ریڈ ڈے کلب بھجوایا ہے۔ ہمیں مارٹو سے اگسٹ جزیرے تک پہنچنے کا راستہ اور دیگر تفصیلات معلوم کرنا ہوں گی"...... عمران نے کہا اور پھر اس سے پہلے کہ ان کے درمیان مزید کوئی بات ہوتی ٹائیگر اس

ہال کے دروازے سے اندر داخل ہوتا ہوا دکھائی دیا۔ عمران نے ہاتھ اٹھا کر اسے مخصوص اشارہ کیا تو وہ تیز تیز قدم اٹھاتا ان کی طرف بڑھتا چلا آیا۔

"کیا رپورٹ ہے"...... عمران نے اس کے کرسی پر بیٹھتے ہی پوچھا۔

"وہاں ریڈ الرٹ ہو چکا ہے۔ کسی بھی مشکوک آدمی کو فوراً گولی مار دی جاتی ہے۔ اب تک چار آدمی ہلاک ہو چکے ہیں۔ بڑی بھاری رقم دے کر ایک ویٹر سے معلوم ہوا ہے کہ سر بارٹو نے کلب کے مینجر ماسٹر کو کہا ہے کہ ایک گروپ جو ایک عورت اور پانچ مردوں پر مشتمل ہے کلب میں آئے گا۔ انہیں بغیر کسی توقف کے ہلاک کر دیا جائے اور اس کے ساتھ ساتھ جو بھی مشکوک نظر آئے اسے گولی سے اڑا دیا جائے۔ تب سے وہاں یہ کارروائی ہو رہی ہے۔ ویسے یہ کلب مکمل طور پر خوفناک غنڈوں اور بدمعاشوں کی آماجگاہ ہے"...... ٹائیگر نے رپورٹ دیتے ہوئے کہا۔

"تم نے بارٹو تک پہنچنے کا کوئی راستہ بھی تلاش کیا ہے : نہیں"...... عمران نے خشک لہجے میں کہا۔

"یس باس۔ لیکن ایسا کوئی راستہ نہیں ہے۔ راستہ صرف کلب کے اندر سے جاتا ہے"...... ٹائیگر نے جواب دیا۔

"اوکے۔ اٹھو۔ تمہاری رپورٹ کا یہ فائدہ ہو گیا ہے کہ اب وہاں ہمیں پوچھ گچھ کرنے کی ضرورت نہیں ہے۔ بس ہم نے تہہ خانے

میں پہنچنا ہے۔ باقی جو نظر آئے اڑا دو"...... عمران نے کہا تو سب نے اثبات میں سر ہلا دیئے۔

"یہ ہوئی ناں بات"...... تنویر نے انتہائی جوشیلے لہجے میں کہا۔

"ہمیں یہاں سے علیحدہ علیحدہ ہو کر جانا ہو گا کیونکہ یہ بھی ہو سکتا ہے کہ باہر یہ لوگ ہماری تلاش میں ہوں۔ البتہ وہاں ہم اکٹھے ہی جائیں گے"...... عمران نے کہا اور پھر وہ دو دو کی ٹولیوں میں اس ہوٹل سے باہر آئے اور علیحدہ علیحدہ ٹیکسیوں میں سوار ہو کر ریڈ وے کلب کی طرف بڑھتے چلے گئے۔ عمران اور جولیا ایک ٹیکسی میں تھے جبکہ صفدر اور کیپٹن شکیل دوسری ٹیکسی میں اور تنویر اور ٹائیگر تیسری ٹیکسی میں سوار ہوئے تھے۔ عمران اور جولیا ٹیکسی کی عقبی سیٹ پر موجود تھے اور وہ دونوں خاموش بیٹھے ہوئے تھے۔

"جناب"...... اچانک ڈرائیور نے بیک مرر میں دیکھتے ہوئے کہا۔

"یس"...... عمران نے چونک کر کہا۔

"جناب۔ بہتر یہی ہے کہ آپ مس صاحبہ کو اس کلب میں نہ لے جائیں۔ وہ جگہ حد درجہ خطرناک لوگوں کی آماجگاہ ہے"۔ ڈرائیور نے ڈرتے ڈرتے لہجے میں کہا۔

"ہم نے کلب میں نہیں جانا۔ اس کے قریب ایک اور جگہ جانا ہے۔ کلب کا نام تو صرف نشانی کے طور پر بتایا ہے"...... عمران نے کہا تو ڈرائیور کا چہرہ نارمل ہو گیا اور پھر تھوڑی دیر بعد اس نے ٹیکسی

ایک منزلہ عمارت کے قریب لے جا کر روک دی۔

"یہ سامنے کلب ہے جناب"...... ڈرائیور نے کہا۔

"شکریہ"...... عمران نے نیچے اترتے ہوئے کہا اور ڈرائیور کو کرایہ کے ساتھ ٹپ دے کر وہ دونوں اطمینان سے چلتے ہوئے آگے بڑھتے چلے گئے۔ کافی آگے آنے کے بعد وہ مڑے اور ایک بار پھر کلب کی طرف بڑھنے لگے کیونکہ ٹیکسی وہیں سے مڑ کر واپس چلی گئی تھی۔ کلب سے کچھ پہلے ایک بکسٹال تھا۔ عمران وہاں رک گیا اور اس نے کتابیں اور رسالے چیک کرنے شروع کر دیئے۔ چند لمحوں بعد وہاں سے قریب ہی ایک ٹیکسی رکی تو اس میں سے صفدر اور کیپٹن شکیل نیچے اترے اور ان کی طرف بڑھنے لگے۔ پھر وہ ان کے قریب سے ہو کر آگے بڑھ گئے جبکہ اسی لمحے تیسری ٹیکسی ان کے بالکل قریب آ کر رکی اور اس میں سے تنویر اور ٹائیگر نیچے اترے۔ عمران نے ہاتھ میں پکڑا ہوا رسالہ واپس رکھا اور پھر وہ کلب کے کمپاؤنڈ گیٹ کی طرف بڑھ گیا۔ صفدر اور کیپٹن شکیل بھی مڑ کر واپس آ گئے تھے۔ کلب میں آنے جانے والے افراد واقعی اپنی شکلوں سے ہی خوفناک غنڈے اور بدمعاش نظر آ رہے تھے۔

"فوری اور مکمل تباہی۔ صرف ایک آدمی کو زندہ رہنا چاہئے تاکہ اس سے مارٹو تک پہنچنے کا راستہ معلوم ہو سکے"...... عمران نے آہستہ سے کہا تو سب نے اثبات میں سر ہلا دیئے۔ اب بھی وہ دو دو کی ٹولی میں آگے بڑھ رہے تھے اور پھر عمران اور جولیا یکے بعد دیگرے

ہال میں داخل ہوئے تو وہاں منشیات کے گاڑھے دھوئیں کے ساتھ ساتھ منشیات کی تیز بو نے ان کا استقبال کیا۔ وہاں کا ماحول واقعی انتہائی گھٹیا تھا۔ جولیا کے اندر داخل ہوتے ہی ہال میں سیٹیاں سی بجنے لگی تھیں لیکن اسی لمحے عمران کے ساتھی بھی اندر آ گئے اور پھر یکلخت عمران نے مشین پسٹل نکالا اور دوسرے لمحے ہال میں تڑتڑاہٹ کی آوازوں کے ساتھ ہی انسانی چیخیں بھی ابھرنے لگیں۔ ہال میں چار مشین گن بردار موجود تھے اور عمران نے سب سے پہلے انہیں نشانہ بنایا تھا جبکہ اس کے سارے ساتھیوں نے بھی پھیل کر فائر کھول دیا تھا لیکن ٹائیگر بجلی کی سی تیزی سے دوڑتا ہوا کاؤنٹر کی طرف بڑھ گیا تھا۔ کاؤنٹر پر تین غنڈے موجود تھے۔ ٹائیگر نے ان میں سے دو کو گولیاں مار کر اڑا دیا۔

"بولو۔ مارٹو کے دفتر کو راستہ کہاں سے جاتا ہے۔ سچ بتا دو ورنہ گولی مار دوں گا"...... ٹائیگر نے کہا تو اس آدمی نے جلدی سے راستہ بتا دیا اور ٹائیگر نے ٹریگر دبا دیا۔ اس کے ساتھ ہی وہ تیزی سے مڑا اور دوڑتا ہوا سائیڈ راہداری کی طرف بڑھ گیا۔ راہداری کے آخر میں ایک دروازہ تھا۔ ابھی اس نے آدھی راہداری ہی کراس کی تھی کہ دروازہ کھلا اور یکے بعد دیگرے دو مسلح آدمی دوڑتے ہوئے باہر آئے ہی تھے کہ ٹائیگر نے مشین پسٹل کا ٹریگر دبا دیا اور دوسرے ہی لمحے وہ دونوں چیختے ہوئے نیچے گرے اور تڑپنے لگے۔ ٹائیگر نے ان میں سے ایک کی مشین گن جھپٹی اور آگے بڑھ کر اس دروازے میں

داخل ہوا تو وہاں ایک آدمی میز کے ساتھ بے چینی کے عالم میں ٹہل
رہا تھا۔ ٹائیگر کے اندر داخل ہونے کی آواز سن کر وہ مڑا ہی تھا کہ
ٹائیگر نے مشین گن کا ٹریگر دبا دیا اور وہ آدمی چیختا ہوا لٹو کی طرح
گھوم کر نیچے گرا اور پھڑکنے لگا۔ ٹائیگر تیزی سے اس کمرے کے
دوسرے دروازے کی طرف بڑھ گیا۔ اس نے دروازہ کھولا اور اندر
داخل ہو کر وہ ایک دیوار کی طرف بڑھ گیا۔ اس نے دیوار کی جڑ میں
ابھری ہوئی جگہ پر پیر مارا تو سرر کی آواز کے ساتھ ہی دیوار درمیان
سے کھل گئی اور دوسری طرف سیڑھیاں نیچے جاتی دکھائی دے رہی
تھیں۔ ٹائیگر بجلی کی سی تیزی سے بیک وقت دو دو سیڑھیاں پھلانگتا
ہوا نیچے پہنچا تو وہ ایک ہال میں موجود تھا جہاں باقاعدہ جوا کھیلا جا رہا
تھا۔ دس بارہ مسلح افراد وہاں موجود تھے اور وہ ٹائیگر کو اس طرح
حیرت سے دیکھ رہے تھے جیسے انہیں سمجھ نہ آ رہی ہو کہ یہ اچانک
کون آ گیا ہے کہ یکلخت ٹائیگر نے ٹریگر دبا دیا اور پھر دیکھتے ہی دیکھتے
ہال نما کمرہ انسانی لاشوں اور زخمیوں سے بھر گیا۔ ٹائیگر نے اس
وقت تک ٹریگر سے ہاتھ نہ ہٹایا تھا جب تک کہ آخری آدمی بھی ختم
نہ ہو گیا اور وہاں موجود مسلح افراد چونکہ سنبھلنے سے پہلے ہی مشین
گن کا نشانہ بن گئے تھے اس لئے باقی افراد کو گرانے میں اسے کوئی
مشکل پیش نہ آئی تھی۔ جب آخری آدمی بھی ختم ہو گیا تو ٹائیگر دوڑتا
ہوا ایک راہداری کی طرف بڑھ گیا۔ اس راہداری میں کوئی آدمی
نہیں تھا جبکہ راہداری کے اختتام پر ایک دروازہ تھا جس کے اوپر

سرخ رنگ کا بلب جل رہا تھا اور ٹائیگر کے چہرے پر اس بلب کو
دیکھ کر ہلکی سی مسکراہٹ ابھر آئی۔ اس کا مطلب تھا کہ مارنو اس
ساؤنڈ پروف کمرے میں اطمینان سے بیٹھا ہو گا۔ اسے معلوم ہی نہ ہو
سکا ہو گا کہ باہر قیامت آ چکی ہے۔ ٹائیگر دوڑتا ہوا اس دروازے تک
پہنچا۔ اس نے دروازے کے لاک سسٹم پر مشین گن کی نال رکھی
اور نال کو دبا کر ٹریگر دبا دیا۔ دوسرے لمحے اس کے جسم کو جھٹکے
سے لگے لیکن مشین گن کی گولیوں نے لاک کے پرخچے اڑا دیئے۔
اس کے ساتھ ہی ٹائیگر نے لات ماری تو پورا دروازہ کھل گیا اور وہ
بجلی کی سی تیزی سے دوڑتا ہوا اندر گیا تو ایک دیوہیکل آدمی کو اس
نے باتھ روم کے دروازے سے باہر آتے ہوئے دیکھا۔ ٹائیگر نے
یکلخت ٹریگر دبا دیا اور وہ آدمی چیختا ہوا اچھل کر نیچے گرا ہی تھا کہ
ٹائیگر نے بجلی کی سی تیزی سے مشین گن کو نال سے پکڑا اور نیچے گر
کر چیخ کر اٹھتے ہوئے اس دیوہیکل آدمی کے سر پر اس نے مشین گن
کا بٹ مار دیا۔ دوسرے لمحے وہ آدمی نیچے گرا تو ٹائیگر نے دوسرا وار کر
دیا اور اس آدمی کا جسم ایک زور دار جھٹکا کھا کر ساکت ہو گیا تو
ٹائیگر نے اسے ٹانگ سے پکڑ کر گھسیٹا اور تیزی سے گھسیٹتا ہوا وہ
اسے اس کمرے سے باہر لے آیا۔ اس آدمی کے ایک بازو سے خون
بہہ رہا تھا۔ ٹائیگر نے جان بوجھ کر اس انداز میں فائر کیا تھا کہ
گولیاں اس کے بازو کو زخمی کر کے نکل گئی تھیں۔ البتہ فائرنگ کے
جھٹکے سے وہ نیچے گر گیا تھا اور چونکہ اس کے ساتھ یہ سب کچھ اچانک

ہوا تھا اس لئے وہ سنبھل ہی نہ سکا تھا ورنہ جس قدوقامت اور جسامت کا وہ آدمی تھا وہ اتنی آسانی سے مار کھانے والوں میں سے نہ تھا۔ ٹائیگر اسے گھسیٹتا ہوا کمرے سے باہر لے آیا تو اسی لمحے اس نے عمران اور اس کے پیچھے جولیا اور تنویر کو سیڑھیاں اترتے ہوئے دیکھا تو وہ اس آدمی کو اور زیادہ تیزی سے گھسیٹتا ہوا راہداری سے نکال لایا اسی لمحے عمران، جولیا اور تنویر ہال میں پہنچ گئے۔ ان سب کے چہروں پر انتہائی حیرت کے تاثرات تھے۔

" یہ مارٹو حاضر ہے باس "...... ٹائیگر نے مسکراتے ہوئے کہا۔

" یہ قتل عام تم نے اکیلے ہی کیا ہے "...... تنویر نے انتہائی حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

" ہاں۔ یہ مجبوری تھی ورنہ اگر اس مارٹو کو معمولی سی بھی اطلاع مل جاتی تو یہ اپنے کمرے سے غائب ہو سکتا تھا "...... ٹائیگر نے جواب دیا۔

" اس قدر لوگ مارنے کی کیا ضرورت تھی "...... عمران نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

" ٹائیگر۔ تم نے واقعی بے پناہ دلیری کا مظاہرہ کیا ہے۔ ویری گڈ آج میں بھی تمہاری صلاحیتوں کی قائل ہو گئی ہوں "...... جولیا نے انتہائی تحسین آمیز لہجے میں کہا۔

" باس۔ آپ سب چونکہ ہال میں مصروف تھے اور وہاں خاصا رش تھا اور مجھے معلوم تھا کہ وہاں کے بارے میں کسی نہ کسی طرح

اطلاع نیچے مارٹو تک پہنچ جائے گی اور وہ غائب ہو جائے گا اس لئے میں نے ایک کاؤنٹر مین سے مارٹو کے بارے میں پوچھ لیا اور پھر مجھے یہاں بھی اسی لئے قتل عام کرنا پڑا "...... ٹائیگر نے سہمے ہوئے لہجے میں کہا۔

" ٹائیگر ٹھیک کہہ رہا ہے۔ اس نے واقعی عقل مندی اور بے جگری کا بیک وقت مظاہرہ کیا ہے۔ کمال ہے "...... اس بار تنویر نے کہا تو عمران بے اختیار مسکرا دیا۔

" اب میں کیا کر سکتا ہوں۔ جب جولیا اور تنویر دونوں تمہاری تعریف کر رہے ہیں تو پھر یقیناً تم نے قابل تعریف ہی کام کیا ہو گا۔ اسے کیسے بے ہوش کیا ہے۔ یہ دیو ہیکل اور لڑاکا نظر آ رہا ہے "۔ عمران نے فرش پر پڑے ہوئے مارٹو کی طرف اشارہ کرتے ہوئے کہا تو ٹائیگر نے اسے تفصیل بتا دی۔

" گڈ شو ٹائیگر۔ تمہارا یہ ایکشن میرے نزدیک قابل تحسین ہے ورنہ مشین گن ہاتھ میں ہو اور اچانک آدمی فائر کھول دے تو اس سے بھی زیادہ لوگوں کو ہلاک کیا جا سکتا ہے "...... عمران نے کہا۔

" تھینک یو باس "...... ٹائیگر کے ستے ہوئے چہرے پر پہلی بار مسرت کے تاثرات ابھر آئے تھے۔

" اب اس سے پوچھ گچھ یہاں کرنی ہے یا اسے ساتھ لے جانا ہے "...... جولیا نے کہا۔

" یہ موٹے دماغ کا آدمی لگتا ہے اور ہمارے پاس کوئی جگہ بھی

نہیں ہے جہاں اسے لے جایا جائے اس لئے یہیں اس کے آفس میں ہی پوچھ گچھ ہو گی۔ تنویر تم ٹائیگر کے ساتھ مل کر اسے اٹھاؤ اور اندر لے چلو اور جولیا تم نے یہیں رکنا ہے۔ ہو سکتا ہے کہ اوپر سے کوئی خفیہ راستہ ہو جہاں سے کوئی اچانک آ جائے"...... عمران نے کہا تو جولیا نے اثبات میں سر ہلا دیا جبکہ تنویر اور ٹائیگر نے مل کر مارٹو کو اٹھایا اور اسے لے کر دوبارہ وہ اس کے آفس میں آ گئے۔ عمران ان کے ساتھ تھا۔

"بیلٹ کھول کر اس کے ہاتھ کرسی کے عقب میں کر کے جکڑ دو"...... عمران نے کہا تو ٹائیگر نے اس کے حکم کی تعمیل کر دی۔ اب مارٹو بے بس سا نظر آ رہا تھا۔

"یہ اگر کھڑا ہو گیا تو پھر"...... تنویر نے کہا۔

"میں نے کہا ہے کہ یہ موٹے دماغ کا ہے اس لئے اسے اتنی عقل نہیں آ سکتی۔ ٹائیگر تم مس جولیا کے پاس جا کر ٹھہرو۔ یہاں میرے ساتھ تنویر رہے گا"...... عمران نے کہا تو ٹائیگر سر ہلاتا ہوا مڑا اور آفس سے باہر چلا گیا تو عمران نے دونوں ہاتھوں سے مارٹو کا ناک اور منہ بند کر دیا۔ چند لمحوں بعد جب اس کے جسم میں حرکت کے تاثرات نمودار ہونا شروع ہو گئے تو عمران نے ہاتھ ہٹائے اور جیب سے اس نے ایک تیز دھار خنجر نکال کر تنویر کی طرف بڑھا دیا۔

"تم اس کے نزدیک کھڑے ہو جاؤ اور جیسے میں کہتا جاؤں ویسے کرتے جانا۔ اس کو انتہائی بے رحم تشدد سے کنٹرول میں لانا پڑے گا

پھر ہی یہ زبان کھولے گا"...... عمران نے کہا تو تنویر نے اثبات میں سر ہلاتے ہوئے ہاتھ میں پکڑی ہوئی مشین گن کاندھے سے لٹکائی اور خنجر پکڑ کر وہ مارٹو کی کرسی کے قریب کھڑا ہو گیا۔ چند لمحوں بعد مارٹو نے کراہتے ہوئے آنکھیں کھولیں اور اس کے ساتھ ہی اس نے ایک جھٹکے سے اٹھنے کی کوشش کی لیکن ظاہر ہے وہ اس طرح اٹھ نہ سکتا تھا۔

"تم۔ تم کون ہو۔ یہ۔ یہ کیا مطلب۔ یہ کیا ہے"...... مارٹو نے پوری طرح ہوش میں آتے ہی سامنے کھڑے عمران اور تنویر کو دیکھتے ہوئے انتہائی حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"ہم وہی پاکیشیائی ایجنٹ ہیں مارٹو جنہوں نے لاپاز کلب کے پال راکس کو اس کے کلب سمیت تباہ کر دیا ہے اور یہ بھی سن لو کہ اوپر تمہارے کلب میں موجود تمام افراد کو انتہائی بے دردی سے ہلاک کر دیا گیا ہے اور یہاں نیچے ہال میں بھی موجود مسلح اور غیر مسلح سب افراد ہلاک ہو چکے ہیں اس لئے اب اس پورے کلب میں صرف تم زندہ ہو۔ تم ہمارے لئے انتہائی چھوٹی مچھلی ہو اس لئے اگر تم ہم سے تعاون کرو تو ہمارا وعدہ کہ ہم تمہیں زندہ چھوڑ دیں گے"۔ عمران نے انتہائی سرد لہجے میں کہا۔

"تعاون۔ کیسا تعاون"...... مارٹو نے ہونٹ بھینچتے ہوئے کہا۔

"اگسٹ جزیرے کو جانے والی سپلائی اور وہاں سے آنے والی سپلائی کے تم انچارج ہو۔ ہمیں معلوم ہے کہ یہ سب کچھ آبدوز کے

ذریعے ہوتا ہے۔ تم ہمیں تفصیل بتاؤ کہ یہ آبدوز کہاں آتی ہے اور
کہاں ٹھہرتی ہے اور کب واپس جاتی ہے اور تمہارا اس میں کیا رول
ہے "...... عمران نے سرد لہجے میں کہا۔

" آبدوز۔ سپلائی۔ یہ تم کیا کہہ رہے ہو۔ میرا ان سے کیا
تعلق"...... مارٹو نے تیز لہجے میں کہا۔

" تنویر۔ اس کی ایک آنکھ نکال دو"...... عمران نے مڑ کر سرد
لہجے میں کہا تو تنویر کا خنجر والا ہاتھ بجلی کی سی تیزی سے حرکت میں آیا
اور دوسرے لمحے کمرہ مارٹو کے حلق سے نکلنے والی چیخ سے گونج اٹھا۔
تنویر نے ایک لمحے میں اس کی آنکھ کا ڈھیلا خنجر کی نوک سے کاٹ کر
باہر اچھال دیا تھا۔ مارٹو مسلسل چیخیں مار رہا تھا۔

" اب بتاؤ ورنہ دوسری آنکھ بھی نکال دیں گے اور تمہاری پوری
زندگی سڑکوں پر بھیک مانگتے گزر جائے گی"...... عمران نے پہلے سے
بھی زیادہ سرد لہجے میں کہا۔

" مم۔ مم۔ مجھے نہیں معلوم"...... مارٹو نے رک رک کر کہا۔

"پہلے اس کی ناک کاٹو، پھر کان، پھر دوسری آنکھ اور پھر ہاتھوں کی
انگلیاں اور پیروں کی انگلیاں بھی کاٹ دو۔ اس وقت تک تمہارا ہاتھ
نہیں رکنا چاہئے جب تک یہ بتائے نہیں"...... عمران نے دو قدم
پیچھے ہٹتے ہوئے کہا تو تنویر بجلی کی سی تیزی سے آگے بڑھا اور پھر کمرہ
مارٹو کے حلق سے نکلنے والی انتہائی کربناک اور مسلسل چیخوں سے
گونجنے لگا۔

" بب۔ بب۔ بتاتا ہوں۔ بتاتا ہوں"...... ناک اور ایک کان
کٹتے ہی مارٹو نے چیخ چیخ کر کہنا شروع کیا تو عمران نے ہاتھ اٹھا کر
تنویر کو روک دیا۔

"بولو۔ ورنہ"...... عمران نے غراتے ہوئے کہا۔

" وہ۔ وہ ہفتے کے روز آبدوز آتی ہے۔ بیساگ گھاٹ کے قریب
وہ سطح پر آتی ہے اور پھر بیساگ گھاٹ سے میری دو لانچیں جن کے
نام سپر مارٹو ون اور ٹو ہے، میں سے ایک لانچ آبدوز سے سپلائی لسٹ
لے کر بیساگ گھاٹ آتی ہیں اور جہاں سے وہ سپلائی لسٹ یہاں
میرے کلب پہنچا دی جاتی ہے اور پھر یہاں سے ان کی سپلائی دوسرے
روز اتوار کو دس بجے بیساگ گھاٹ پر پہنچائی جاتی ہے اور پھر سپر
مارٹو ون اور ٹو لانچوں کے ذریعے آبدوز تک مال پہنچتا ہے اور آبدوز
واپس چلی جاتی ہے"...... مارٹو نے رک رک کر اور کراہتے ہوئے
جواب دیا۔

"آبدوز کا کیپٹن کون ہے"...... عمران نے پوچھا۔

" مارسن۔ کیپٹن مارسن"...... مارٹو نے جواب دیا۔

" ہفتہ تو آج ہے۔ کیا آج سپلائی لسٹ آچکی ہے"...... عمران
نے کہا۔

" ہاں۔ صبح آٹھ بجے آئی تھی۔ اب کل سپلائی جائے گی صبح آٹھ
بجے۔ میرا آدمی روڈی لسٹ کے مطابق تمام سامان رات کو مہیا کرتا
ہے اور وہی سپلائی دے کر آتا ہے"...... مارٹو نے جواب دیا تو عمران

نے کاندھے سے مشین گن اتاری اور دوسرے لمحے تڑتڑاہٹ کی آوازوں کے ساتھ ہی مارٹو کا جسم گولیوں سے چھلنی ہو گیا۔

" بیلٹ کھول کر آجاؤ۔ اب ہم نے یہاں سے نکل کر سیدھے اس بیساگ گھاٹ پر جانا ہے "...... عمران نے کہا تو تنویر نے اثبات میں سرہلا دیا۔ تھوڑی دیر بعد وہ دونوں اس آفس سے نکل کر باہر ہال میں آگئے جہاں جولیا اور ٹائیگر دونوں موجود تھے۔

" باس۔ باس۔ میں نے یہاں سے ایک خفیہ راستہ تلاش کر لیا ہے "...... ٹائیگر نے کہا۔

" تنویر۔ اوپر جا کر صفدر اور کیپٹن شکیل کو بلا لاؤ۔ جلدی کرو "...... عمران نے کہا تو تنویر تیزی سے مڑا اور سیڑھیوں کی طرف بڑھ گیا۔ کچھ دیر بعد وہ سب اس خفیہ راستے سے نکل کر سڑک پر آئے اور پھر علیحدہ علیحدہ ہو کر آگے بڑھتے چلے گئے۔ صفدر نے بتایا کہ انہوں نے کلب کا مین گیٹ بند کر کے باہر کلب کلوز کا بورڈ لگا دیا تھا اس لئے باہر سے کوئی نہیں آیا تھا۔

" یہاں کہیں بیساگ گھاٹ ہے۔ ہم نے وہاں پہنچنا ہے اس نے علیحدہ علیحدہ ہو کر چلتے ہوئے وہاں پہنچو۔ میرے ساتھ جولیا رہے گی "...... عمران نے کہا تو سب نے اثبات میں سرہلا دیئے۔

شاہی انداز میں سجے ہوئے ایک بڑے کمرے میں ایک لمبے قد اور بھاری جسم کا ادھیڑ عمر آدمی ایک صوفے پر نیم دراز تھا۔ اس کے ہاتھ میں انتہائی قیمتی سگار تھا اور وہ بڑے اطمینان بھرے انداز میں بیٹھا سگار پی رہا تھا۔ یہ لارڈ ڈارسن تھا ہوپر کا چیف۔ کمرہ خالی تھا البتہ لارڈ کے سامنے ایک کارڈلیس فون پیس رکھا ہوا تھا۔ وہ بیٹھا سگار پی رہا تھا کہ اچانک فون پیس سے مترنم سی موسیقی کی آواز سنائی دی تو وہ بے اختیار چونک پڑا۔ اس نے فون پیس اٹھایا اور اس کا ایک بٹن پریس کر دیا۔

" یس "...... لارڈ نے انتہائی سخت اور تحکمانہ لہجے میں کہا۔

" ٹیری بول رہا ہوں لارڈ۔ مشین روم سے۔ لاوس کی کال ہے "۔ ایک ممناتی ہوئی سی آواز سنائی دی۔

" کراؤ بات "...... لارڈ نے کہا۔

"لاوس بول رہا ہوں لارڈ۔ لاپاز سے"...... چند لمحوں بعد ایک اور انتہائی مؤدبانہ آواز سنائی دی۔

"یس۔ کیا رپورٹ ہے۔ ہلاک ہو گئے وہ پاکیشیائی ایجنٹ یا نہیں"...... لارڈ نے اسی طرح سرد اور تحکمانہ لہجے میں کہا۔

"وہ ٹریس ہی نہیں ہو سکے لارڈ۔ انہوں نے انتہائی خوفناک واردات کی ہے اور اس واردات کے بعد ہم نے انہیں ٹریس کیا ہے لیکن وہ ساحل پر پہنچ کر غائب ہو گئے ہیں"...... لاوس نے جواب دیا۔

"کیسی واردات"...... لارڈ نے اسی طرح سپاٹ لہجے میں کہا۔

"انہوں نے ریڈ وے کلب میں قیامت برپا کر دی ہے اور مارٹو بھی ہلاک ہو چکا ہے۔ اس کے کلب کے ہال میں موجود ڈیڑھ سو افراد اور نیچے جوئے خانہ میں موجود اسی نوے کے قریب افراد کو بھی ہلاک کر دیا گیا ہے۔ مارٹو کی لاش اس کے آفس کی ایک کرسی پر پڑی ملی ہے۔ اس کا سینہ گولیوں سے چھلنی کر دیا گیا ہے لیکن اس کی لاش کی حالت بتا رہی ہے کہ ہلاک کرنے سے پہلے اس پر انتہائی بے رحمانہ تشدد کیا گیا ہے۔ اس کی ایک آنکھ خنجر سے کاٹ کر نکال دی گئی ہے اور اس کی ناک جڑ سے کٹی ہوئی تھی۔ اس کا ایک کان بھی کٹا ہوا تھا"...... دوسری طرف سے لاوس نے تفصیل بتاتے ہوئے کہا تو لارڈ کے چہرے پر انتہائی غصے کے تاثرات ابھرتے چلے گئے لیکن وہ خاموش رہا تھا۔

"اور ہلاک کرنے والوں کو کسی نے نہیں پہچانا۔ کیوں"۔ لارڈ نے ایسے لہجے میں کہا جیسے بات کرنے کی بجائے لارڈ اسے لٹھ مار رہا ہو۔

"صرف ایک آدمی زندہ بچ گیا تھا۔ وہ اس جگہ چھپ گیا تھا جہاں ان کی نظریں نہیں پہنچیں۔ اس آدمی نے ان کے بارے میں بتایا ہے کہ یہ ایک عورت اور پانچ مرد تھے۔ ان کے حلیئے بھی اس نے کسی حد تک بتا دیئے ہیں۔ ان میں سے دو کو بیساگ گھاٹ پر دیکھا گیا لیکن پھر وہ غائب ہو گئے۔ ہم نے پورا بیساگ گھاٹ اور پورا ساحلی علاقہ چھان مارا ہے"...... لاوس نے کہا۔

"انہیں تلاش کر کے ہلاک کرو ورنہ میں تم سب کے ڈیتھ آرڈر جاری کر دوں گا"...... لارڈ نے چیختے ہوئے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے فون پیس آف کر کے اسے دوبارہ آن کیا اور یکے بعد دیگرے دو بٹن پریس کر دیئے۔

"یس۔ ٹیری بول رہا ہوں سر"...... دوسری طرف سے ٹیری کی آواز سنائی دی۔

"ٹیری۔ سپلائی لے آنے والی آبدوز آج لاپاز گئی ہوئی ہے یا نہیں"...... لارڈ نے کہا۔

"گئی ہوئی ہے باس۔ شیڈول کے مطابق کل صبح واپس آئے گی"...... دوسری طرف سے کہا گیا۔

"اس کے کیپٹن سے میری بات کراؤ"...... لارڈ نے کہا۔

"یس سر"...... دوسری طرف سے کہا گیا تو لارڈ نے فون آف کر کے اسے میز پر رکھ دیا۔

"یہ لوگ انتہائی خطرناک ثابت ہو رہے ہیں۔ انتہائی خطرناک ان کا کوئی مستقل بندوبست کرنا ہو گا"...... لارڈ نے خود کلامی کے انداز میں کہا اور پھر تھوڑی دیر بعد فون کی مترنم موسیقی کی آواز سنائی دی تو لارڈ نے فون اٹھا لیا۔

"یس"...... لارڈ نے تحکمانہ لہجے میں کہا۔

"کیپٹن مارسن لائن پر ہے سر"...... دوسری طرف سے ٹیری کی آواز سنائی دی۔

"کراؤ بات"...... لارڈ نے کہا۔

"ہیلو سر۔ میں کیپٹن مارسن بول رہا ہوں سر"...... چند لمحوں بعد دوسری طرف سے انتہائی مؤدبانہ لہجے میں کہا گیا۔

"ہولڈ کرو"...... لارڈ نے اچانک ایک خیال کے تحت کہا اور پھر فون کی سائیڈ پر موجود ایک بٹن پریس کر دیا۔

"یس لارڈ"...... فون کے اس حصے سے ٹیری کی آواز سنائی دی۔

"ٹیری۔ کیا تم سکرین پر کیپٹن مارسن اور اس کے کیبن کو دیکھ رہے ہو"...... لارڈ نے کہا۔

"یس لارڈ"...... دوسری طرف سے کہا گیا۔

"کیا سب کچھ نارمل ہے یا کوئی گڑبڑ ہے"...... لارڈ نے کہا۔

"نارمل ہے لارڈ۔ گڑبڑ کیسی سر"...... دوسری طرف سے ٹیری

نے کہا۔

"ٹھیک ہے"...... لارڈ نے اس کی بات کا جواب دینے کی بجائے کہا اور بٹن آف کر دیا۔

"ہیلو۔ کیپٹن مارسن"...... لارڈ نے اس بار کیپٹن مارسن والا بٹن آن کرتے ہوئے کہا۔

"یس سر"...... دوسری طرف سے اسی طرح مؤدبانہ لہجے میں کہا گیا۔

"تم اسی وقت آبدوز لے کر فوراً واپس آ جاؤ۔ فوراً۔ کسی سپلائی کا انتظار مت کرو"...... لارڈ نے تیز لہجے میں کہا۔

"مم۔ مم۔ مگر سر۔ کریو تو لاپاز گیا ہوا ہے۔ وہ تو کل ہی واپس آئے گا۔ میں اکیلا آبدوز میں موجود ہوں سر"...... دوسری طرف سے حیرت بھرے لہجے میں کہا گیا۔

"میرا حکم تم نے نہیں سنا۔ فوراً واپس آ جاؤ"...... لارڈ نے انتہائی برہم لہجے میں کہا۔

"یس سر۔ یس سر"...... دوسری طرف سے یکلخت ممناتے ہوئے لہجے میں کہا گیا اور اس کے ساتھ ہی لارڈ نے فون آف کر کے اس کے نیچے موجود بٹن پریس کر دیا۔

"ٹیری بول رہا ہوں سر"...... دوسری طرف سے مشین روم انچارج ٹیری کی مؤدبانہ آواز سنائی دی۔

"میں نے آبدوز کو فوری طور پر واپس کال کیا ہے۔ آبدوز پر

کیپٹن مارسن اکیلا ہے۔ اس کے باوجود تم نے اچھی طرح چیک کرنے کے بعد لانچ کو ہیڈ کوارٹر میں آنے دینا ہے"...... لارڈ نے کہا۔

"یس سر۔ حکم کی تعمیل ہو گی سر"...... دوسری طرف سے کہا گیا تو لارڈ نے اوکے کہہ کر بٹن آف کیا اور پھر فون آن کر کے اس نے تیزی سے نمبر پریس کرنے شروع کر دیئے۔

"گیٹ وے کلب"...... ایک نسوانی آواز سنائی دی۔

"لارڈ بول رہا ہوں۔ بلیک سے بات کراؤ"...... لارڈ نے انتہائی سرد لہجے میں کہا۔

"یس سر۔ یس سر"...... دوسری طرف سے یکلخت انتہائی منمناتے ہوئے لہجے میں کہا گیا۔

"سر۔ میں بلیک بول رہا ہوں سر"...... چند لمحوں بعد ایک اور انتہائی مؤدبانہ آواز سنائی دی۔

"بلیک۔ تم اور تمہارا گروپ کسی سیکرٹ ایجنٹوں کے خلاف کام کر سکتا ہے"...... لارڈ نے کہا۔

"یس سر۔ میں خود سیکرٹ ایجنٹ رہا ہوں سر اور میرے گروپ کے تمام آدمی بھی ایجنسیوں میں کام کرتے رہے ہیں سر۔ آپ حکم فرمائیں"...... بلیک نے اسی طرح مؤدبانہ لہجے میں کہا۔

"پاکیشیائی سیکرٹ ایجنٹ یہاں لاپاز میں موجود ہیں اور نہ صرف موجود ہیں بلکہ انہوں نے لاپاز کلب کو تباہ کر دیا ہے اور ریڈ وے

کلب میں بھی قتل عام کرتے ہوئے سر بارٹو کو بھی ہلاک کر دیا ہے ان کا ٹارگٹ میں ہوں۔ میں نے پاکیشیا کا ایک دفاعی آلہ حاصل کیا تھا اس لئے وہ اس آلے کے پیچھے یہاں پہنچے ہوئے ہیں۔ تم انہیں ٹریس کر کے ہلاک کر دو تو تمہیں تمہارے منہ مانگے معاوضہ سے دس گنا زیادہ ملے گا"...... لارڈ نے کہا۔

"یس سر۔ حکم کی تعمیل ہو گی سر۔ ان کے بارے میں تفصیلات کیا ہیں سر یا کس سے مل سکیں گی"...... دوسری طرف سے مسرت بھرے لہجے میں کہا گیا۔

"لاوس کو جانتے ہو"...... لارڈ نے کہا۔

"یس سر"...... دوسری طرف سے کہا گیا۔

"لاوس سے تمام معلومات حاصل کرو۔ وہ انہیں ٹریس کر رہا ہے یہ لوگ شاید اس کے بس کے نہیں ہیں اس لئے تمہیں کہہ رہا ہوں"...... لارڈ نے کہا۔

"یس سر۔ حکم کی تعمیل ہو گی سر۔ اس بارے میں اطلاع کہاں دی جائے گی سر"...... بلیک نے کہا۔

"لاوس کو دے دینا۔ مجھے تک پہنچ جائے گی اور تمہارا انعام بھی لاوس کے ذریعے ہی تم تک پہنچ جائے گا"...... لارڈ نے کہا۔

"یس سر"...... دوسری طرف سے کہا گیا تو لارڈ نے فون آف کر کے ٹیری سے رابطہ کیا اور اسے حکم دے دیا کہ وہ لاوس کو کال کر کے اسے کہہ دے کہ لارڈ نے پاکیشیائی ایجنٹوں کی تلاش کا کام گیٹ

وے کلب کے بلیک کے ذمے لگا دیا ہے اور وہ اس سے مکمل تعاون کرے "...... لارڈ نے کہا اور پھر فون آف کر کے اس نے واپس میز پر رکھ دیا۔ اب اس کے چہرے پر اطمینان کے تاثرات ابھر آئے تھے ۔ اس نے سامنے میز پر پڑے ہوئے ڈبے سے سگار نکالا اور اسے منہ سے لگا کر لائٹر کی مدد سے اسے جلانے میں مصروف ہو گیا۔

عمران اور جولیا دونوں پیدل چلتے ہوئے ساحل کی طرف بڑھے چلے جا رہے تھے ۔ مشین گنیں انہوں نے وہیں کلب میں ہی چھوڑ دی تھیں ۔ البتہ مشین پسٹل ان کی جیبوں میں موجود تھے ۔ پھر نصف گھنٹہ ساحل پر چلتے ہوئے وہ آسانی سے بیساگ گھاٹ پر پہنچ گئے ۔ یہ گھاٹ باقی تمام گھاٹوں سے ہٹ کر اور کافی فاصلے پر تھا ۔ یہاں دس بارہ لانچیں موجود تھیں ۔ البتہ یہاں ایسے جوڑے موجود تھے جن کے انداز دیکھ کر ہی معلوم ہوتا تھا کہ یہ لوگ کسی خاص تفریح کی غرض سے یہاں آئے ہیں ۔

" کیا آپ بیوٹی جزیرے پر جانا چاہتے ہیں جناب "...... اچانک ایک آدمی نے عمران کے قریب آ کر کہا۔

" یہ بیوٹی جزیرہ کیا ہے "...... عمران نے چونک کر اور حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"یہاں سے لانچیں بیوٹی جزیرے پر جاتی ہیں اور پھر مسافر ساری رات وہاں گزار کر صبح کو واپس آتے ہیں۔ جناب وہاں ہر طرف ہٹس بنے ہوئے ہیں۔ صرف انٹری کارڈ خرید کر آپ جزیرے میں داخل ہو سکتے ہیں۔ پھر سارے ہٹس آپ کے لئے فری ہو جائیں گے۔ وہاں سینکڑوں کی تعداد میں خوبصورت لڑکیاں موجود ہیں۔ آپ چاہیں تو خالی ہٹ میں رہیں چاہیں کسی لڑکی کے ساتھ۔ آپ کی ساتھی بھی چاہے تو وہاں کسی کا ہاتھ پکڑ سکتی ہے۔ وہاں سب کچھ آپ کے لئے فری ہو گا"...... اس آدمی نے باقاعدہ بیوٹی جزیرے کا نقشہ کھینچتے ہوئے کہا تو جولیا کے چہرے پر یکلخت غصے کے تاثرات ابھر آئے۔

"ہم تو یہاں دو لانچوں کی تلاش میں آئے ہیں۔ ایک سپر مارٹو ون اور دوسری سپر مارٹو ٹو کہلاتی ہے"...... عمران نے کہا۔

"اوہ۔ اوہ۔ ٹو تو بیوٹی جزیرے پر گئی ہوئی ہے جبکہ سپر ون موجود ہے۔ آیئے میں آپ کو لے چلتا ہوں"...... اس آدمی نے خوش ہو کر کہا اور پھر وہ انہیں لے کر ایک طرف کھڑے لحیم شحیم آدمی کے پاس آ گیا۔

"ٹاڈ۔ یہ تمہاری لانچ کے گاہک میں لے آیا ہوں"...... اس آدمی نے اس لحیم شحیم آدمی سے کہا تو وہ چونک کر عمران اور جولیا کو دیکھنے لگا۔

"کرایہ دس ہزار ڈالرز ہو گا۔ اگر منظور ہو تو آ جاؤ ورنہ کسی اور لانچ کا رخ کرو"...... ٹاڈ نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

"اتنا کرایہ کیوں مانگ رہے ہو۔ کیا کوئی خاص وجہ ہے"۔ عمران نے کہا۔

"ہاں۔ یہ سپر لانچ ہے اور سپر لانچ پر جانے والوں کو بیوٹی جزیرے پر وی آئی پی حیثیت حاصل ہوتی ہے"...... ٹاڈ نے بڑے اوباشانہ لہجے میں کہا۔ اس کی نظریں جولیا پر اس طرح جمی ہوئی تھیں جیسے لوہا مقناطیس سے چمٹ جاتا ہے۔

"ٹھیک ہے۔ کہاں ہے تمہاری لانچ"...... عمران نے کہا۔

"پہلے رقم دو"...... ٹاڈ نے کہا تو عمران نے جیب میں ہاتھ ڈالا اور بڑی مالیت کے نوٹوں کی گڈی نکال کر ٹاڈ کے ہاتھ پر رکھ دی۔ ٹاڈ نے انہیں گننا شروع کر دیا اور پھر چند نوٹ اس نے اس آدمی کے ہاتھ پر رکھ دیئے جو انہیں لے آیا تھا اور وہ آدمی نوٹ لے کر تیزی سے مڑا اور غائب ہو گیا۔ ٹاڈ نے باقی نوٹ جیب میں رکھ لئے۔

"آئیں میرے ساتھ"...... ٹاڈ نے کہا اور پھر انہیں لے کر ایک طرف کافی فاصلے پر ساحل کی طرف بڑھنے لگا۔ عمران نے سر پر ہاتھ رکھ کر مخصوص انداز میں اشارہ کیا کیونکہ وہ دیکھ چکا تھا کہ اس دوران اس کے باقی ساتھی بھی وہاں ارد گرد موجود تھے۔

"آیئے جناب"...... ٹاڈ نے لانچ پر پیر رکھتے ہوئے عمران اور جولیا سے کہا تو عمران اور جولیا اس کے پیچھے لانچ پر سوار ہو گئے لیکن پھر اس سے پہلے کہ ٹاڈ لانچ کا انجن سٹارٹ کرتا عمران کا بازو گھوما اور ٹاڈ یکلخت چیختا ہوا اچھل کر نیچے گرا ہی تھا کہ عمران کی لات حرکت میں

آئی اور اس کے ساتھ ہی ٹاڈ کا جسم ڈھیلا پڑ گیا۔ اس دوران باقی ساتھی ٹائیگر سمیت لانچ میں سوار ہو گئے۔

"تنویر۔ تم لانچ چلا کر اسے ساحل سے دور لے جاؤ"...... عمران نے کہا تو تنویر نے اثبات میں سر ہلایا جبکہ عمران نے صفدر اور کیپٹن شکیل کو ٹاڈ کو اٹھا کر نیچے بنے ہوئے کیبن میں پہنچانے کا کہا تو اس کے حکم کی تعمیل کر دی گئی۔

"یہ رسی کا بنڈل اٹھاؤ اور اس کے ہاتھ پیر باندھ دو"...... عمران نے کہا اور تھوڑی دیر بعد اس کی ہدایت پر عمل کر دیا گیا اور پھر عمران کے کہنے پر ٹاڈ کو گھسیٹ کر کیبن کی دیوار کے ساتھ بٹھا دیا گیا صفدر نے جھک کر اس کی ناک اور منہ دونوں ہاتھوں سے بند کر دیا چند لمحوں بعد جب ٹاڈ کے جسم میں حرکت کے تاثرات نمودار ہونے شروع ہو گئے تو اس نے ہاتھ ہٹائے اور سیدھا کھڑا ہو گیا۔ عمران نے ایک بار پھر جیب سے وہ خنجر نکالا جس پر ابھی تک مارٹو کے خون کے نشانات موجود تھے اور اسی لمحے ٹاڈ نے کراہتے ہوئے آنکھیں کھولیں تو عمران نے خنجر اس کی گردن پر رکھ کر اس کی نوک کو دبا دیا۔

"سنو ٹاڈ۔ ایک لمحے میں تمہاری گردن کٹ جائے گی۔ سمجھے"۔ عمران نے غراتے ہوئے کہا۔

"تم۔ تم کون ہو۔ کیا مطلب"...... ٹاڈ نے بری طرح بوکھلائے ہوئے لہجے میں کہا۔

"اگسٹ جزیرے سے آنے والی آبدوز کہاں ہے۔ بتاؤ اور یہاں سے اس آبدوز کے کیپٹن مارسن سے کیسے رابطہ ہو سکتا ہے۔ بولو ورنہ"...... عمران نے سرد لہجے میں کہا۔

"کک۔ کک۔ کیسی آبدوز"...... ٹاڈ نے کہنا شروع کیا ہی تھا کہ عمران کا ہاتھ حرکت میں آیا اور ٹاڈ کے حلق سے نکلنے والی کربناک چیخ سے کیبن گونجنے لگا۔ عمران نے ایک لمحے میں اس کی دائیں آنکھ باہر نکال دی تھی۔ ٹاڈ کا بندھا ہوا جسم بری طرح پھڑکنے لگا۔

"اب اگر انکار کیا تو دوسری آنکھ بھی نکال دوں گا۔ بولو۔ کہاں ہے آبدوز اور کیسے رابطہ ہو گا۔ بولو"...... عمران نے ایک ہاتھ سے اس کا سر پکڑ کر دوسرا ہاتھ اس کی دوسری آنکھ کے کونے پر رکھتے ہوئے کہا۔

"وہ۔ وہ۔ بیوٹی آئی لینڈ کے قریب موجود ہوتی ہے۔ بیوٹی آئی لینڈ کے قریب۔ کیپٹن مارسن بیوٹی آئی لینڈ میں گیا ہو گا"...... ٹاڈ نے رک رک کر کہا۔

"اس سے رابطہ کیسے ہو سکتا ہے"...... عمران نے کہا۔

"اس کے پاس ٹرانسمیٹر ہے۔ اس پر بات ہو سکتی ہے۔ یہاں بھی ٹرانسمیٹر موجود ہے"...... ٹاڈ نے جواب دیا۔

"کیا فریکونسی ہے اس کی"...... عمران نے کہا تو ٹاڈ نے اسے فریکونسی بتا دی۔

"ٹرانسمیٹر تلاش کرو"...... عمران نے کہا تو صفدر نے ایک

الماری کھولی کر اس میں موجود ٹرانسمیٹر نکال کر عمران کی طرف بڑھا دیا۔

"اس کے منہ پر ہاتھ رکھو"...... عمران نے کہا تو صفدر نے جیب سے رومال نکالا اور پھر ٹاڈ کے جبڑے بھینچ کر اس کا منہ کھولا اور اس میں رومال ٹھونس دیا تو عمران نے ٹرانسمیٹر پر ٹاڈ کی بتائی ہوئی فریکونسی ایڈجسٹ کی اور پھر بٹن آن کر دیا۔

"ہیلو۔ ہیلو۔ ٹاڈ کالنگ۔ اوور"...... عمران نے ٹاڈ کے لہجے اور آواز میں بار بار کال دیتے ہوئے کہا۔

"یس۔ کیپٹن مارسن اٹنڈنگ یو۔ اوور"...... تھوڑی دیر بعد ایک بھاری سی آواز سنائی دی۔

"کیپٹن۔ میں ٹاڈ بول رہا ہوں سپرون سے۔ تم فوراً آبدوز میں پہنچ جاؤ۔ میں سپر مارٹو کو لے کر تمہارے پاس پہنچ رہا ہوں۔ اس نے تم سے لارڈ صاحب کے بارے میں کوئی خاص بات کرنی ہے۔ اوور"...... عمران نے کہا۔

"لیکن وہ مجھ سے ٹرانسمیٹر پر بھی تو بات کر سکتا ہے۔ اوور"۔ دوسری طرف سے حیرت بھرے لہجے میں کہا گیا۔

"کوئی خاص بات کرنی ہے اس نے جو ٹرانسمیٹر پر نہیں ہو سکتی۔ جلدی پہنچو۔ میں انہیں لے آتا ہوں۔ اوور اینڈ آل"...... عمران نے کہا اور ٹرانسمیٹر آف کر کے اس نے جھک کر ٹاڈ کے منہ سے رومال کھینچ لیا۔

"سنو ٹاڈ۔ اگر تم زندہ رہنا چاہتے ہو تو ہمیں آبدوز تک پہنچا دو۔ سمجھے ورنہ"...... عمران نے کرخت لہجے میں کہا۔

"تم۔ تم تو کوئی بڑے لوگ ہو۔ میں تمہارا مقابلہ نہیں کر سکتا مجھے مت مارو۔ میں لے چلتا ہوں"...... ٹاڈ نے کہا تو عمران نے اس کے پیروں کی رسیاں کھولنے کا کہا اور پھر اسے لے کر اوپر عرشے پر آ گیا۔

"تم بتاتے جاؤ۔ لانچ میرا آدمی چلائے گا"...... عمران نے کہا تو ٹاڈ نے اثبات میں سر ہلا دیا اور پھر اس نے تنویر کو بتانا شروع کر دیا اور تنویر نے لانچ کا رخ اس کے کہنے کے مطابق موڑا اور پھر اسے آگے بڑھانے لگا۔

"کیا وہ کیپٹن مارسن آبدوز کے اندر ہو گا یا باہر"...... عمران نے ٹاڈ سے پوچھا۔

"وہ باہر ہی موجود ہو گا"...... ٹاڈ نے کہا۔

"تم سب نیچے کیبن میں جاؤ"...... عمران نے کہا تو اس کے سارے ساتھی نیچے کیبن میں چلے گئے۔ اب وہاں صرف تنویر، ٹاڈ اور عمران رہ گئے تھے اور پھر تقریباً ایک گھنٹے کے مسلسل سفر کے بعد دور سے ایک جزیرے کے آثار نظر آنا شروع ہو گئے۔

"کس طرف ہوتی ہے آبدوز۔ بتاؤ"...... عمران نے کہا تو ٹاڈ نے اسے تفصیل بتانا شروع کر دی اور تنویر نے اس کے بتانے کے ساتھ ساتھ لانچ کا رخ اس طرف موڑنا شروع کر دیا اور پھر انہیں دور سے

ایک آبدوز پانی کی سطح پر موجود نظر آنے لگی جس پر ایک آدمی بھی کھڑا ہوا تھا۔

"تیار رہو۔ ہم نے اسے کور کرنا ہے اور آبدوز پر قبضہ کرنا ہے"...... عمران نے کہا تو تنویر نے اثبات میں سر ہلا دیا۔

"تم ہو کون"...... اچانک ٹاڈ نے کہا تو عمران کا بازو بجلی کی سی تیزی سے گھوما اور اس کے ساتھ ہی ٹاڈ چیختا ہوا نیچے گرا۔ عمران کی لات حرکت میں آئی اور کنپٹی پر پڑنے والی بھرپور ضرب نے اسے بے ہوش کر دیا۔ اس دوران لانچ تیزی سے چلتی ہوئی آبدوز کے قریب پہنچ گئی اور پھر جیسے ہی لانچ کو تنویر نے گھمایا عمران نے چھلانگ لگائی اور اچھل کر آبدوز پر پہنچ گیا۔

"تم۔ تم کون ہو"...... وہاں موجود ایک آدمی نے انتہائی حیرت بھرے لہجے میں کہا ہی تھا کہ عمران نے یکلخت اسے اٹھا کر اس طرح نیچے پھینک دیا کہ اس کی گردن میں بل آ گیا اور اس کا چہرہ انتہائی تیزی سے مسخ ہوتا چلا گیا تو عمران نے تیزی سے جھک کر ایک ہاتھ اس کے سر پر اور دوسرا اس کے کاندھے پر رکھ کر مخصوص انداز میں جھٹکا دیا تو اس کا تیزی سے مسخ ہوتا ہوا چہرہ دوبارہ نارمل ہونا شروع ہو گیا لیکن وہ بے ہوش بہرحال تھا۔ اس دوران عمران کے سارے ساتھی لانچ سے آبدوز پر پہنچ چکے تھے۔ وہ اسلحے کا تھیلا بھی ساتھ لے آئے تھے جو صفدر نے اٹھایا ہوا تھا۔

"تنویر۔ تم لانچ میں موجود ایمرجنسی غوطہ خوری کا لباس پہن لو

اور لانچ کو لے جا کر اس بیوٹی جزیرے پر موجود دوسری لانچوں کے ساتھ ہک کر کے تیرتے ہوئے واپس آ جاؤ ورنہ یہاں پانی میں تیرتی ہوئی لانچ ہمارے لئے مسئلہ بھی بن سکتی ہے"...... عمران نے کہا۔

"ٹھیک ہے۔ تم اندر جاؤ۔ دروازہ کھلا چھوڑ دینا میں پہنچ جاؤں گا"...... تنویر نے کہا تو عمران کے اثبات میں سر ہلانے پر وہ لانچ کو لے کر بیوٹی جزیرے کی طرف بڑھتا چلا گیا جبکہ عمران آبدوز کے اندر چلا گیا اور اس نے بیرونی دروازہ بند نہ کیا۔ آبدوز کے اندر بڑے بڑے کمرے تھے جن میں بڑے بڑے ایسے ریک موجود تھے جن میں سپلائی کا سامان بحفاظت لے جایا جا سکتا تھا۔ ایک چھوٹا کمرہ آرام کے لئے بنا ہوا تھا اور ایک پائلٹ کیبن تھا جبکہ اس سے ملحقہ ایک چھوٹا سا کچن تھا۔ اس کے سارے ساتھی اس ہال کے درمیان کھڑے تھے جبکہ پائلٹ کیپٹن مارسن بے ہوشی کے عالم میں فرش پر پڑا ہوا تھا۔ عمران نے پہلے پوری آبدوز کو چیک کیا اور پھر وہ پائلٹ کیبن کی طرف بڑھ گیا۔ آبدوز انتہائی جدید تھی اور اس میں ایسے سسٹم بھی موجود تھے جو عمران جیسے شخص کے لئے بھی نئے تھے۔

"اب اسے ہوش میں لے آؤ۔ پھر ہی یہ ہماری رہنمائی کرے گا"...... عمران نے واپس ہال میں آتے ہوئے فرش پر پڑے ہوئے بے ہوش کیپٹن مارسن کی طرف اشارہ کرتے ہوئے کہا تو صفدر نے جھک کر اس کی ناک اور منہ دونوں ہاتھوں سے بند کر دیئے۔

"اس کی تلاشی لی ہے"...... عمران نے پوچھا۔

"ہاں ۔ اس کی جیبوں میں کچھ نہیں ہے سوائے بھاری کرنسی نوٹوں کے"...... کیپٹن شکیل نے جواب دیا تو عمران نے اثبات میں سر ہلا دیا۔ جب کیپٹن مارسن کے جسم میں حرکت کے تاثرات نمودار ہونے شروع ہو گئے تو صفدر نے ہاتھ ہٹائے اور سیدھا کھڑا ہو گیا۔

"اسے اٹھا کر کرسی پر ڈال دو"...... عمران نے کہا تو صفدر نے جھک کر اسے بازو سے پکڑا اور ایک جھٹکے سے اسے پاس پڑی ہوئی بازوؤں والی کرسی کے اندر ڈال دیا۔

"اسے باندھنے کی ضرورت تو نہیں"...... صفدر نے کہا۔

"نہیں ۔ اس کے چہرے کے خدوخال بتا رہے ہیں کہ یہ انتہائی عیاش طبع، بزدل اور دولت کا پجاری ہے"...... عمران نے کہا اور پھر اس سے پہلے کہ مزید کوئی بات ہوتی کیپٹن مارسن نے کراہتے ہوئے آنکھیں کھولیں اور اس کے ساتھ ہی اس نے بے اختیار اٹھنے کی کوشش کی لیکن اس کی کرسی کے عقب میں موجود کیپٹن شکیل نے اس کے کاندھوں پر دونوں ہاتھ رکھ کر اسے اٹھنے سے روک دیا۔

"یہ ۔ یہ ۔ کیا مطلب ۔ تم کون ہو"...... کیپٹن مارسن نے ہکلاتے ہوئے لہجے میں کہا ۔ اس کے لہجے سے خوف کا عنصر بخوبی نمایاں تھا۔

"تمہارا نام کیپٹن مارسن ہے اور تم اس آبدوز کے کیپٹن ہو ۔ تم اگسٹ جزیرے سے سپلائی لینے لاپاز آئے ہو اور کل صبح آٹھ بجے تم

سپلائی لے کر واپس جاؤ گے ۔ کیا میں درست کہہ رہا ہوں"...... عمران نے سرد لہجے میں کہا۔

"ہاں ۔ مگر تم کون ہو اور کیسے یہاں اندر آ گئے ہو ۔ کیا چاہتے ہو تم"...... کیپٹن مارسن نے اب سنبھلے ہوئے لہجے میں کہا۔ وہ اب حیرت کے ابتدائی جھٹکے سے باہر آ گیا تھا۔

"سنو ۔ اب سپلائی نہیں آئے گی کیونکہ مارٹو کو اس کے کلب میں موجود تمام افراد سمیت ہلاک کر دیا گیا ہے اس لئے اب تم نے ہمیں اگسٹ جزیرے پر پہنچانا ہے"...... عمران نے کہا۔

"کیا ۔ کیا مطلب ۔ یہ کیا کہہ رہے ہو ۔ کیا تمہارا دماغ خراب ہے میں کیوں لے جاؤں گا تمہیں"...... کیپٹن مارسن نے قدرے چیخ کر کہا لیکن دوسرے لمحے اس کے حلق سے نکلنے والی خوفناک چیخ اس کے گال پر پڑنے والے تھپڑ کی آواز میں ڈوب کر رہ گئی ۔ عمران کا بازو گھوما تھا اور کرسی پر بیٹھے ہوئے کیپٹن مارسن کے منہ پر اس قدر بھرپور تھپڑ پڑا تھا کہ چیخ کے دوران اس کے منہ سے دانت کسی پھلجھڑی کی طرح اچھل کر باہر آ گرے تھے ۔ اس کی ناک اور منہ کے کونوں سے خون کی لکیریں بہنے لگی تھیں اور اس کا گال جس پر تھپڑ پڑا تھا ٹماٹر کی طرح سرخ ہو گیا تھا۔

"اب اگر بکواس کی تو گردن توڑ دوں گا"...... عمران نے غراتے ہوئے کہا۔

"مم ۔ مم ۔ مجھے مت مارو ۔ میں بے گناہ ہوں ۔ مجھے مت

مارو"...... کیپٹن مارسن نے یکلخت روتے ہوئے کہا۔

"سنو کیپٹن مارسن۔ اگر تم زندہ رہنا چاہتے ہو اور بھاری رقم بھی کمانا چاہتے ہو تو اگسٹ جزیرے کا راستہ تفصیل سے بتا دو ورنہ دوسری صورت میں کیپٹن کیبن میں موجود نقشے سے ہم خود ٹریس کر لیں گے لیکن پھر تمہاری لاش یہاں سمندر کی مچھلیاں کھائیں گی"۔ عمران نے سرد لہجے میں کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے جیب سے مشین پسٹل نکال کر اس کا رخ کیپٹن مارسن کی طرف کر دیا۔

"نہیں۔ نہیں۔ مجھے مت مارو۔ میں تمہارے ساتھ مکمل تعاون کروں گا۔ مجھے مت مارو"...... کیپٹن مارسن نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے راستے کے بارے میں بتانا شروع کر دیا۔ اس کے چہرے سے خوف کے تاثرات نمایاں تھے۔ عمران نے دوسری جیب سے بھاری مالیت کے بڑے نوٹوں کی گڈیاں نکال لیں۔

"یہ دیکھو۔ یہ بھاری رقم۔ یہ تمہاری ملکیت ہو سکتی ہے۔ تم ہمیں صرف اگسٹ جزیرے کے اندر داخل کر کے بے شک واپس آ جانا۔ یہ رقم بھی تمہاری ورنہ انکار کی صورت میں ایک لمحے میں تمہارے جسم کا ساتھ تمہاری روح چھوڑ جائے گی"...... عمران نے انتہائی سنجیدہ لہجے میں کہا۔

"مم۔ مم۔ میں پوری طرح تعاون کروں گا۔ پوری طرح تعاون کروں گا"...... کیپٹن مارسن نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے جس طرح تیزی سے نوٹوں کی تینوں گڈیاں لے کر اپنی جیب میں

ڈال لیں۔ اس سے عمران سمجھ گیا کہ دولت کا لالچ اس کی طبع ثانی بن چکا ہے۔

"چلو اٹھو۔ پہلے ہمیں کیپٹن کیبن میں موجود تمام مشینری کے بارے میں بتاؤ"...... عمران نے اسے دوبارہ بازو سے پکڑ کر اٹھاتے ہوئے کہا اور پھر وہ اس کو ساتھ لے کر کیبن میں پہنچ گیا۔ مارسن نے اسے تفصیل بتانا شروع کر دی۔ اچانک کیبن میں موجود ایک مشین کا سرخ بلب تیزی سے جلنے بجھنے لگ گیا۔

"اوہ۔ اوہ۔ مجھ سے جزیرے سے رابطہ کیا جانے والا ہے۔ تم باہر جاؤ۔ یہاں کا منظر وہاں نظر آ جائے گا۔ جاؤ باہر"...... کیپٹن مارسن نے انتہائی بوکھلائے ہوئے لہجے میں کہا تو عمران تیزی سے مڑا اور دروازہ کھول کر باہر آ گیا۔ اس نے دروازہ بند کر دیا لیکن اس میں اتنی جھری رکھ دی تھی کہ نہ صرف اندر کی آواز اسے سنائی دے سکے بلکہ وہ اندر کی صورت حال کو بھی چیک کر سکے۔ دوسرے لمحے وہ یہ دیکھ کر چونک پڑا کہ کیپٹن مارسن جیسے ہی کرسی پر بیٹھا تھا کہ اس مشین کے اوپر موجود ایک بلب جل اٹھا اور اس کی تیز روشنی سے پورا کیبن اس طرح جگمگانے لگا جیسے ہزاروں وولٹیج کا بلب روشن ہو گیا ہو۔ عمران سمجھ گیا کہ اس تیز روشنی میں جزیرے سے اس کیبن کو چیک کیا جا رہا ہے۔ اسے ایک لمحے کے لئے خدشہ محسوس ہوا کہ کہیں باقی آبدوز کو بھی نہ چیک کیا جائے لیکن وہاں چونکہ صورت حال معمول پر تھی اس لئے وہ قدرے مطمئن ہو گیا۔

" ہیلو ۔ ہیلو ۔ ٹیری کالنگ "...... ایک آواز مشین سے نکلتی ہوئی سنائی دی تو کیپٹن مارسن نے اس مشین کی سائیڈ پر موجود ہک سے لٹکا ہوا ایک مائیک اتار لیا جس کے ساتھ لچھے دار تار موجود تھی ۔

" یس ۔ کیپٹن مارسن بول رہا ہوں "...... کیپٹن مارسن نے کہا۔

" لائن پر رہو ۔ لارڈ صاحب تم سے فوری بات کرنا چاہتے ہیں "...... دوسری طرف سے کہا گیا۔

" اوکے "...... کیپٹن مارسن نے جواب دیا۔

" بات کرو لارڈ صاحب سے "...... ٹیری کی آواز سنائی دی ۔

" ہیلو سر ۔ میں کیپٹن مارسن بول رہا ہوں سر "...... کیپٹن مارسن نے انتہائی مؤدبانہ لہجے میں کہا۔

" ہولڈ کرو "...... دوسری طرف سے ایک بھاری سی آواز سنائی دی اور پھر خاموشی طاری ہو گئی ۔

" ہیلو ۔ کیپٹن مارسن "...... تھوڑی دیر کی خاموشی کے بعد وہی بھاری آواز سنائی دی ۔ لہجہ بے حد تحکمانہ تھا۔

" یس سر "...... کیپٹن مارسن نے انتہائی مؤدبانہ لہجے میں کہا۔

" تم اسی وقت آبدوز لے کر فوراً واپس آجاؤ ۔ فوراً ۔ کسی سپلائی کا انتظار مت کرو "...... لارڈ نے انتہائی تیز اور تحکمانہ لہجے میں کہا۔

" مم ۔ مم ۔ مگر سر ۔ کریو تو لاپاز گیا ہوا ہے ۔ وہ تو کل صبح واپس آئے گا ۔ میں اکیلا آبدوز میں موجود ہوں سر "...... کیپٹن مارسن نے انتہائی حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

" میرا حکم تم نے نہیں سنا ۔ فوراً واپس آجاؤ "...... دوسری طرف سے لارڈ نے انتہائی برہم لہجے میں کہا۔

" یس سر ۔ یس سر "...... کیپٹن مارسن نے انتہائی بوکھلائے ہوئے لہجے میں کہا تو یکلخت کھٹاک کی آواز سے رابطہ ختم ہو گیا ۔ اس کے چند لمحوں بعد ہی تیز روشنی والا بلب بھی بجھ گیا اور وہ سرخ بلب بھی بجھ گیا جو سب سے پہلے جلا تھا اور درمیان میں مسلسل جلتا رہا تھا عمران نے دروازہ کھولا اور اندر داخل ہوا تو کیپٹن مارسن ابھی تک کرسی پر اسی طرح بیٹھا ہوا تھا ۔ اس کے چہرے پر حیرت کے تاثرات تھے جیسے اسے یقین نہ آرہا ہو کہ اسے اس انداز میں اور اسی وقت بھی بلایا جا سکتا ہے ۔

" چلو تمہاری مشکل تو خود بخود حل ہو گئی کہ تمہیں جزیرے پر کال کر لیا گیا ہے "...... عمران نے کہا تو کیپٹن مارسن بے اختیار چونک پڑا ۔

" مجھے شدید حیرت ہو رہی ہے ۔ آج سے پہلے کبھی ایسا نہیں ہوا "...... کیپٹن مارسن نے ایک طویل سانس لیتے ہوئے کہا۔

" انہیں اطلاع مل گئی ہو گی کہ مارٹو ہلاک کر دیا گیا ۔ بہرحال اب تو تمہیں واپس جانے میں کوئی ہچکچاہٹ نہیں رہی "...... عمران نے کہا۔

" ہاں ۔ اب میں نے ویسے بھی جانا تھا ۔ یہ تو اچھا ہوا کہ ٹاڈ کی کال کی وجہ سے میں آبدوز میں موجود تھا ورنہ میں تو رات بیوٹی

جزیرے پر ہی گزارتا ہوں اور اگر میری عدم موجودگی میں یہ کال آ جاتی تو میرا کیا حشر ہوتا"...... کیپٹن مارسن نے کہا۔

"آؤ میرے ساتھ"...... عمران نے کہا اور پھر کیپٹن مارسن کو ساتھ لے کر وہ کیبن سے باہر آگیا۔ اسے دراصل تنویر کا انتظار تھا اور جب باہر آ کر اس نے تنویر کو موجود دیکھا تو اس کے چہرے پر اطمینان کے تاثرات ابھر آئے۔

"کتنا وقت لگتا ہے یہاں سے جزیرے تک پہنچنے میں"۔ عمران نے کیپٹن مارسن سے پوچھا۔

"ڈیڑھ گھنٹہ"...... کیپٹن مارسن نے جواب دیا۔

"تم نے بیرونی دروازہ لاک کر دیا ہے ناں"...... عمران نے تنویر سے پوچھا۔

"ہاں۔ کر دیا ہے"...... تنویر نے جواب دیا۔

"آؤ کیپٹن"...... عمران نے کہا اور پھر وہ واپس کیبن کی طرف بڑھ گیا اور پھر تھوڑی دیر بعد کیپٹن مارسن آبدوز کو پہلے پانی کی سطح سے نیچے گہرائی میں لے گیا اور پھر اس نے اسے آگے بڑھانا شروع کر دیا۔

"یہ بتاؤ کہ اس جزیرے کے اندر آبدوز لے جانے کے کیا انتظامات کئے گئے ہیں"...... عمران نے پوچھا تو جو تفصیل کیپٹن مارسن نے بتائی اس سے عمران سمجھ گیا کہ اس جزیرے پر واقعی جدید ترین سائنسی انتظامات کئے گئے ہیں اور صرف یہ آبدوز ہی وہاں پہنچ

سکتی ہے اور کسی اور طریقے سے وہاں نہیں پہنچا جا سکتا حتیٰ کہ ہیلی کاپٹر بھی اس جزیرے پر صحیح سلامت لینڈ نہیں کر سکتا۔

"کیا وہ آبدوز کو اندر داخل ہونے سے پہلے اسے چیک کرتے ہیں"...... عمران نے کہا۔

"عام طور پر تو نہیں کرتے لیکن اگر انہیں کوئی شک پڑ جائے تو چیک کر بھی لیتے ہیں۔ دراصل آپریشن انچارج ٹیری جو لارڈ کا نمبر ٹو ہے وہ بے حد تیز آدمی ہے اس لئے وہ کسی بھی وقت چیک کر سکتا ہے۔ جزیرے کا سارا انتظام اس کے سر پر چلتا ہے"...... کیپٹن مارسن نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"جزیرے میں کتنے افراد رہتے ہیں۔ عورتیں اور مرد بھی"۔ عمران نے پوچھا۔

"مجھے صرف اتنا معلوم ہے کہ جزیرے میں تین سیکشن ہیں۔ اے بی اور سی۔ اے سیکشن میں لارڈ صاحب خود رہتے ہیں۔ ٹیری بھی اسی سیکشن میں رہتا ہے اور آپریشن روم بھی اسی سیکشن میں ہے۔ وہاں میرے خیال کے مطابق بیس کے قریب مسلح گارڈز اور ملازم ہوں گے جبکہ بی سیکشن مکمل طور پر عورتوں کا سیکشن ہے۔ وہاں پوری دنیا سے عورتیں لائی جاتی ہیں جبکہ سی سیکشن میں عام ٹیکنیشن، گارڈ، مالی، باورچی، صفائی کرنے والے اور اسی ٹائپ کے لوگ رہتے ہیں۔ ان کی تعداد تقریباً ڈیڑھ سو کے قریب ہے"...... کیپٹن مارسن نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

" کیا عورتیں مستقل طور پر بی سیکشن میں رہتی ہیں "۔ عمران نے پوچھا۔

" ہاں ۔ وہاں بھی دو حصے ہیں ۔ ایک حصے کو سپیشل سیکشن اور دوسرے کو زیرو سیکشن کہا جاتا ہے ۔ ان دونوں سیکشنز کی انچارج مادام گاربی ہے ۔ وہ انتہائی ظالم اور سفاک عورت ہے ۔ عورتیں اس سے اس طرح خوفزدہ رہتی ہیں کہ جیسے وہ عورت کی بجائے موت کا فرشتہ ہو اور واقعی وہ ایسی ہی ہے ۔ بہرحال عورتیں باہر سے لائی جاتی ہیں ۔ ان میں سب سے پہلے لارڈ صاحب کی پسند کی عورتیں علیحدہ کی جاتی ہیں اور انہیں سیدھا اے سیکشن کے لارڈ صاحب والے حصے میں بھیج دیا جاتا ہے ۔ وہ وہاں اس وقت تک رہتی ہیں جب تک لارڈ چاہتا ہے ۔ اس کے بعد یا تو انہیں واپس بھجوا دیا جاتا ہے یا پھر انہیں ہلاک کر کے ان کی لاشیں برقی بھٹی میں ڈال دی جاتی ہیں ۔ بہرحال مادام گاربی باقی ماندہ عورتوں کو بھی علیحدہ کرتی ہے اور کچھ عورتوں کو وہ اے سیکشن کے لئے ریزرو کر دیتی ہے اور انہیں سپیشل سیکشن میں رکھا جاتا ہے ۔ باقی عورتوں کو سی سیکشن کے لئے ریزرو کر دیا جاتا ہے اور انہیں بی سیکشن میں رکھا جاتا ہے "۔ کیپٹن مارسن نے پوری تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔

" پھر یہ عورتیں کیا کرتی ہیں وہاں پر "...... عمران نے پوچھا۔

" سپیشل سیکشن اور زیرو سیکشن کی عورتیں دن کے وقت وہیں رہتی ہیں البتہ رات کے وقت آرڈر کے مطابق مادام گاربی انہیں اے

سیکشن یا سی سیکشن میں بھجوا دیتی ہے اور پھر صبح کو ان کی واپسی ہو جاتی ہے "...... کیپٹن مارسن نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

" یہ آبدوز کہاں جا کر ٹھہرتی ہے اور سپلائی کہاں دی جاتی ہے "...... عمران نے پوچھا تو کیپٹن مارسن نے تفصیل بتا دی اور پھر عمران نے مسلسل سوالات کر کے اس سے جزیرے کے اندر پورے نظام کے بارے میں معلومات حاصل کیں اور اسے معلوم ہو گیا کہ جب تک اس ٹیری اور اس کے آدمیوں کے ساتھ ساتھ وہاں موجود مشینری کو تباہ نہیں کیا جائے گا اس وقت تک جزیرے پر کنٹرول نہیں کیا جا سکتا ۔ عمران اٹھا اور اس نے دروازے میں ہی رک کر کیپٹن شکیل کو بلایا۔

" تم یہاں کیپٹن کے پاس ٹھہرو میں آ رہا ہوں "...... عمران نے کہا اور تیزی سے کیبن سے نکل کر وہ اپنے ساتھیوں کے پاس آ گیا جو لابی میں کرسیوں پر بیٹھے ہوئے تھے اور عمران نے انہیں کیپٹن مارسن سے معلوم ہونے والی تمام تفصیلات سے آگاہ کر دیا۔

" اوہ ۔ یہ تو پورا قحبہ خانہ بنا ہوا ہے "...... تنویر نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

" ہاں ۔ لیکن یہ بات میری سمجھ میں نہیں آئی کہ یہاں لارڈ بیٹھ کر کیا کرتا رہتا ہے "...... عمران نے کہا۔

" ہو پر اور دوسری تنظیموں کو کنٹرول کرتا ہو گا اور کیا کرنا ہے اس نے "...... صفدر نے کہا۔

"اب تم نے اندر جا کر وہاں کنٹرول کرنے کا کیا پلان بنایا ہے"...... جولیا نے کہا۔

"سب سے پہلے ہم اس ٹیری پر کنٹرول کریں گے اور پھر مشینری تباہ ہو گی۔ اس سیکشن میں موجود تمام گارڈز کو ہلاک کیا جائے گا اور اس کے بعد لارڈ پر کنٹرول کریں گے۔ ہماری کوشش ہو گی کہ لارڈ کو اس وقت تک علم نہ ہو سکے جب تک کہ ہم اس کے سر پر نہ پہنچ جائیں"...... عمران نے کہا اور پھر اس نے باقاعدہ سب ساتھیوں کی ڈیوٹیاں لگانا شروع کر دیں تو سب نے اس انداز میں سر ہلا دیئے جیسے انہیں اپنی اپنی ڈیوٹی کی سمجھ آ گئی ہو۔

بلیک درمیانے قد اور درمیانے جسم کا ادھیڑ عمر آدمی تھا۔ اس نے سر کے بال آگے سے پیچھے کی طرف اس انداز میں کئے ہوئے تھے جیسے کسی نے باقاعدہ ایک ایک بال کو علیحدہ علیحدہ سیٹ کیا ہو۔ اس کی آنکھوں میں ذہانت کی چمک تھی۔ وہ ایک آفس نما کمرے میں میز کے پیچھے ریوالونگ چیئر پر بیٹھا ہوا تھا کہ اچانک سائیڈ پر پڑے ہوئے فون کی گھنٹی بج اٹھی تو اس نے ہاتھ بڑھا کر رسیور اٹھا لیا۔

"یس۔ بلیک بول رہا ہوں"..... بلیک نے تیز لہجے میں کہا۔

"مارٹی بول رہا ہوں باس"...... دوسری طرف سے ایک پرجوش سی آواز سنائی دی۔

"یس۔ کیا رپورٹ ہے"...... بلیک نے کہا۔

"باس۔ یہ گروپ جسے تلاش کیا جا رہا ہے بیساگ گھاٹ پر سپر ون نامی لانچ لے کر بیوٹی جزیرے پر گیا ہے۔ وہاں لانچ موجود ہے

اور لانچ کے نیچے کیبن میں لانچ کے کیپٹن ٹاڈ کی لاش پڑی ہوئی ملی ہے ۔ اس کی گردن توڑی گئی ہے اور لانچ میں موجود ایمر جنسی کے سلسلے میں غوطہ خوری کا ایک لباس بھی غائب ہے اور بیساگ گھاٹ پر ایک آدمی کو ٹریس کیا گیا ہے ۔ اس نے بتایا ہے کہ ایک عورت اور ایک مرد نے اسے سپر ون لانچ حاصل کرنے کے لئے کہا تو وہ انہیں ٹاڈ کے پاس لے گیا۔ ٹاڈ نے دس ہزار ڈالرز کی رقم طلب کی جو اس مرد نے دے دی ۔ ٹاڈ نے ایک ہزار ڈالرز اس آدمی کو دیئے اور وہ واپس چلا گیا کیونکہ یہ کمیشن ایجنٹ تھا ۔ اس کا کام ہی یہی ہے کہ وہ گاہکوں کو لانچ والوں کے پاس لے جاتا ہے اور کمیشن حاصل کرتا ہے لیکن اس آدمی نے بتایا ہے کہ اس نے اچانک دیکھا تو ٹاڈ کی لانچ میں اس جوڑے کے علاوہ تین افراد اور بھی سوار ہو گئے تھے اور لانچ بیوٹی جزیرے کی طرف تیزی سے جا رہی تھی "...... مارٹی نے تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔

" تمہارا مطلب ہے کہ یہ لوگ بیوٹی جزیرے پر موجود ہیں " ۔ بلیک نے کہا۔

" نہیں باس ۔ بلکہ یہ گروپ ایک آبدوز میں سوار ہو کر جزیرہ اگسٹ کی طرف گئے ہیں "...... مارٹی نے کہا تو بلیک بے اختیار اچھل پڑا۔

" آبدوز ۔ کیا کہہ رہے ہو ۔ کیا تمہارا دماغ تو خراب نہیں ہو گیا"...... بلیک نے چیخ کر کہا۔

" باس ۔ ایک آدمی نے بیوٹی جزیرے سے دوربین کے ذریعے آبدوز کو سمندر کی سطح پر بیوٹی جزیرے سے کچھ فاصلے پر دیکھا تھا ۔ پھر اس نے ایک آدمی کو غوطہ خوری کے لباس میں اس لانچ پر جاتے دیکھا ہے ۔ ایک اور آدمی کو بھی بیوٹی جزیرے سے غوطہ خوری کے لباس میں لانچ پر جاتے دیکھا گیا ہے اور پھر ایک لانچ کو اس آبدوز کے قریب رکتے اور اس لانچ سے کچھ افراد کو آبدوز پر جاتے دیکھا گیا ہے ۔ اس کے بعد آبدوز سمندر کی گہرائی میں جا کر غائب ہو گئی اور باس سپر ون لانچ میں بحریہ کے قانون کے مطابق موجود غوطہ خوری کے لباسوں میں سے ایک کم ہے اور ٹاڈ کی لاش بتا رہی ہے کہ یہ لوگ آبدوز میں گئے ہیں "...... مارٹی نے کہا۔

" اوہ ۔ اوہ ۔ یہ بات ہے ۔ اب میں سمجھ گیا۔ ٹھیک ہے ۔ تم وہیں ٹھہرو میں خود تمہیں کال کروں گا "...... بلیک نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے کریڈل دبایا اور پھر ٹون آنے پر اس نے تیزی سے نمبر پریس کرنے شروع کر دیئے ۔

" یس ۔ لاوس بول رہا ہوں "...... رابطہ قائم ہوتے ہی ایک سخت سی آواز سنائی دی۔

" بلیک بول رہا ہوں لاوس "...... بلیک نے کہا۔

" اوہ تم ۔ کیا ہوا ۔ کیا ٹریس ہو گئے پاکیشیائی ایجنٹ " ۔ لاوس نے اشتیاق آمیز لہجے میں کہا۔

" یہ بتاؤ کہ کیا لارڈ صاحب کے پاس کوئی آبدوز بھی ہے " ۔

بلیک نے کہا۔

" ہاں ۔ کیوں "...... لاوس نے چونک کر پوچھا۔

" تو پھر یہ پاکیشیائی ایجنٹ اس آبدوز پر سوار ہو کر شاید جزیرے کی طرف گئے ہیں ۔ کیا تم لارڈ صاحب سے معلوم کر سکتے ہو ۔ میرے پاس تو ان کا نمبر نہیں ہے "...... بلیک نے کہا۔

" میں ایک انتہائی ضروری کام میں مصروف ہوں اس لئے خود بات نہیں کر سکتا ۔ میں تمہیں نمبر بتا دیتا ہوں ۔ آپریشنل انچارج ٹیری اٹنڈ کرے گا ۔ تم اس کے ذریعے لارڈ صاحب سے بات کر لینا ۔ ہو سکتا ہے کہ وہ تم سے تفصیل پوچھیں "...... لاوس نے کہا۔

" ٹھیک ہے بتاؤ نمبر "...... بلیک نے کہا تو دوسری طرف سے فون نمبر بتا دیا گیا تو بلیک نے اوکے کہہ کر کریڈل دبایا اور پھر ٹون آنے پر اس نے لاوس کا بتایا ہوا نمبر تیزی سے پریس کرنا شروع کر دیا۔

" یس "...... رابطہ قائم ہوتے ہی ایک مردانہ آواز سنائی دی ۔

" میں بلیک بول رہا ہوں ۔ لاوس نے مجھے یہ نمبر دیا ہے اور لارڈ صاحب نے مجھے پاکیشیائی ایجنٹوں کو ٹریس کر کے ہلاک کرنے کا مشن دیا تھا اور میں اس سلسلے میں لارڈ صاحب سے بات کرنا چاہتا ہوں "...... بلیک نے کہا۔

" میں ٹیری بول رہا ہوں ۔ تم لارڈ صاحب سے کیا بات کرنا چاہتے ہو ۔ میں ان کا نمبر ٹو ہوں "...... دوسری طرف سے کہا گیا۔

" میں ان سے پوچھنا چاہتا ہوں کہ کیا ان کے پاس کوئی آبدوز بھی ہے "...... بلیک نے کہا۔

" ہاں ہے ۔ کیوں "...... دوسری طرف سے ٹیری نے چونک کر پوچھا۔

" یہ آبدوز کہاں موجود ہے "...... بلیک نے کہا۔

" تم پہلے تفصیل بتاؤ ۔ پھر سوال کرنا "...... ٹیری نے اس بار غصیلے لہجے میں کہا تو بلیک نے مارٹی کی دی ہوئی رپورٹ میں اپنی مرضی کی ترمیم کر کے ٹیری کو بتا دیا۔

" تمہارے جس آدمی نے یہ رپورٹ دی ہے وہ احمق آدمی ہے "۔ ٹیری نے غصیلے لہجے میں کہا۔

" وہ کیسے جناب "...... بلیک نے ہونٹ بھینچتے ہوئے کہا ۔ اس کے چہرے پر غصے کے شدید تاثرات ابھر آئے تھے لیکن اس نے اپنے آپ کو کنٹرول میں رکھا تھا۔

" اس لئے کہ ہم نے باقاعدہ چیکنگ کر کے آبدوز کو واپس منگوا لیا ہے ۔ اس میں صرف اس کا کیپٹن موجود ہے ۔ ہمارے پاس ایسی مشینری موجود ہے کہ ہم یہاں بیٹھے بیٹھے پورے لاپاز کو چیک کر سکتے ہیں ۔ اگر یہ لوگ آبدوز میں موجود ہوتے تو لامحالہ وہ چیک ہو جاتے "...... ٹیری نے تیز لہجے میں کہا۔

" ٹھیک ہے جناب ۔ اگر آپ نے چیکنگ کر لی ہے تو ٹھیک ہے میں اب انہیں بیوٹی جزیرے پر ٹریس کراتا ہوں ۔ ہو سکتا ہے کہ یہ

لوگ وہاں موجود ہوں"...... بلیک نے کہا۔
"ہاں ۔ چیک کراؤ"...... دوسری طرف سے کہا گیا اور اس کے
ساتھ ہی رابطہ ختم ہو گیا تو بلیک نے ہونٹ بھینچتے ہوئے رسیور
کریڈل پر پٹخ دیا۔
"اس مارٹی نے کیا حرکت کی ہے ۔ خواہ مخواہ مجھے شرمندہ کرا دیا۔
نانسنس"...... بلیک زیرو نے بڑبڑاتے ہوئے کہا کہ اچانک فون کی
گھنٹی بج اٹھی تو بلیک نے ایک بار پھر ہاتھ بڑھا کر رسیور اٹھا لیا۔
"یس ۔ بلیک بول رہا ہوں"...... بلیک نے کہا۔
"روجر بول رہا ہوں باس ۔ میں نے ایک پاکیشیائی ایجنٹ
ٹریس کر کے گرفتار کر لیا ہے"...... دوسری طرف سے انتہائی جوش
بھرے لہجے میں کہا گیا تو بلیک بے اختیار چونک پڑا۔
"اوہ ۔ تفصیلی رپورٹ دو"...... بلیک نے کہا۔
"باس ۔ جو بچ جانے والا شخص ہمیں سر مارٹو کے ریڈ وے کلب
سے ملا تھا وہ نیچے جوئے خانے والے ہال میں چھپا ہوا تھا۔ اس نے دو
مردوں اور ایک عورت کا حلیہ بتایا تھا اور پھر اوپر والے ہال کے
ایک زخمی سے ہمیں وہاں موجود باقی افراد کے بارے میں بھی معلوم
ہوا تھا۔ بہرحال میرا گروپ ساحل پر ان لوگوں کو تلاش کر رہا تھا کہ
اچانک مجھے اس بارے میں اطلاع ملی ۔ وہ آدمی بھی ساحل پر موجود
تھا اور پھر میں نے اسے خود چیک کیا اور یہ بات حتمی طور پر طے ہو
گئی کہ یہ واقعی وہی آدمی ہے ۔ چنانچہ میں نے اچانک اس پر ریڈ

اور بے ہوش کر دینے والی گیس فائر کر کے اسے بے ہوش کیا اور پھر
اغوا کر لیا ۔ اب وہ ٹی تھری میں موجود ہے ۔ اس سے ہم اس کے
سارے ساتھیوں کے بارے میں معلوم کر سکتے ہیں ۔ میں نے اس
لئے آپ کو اطلاع دی ہے کہ آپ اگر اجازت دیں تو ہم خود اس سے
معلومات حاصل کریں اور اگر آپ خود اس سے پوچھنا چاہیں تو"۔
روجر نے بات ادھوری چھوڑتے ہوئے کہا۔
"میں آ رہا ہوں ۔ میں اس سے خود پوچھ گچھ کروں گا ۔ تم لوگ
وہیں ساحل پر ہی پکٹنگ جاری رکھو ۔ پہلے بھی مارٹی نے ان کے
ساحل پر اور پھر بیوٹی جزیرے پر آنے جانے کی رپورٹ دی ہے ۔ یہ
لوگ یقیناً ساحل پر ہی ہوں گے کیونکہ اب وہ لازماً کارگ جزیرے پر
جانے کی پلاننگ کر رہے ہوں گے اور اس آدمی کی موجودگی کے بعد
یہ بات یقینی ہو گئی ہے کہ اس کے ساتھی بھی وہیں موجود ہوں
گے"...... بلیک نے کہا۔
"یس باس ۔ یہاں کار گر موجود ہے ۔ ہم جا رہے ہیں"...... روجر
نے کہا۔
"اوکے"...... بلیک نے کہا اور پھر رسیور رکھ کر وہ اٹھا اور تیز تیز
قدم اٹھاتا بیرونی دروازے کی طرف بڑھ گیا ۔ اس کی آنکھوں میں
چمک ابھر آئی تھی ۔

ٹائیگر کے تاریک ذہن میں روشنی آہستہ آہستہ پھیلتی چلی گئی اور پھر اس کی آنکھیں کھلیں اور اس نے لاشعوری طور پر اٹھنے کی کوشش کی تو اس کے ذہن میں بے اختیار دھماکے سے ہونے لگ گئے ۔ وہ ایک کرسی پر بیٹھا ہوا تھا اور اس کے جسم کو رسیوں سے کرسی کے ساتھ باندھا گیا تھا ۔ ٹائیگر کے ذہن میں فوراً بے ہوش ہونے سے پہلے کے مناظر کسی فلم کی طرح گھوم گئے ۔ مارٹو کلب سے باہر آنے کے بعد عمران نے اسے جنوبی بحر اوقیانوس کے بحری اسمگلر کنگ براؤن اور اس کے جزیرے کے بارے میں معلومات کا اشارہ کیا تھا اس لئے ٹائیگر باقی ساتھیوں سے ہٹ کر علیحدہ ہی آگے بڑھتا چلا گیا تھا اور پھر ایک ہوٹل ریڈسن کو دیکھ کر وہ سمجھ گیا کہ یہاں سے اسے اپنے مطلب کی معلومات مل سکتی ہیں کیونکہ وہ خود زیر زمین دنیا میں کام کرتا تھا اس لئے وہ ماحول کو دیکھ کر اندازہ لگا لیتا تھا کہ

اس ماحول میں کس ٹائپ اور فطرت کے لوگ بیٹھنا پسند کرتے ہیں اور اس ریڈسن ہوٹل کی بلڈنگ کی ظاہری حیثیت اور اس میں آنے جانے والے سب افراد کو دیکھ کر ہی وہ سمجھ گیا تھا کہ یہ بحری اسمگلروں کا اڈا ہے اور پھر بھاری رقم خرچ کر کے ایک ویٹر کے ذریعے اس نے بنیادی معلومات حاصل کیں اور پھر یہ بھی اسے معلوم ہو گیا کہ ساحل پر واقع ایک کلب جسے سب کنگ کلب کہتے ہیں کا مالک اور مینجر جوتو یہاں کنگ براؤن کا نائب ہے اس لئے اس نے باقی تفصیلی معلومات جوتو سے معلوم کرنے کا پروگرام بنا لیا اور پھر وہ ساحل پر کنگ کلب کو تلاش کرتا پھر رہا تھا کہ اچانک اس کی ناک سے کوئی غبارہ سا ٹکرایا اور اس کے ساتھ ہی ٹائیگر کا ذہن یکلخت اندھیرے میں ڈوبتا چلا گیا اور اب اسے ہوش میں آیا تھا تو وہ ایک بڑے کمرے میں کرسی پر رسیوں سے بندھا بیٹھا ہوا تھا۔ اس کے سامنے ایک لمبے قد اور بھرے ہوئے ورزشی جسم کا آدمی کھڑا تھا ۔ اس کے ہاتھ میں ایک لمبی گردن والی نیلے رنگ کی شیشی تھی ۔

"میں کہاں ہوں مسٹر"....... ٹائیگر نے کہا۔

"ٹی تھری میں"....... اس آدمی نے خشک لہجے میں کہا اور پھر وہ شیشی اٹھائے کمرے کے ایک کونے کی طرف بڑھ گیا جہاں دیوار کے ساتھ ایک الماری موجود تھی ۔ اس نے الماری کے پٹ کھولے اور شیشی اندر رکھ کر اس نے الماری بند کر دی ۔

"یہ ٹی تھری کیا ہے مسٹر"....... ٹائیگر نے اس آدمی سے مخاطب

ہو کر کہا۔

"یہ چیف بلیک کا اڈا ہے اور میرا نام کارگر ہے اور میں ٹی تھری کا انچارج ہوں "...... اس آدمی نے اسی طرح خشک اور سپاٹ لہجے میں کہا اور اس کے ساتھ ہی وہ تیزی سے دروازہ کھول کر باہر نکل آیا۔

"نجانے یہ بلیک کون ہے "...... ٹائیگر نے بڑبڑاتے ہوئے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے اپنے جسم کے گرد رسیوں کا جائزہ لینا شروع کر دیا۔ رسی کے تین بل اس کے سینے کے گرد موجود تھے اور عقب میں گانٹھ لگائی گئی تھی۔ رسی بے حد ٹائٹ تھی اور ٹائیگر نے چیک کر لیا تھا کہ وہ اس کی گرفت کی وجہ سے نہ اٹھ سکتا تھا اور نہ ہی حرکت کر سکتا ہے۔ جبکہ اس کے دونوں ہاتھ بھی کرسی کے عقب میں کر کے کلائیوں پر رسی باندھ دی گئی تھی۔ ٹائیگر نے پوری کوشش کر کے دونوں ہاتھوں کو ادھر ادھر ہلانے کی کوشش کی لیکن رسیاں اس قدر ٹائٹ تھیں کہ اس کے لئے ہلنا بھی مشکل ہو رہا تھا لیکن اس نے اپنی کوشش جاری رکھی۔ اس کے دونوں ہاتھوں کی انگلیاں بھی سانپ کی زبان کی طرح ادھر ادھر حرکت کر رہی تھیں کہ اچانک اس کی انگلیاں رسی کی گانٹھ سے ٹکرا گئیں تو ٹائیگر کے ستے ہوئے چہرے پر اطمینان کے تاثرات پھیلتے چلے گئے۔ اس نے گانٹھ کا جائزہ لیا تو اسے معلوم ہو گیا کہ اس کے لمبے سرے کو جھٹکا دے کر کھینچتے ہی نہ صرف گانٹھ کھل جائے گی بلکہ رسی کے تینوں

بل بھی ایک ہی زوردار جھٹکے سے کھل سکتے ہیں۔ البتہ اب اس کا کرسی پر بیٹھنے کا انداز کسی حد تک بدل گیا تھا۔ اب وہ کرسی کے ایک پہلو پر موجود تھا اور اس کا جسم قدرے مڑا ہوا تھا۔ اس نے سوچا کہ اگر وہ اسی طرح بیٹھا رہا تو اندر آنے والا فوراً اصل بات سمجھ جائے گا اس لئے اس نے رسی کے سرے کو پکڑے رکھا اور تیزی سے اس نے اپنے آپ کو دوبارہ پہلے کی طرح ایڈجسٹ کرنا شروع کر دیا لیکن اس نے رسی کے سرے کو ہاتھ سے نہ چھوڑا اور پھر جب وہ پوری طرح ایڈجسٹ ہو گیا اور رسی کا سرا بھی اس کے ہاتھ میں رہا تو اس کے چہرے پر اطمینان کے تاثرات پھیل گئے۔ لیکن اب وہ سوچ رہا تھا کہ یہ بلیک کون ہو سکتا ہے اور اس نے کس طرح اسے پہچانا جبکہ وہ اسی میک اپ میں تھا جس میک اپ میں اس نے مارنو کلب میں کام کیا تھا اور اس کے مطابق مارنو کلب میں کوئی آدمی زندہ نہ بچا تھا جو ان کے میک اپ کی تفصیل بتا سکتا۔ اسی لئے تو اس نے میک اپ تبدیل نہ کیا تھا۔ ابھی وہ بیٹھا یہ سب کچھ سوچ ہی رہا تھا کہ اچانک دروازہ ایک دھماکے سے کھلا اور ایک لمبے قد لیکن چست جسم کا مالک ادھیڑ عمر آدمی تیزی سے اندر داخل ہوا۔ اس کے چہرے پر سختی اور سفاکی جیسے ثبت ہوئی نظر آ رہی تھی۔ اس کے پیچھے وہی کارگر تھا جس نے اسے ہوش دلایا تھا اور اس نے ہاتھ میں اب مشین گن پکڑی ہوئی تھی۔

"اس کا میک اپ واش نہیں کیا تم نے "...... ادھیڑ عمر آدمی

نے کرسی پر بیٹھتے ہوئے سخت لہجے میں کہا۔

"اوہ۔ کسی نے مجھے اس کی ہدایت ہی نہیں دی۔ اب کروں"۔ کارگر نے کہا۔

"رہنے دو۔ بہرحال یہ پاکیشیائی ہی ہے اور ہمارے لئے اتنا ہی کافی ہے"...... اس ادھیڑ عمر نے کہا۔

"اپنا نام تو بتا دو تاکہ تم سے بات چیت میں آسانی ہو"۔ ٹائیگر نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"پہلے تم اپنا نام بتاؤ"...... اس آدمی نے کہا۔

"میرا نام ٹائیگر ہے جبکہ تمہارا نام شاید بلیک ہے۔ لیکن میری سمجھ میں یہ بات نہیں آئی کہ تم نے مجھے کیوں پکڑ کر اس طرح جکڑا ہوا ہے۔ تمہارا میرا کیا تعلق ہے"...... ٹائیگر نے کہا۔

"میرا تعلق ہوپر کے چیف لارڈ سے ہے اور تم لارڈ کے خلاف کام کر رہے ہو۔ تم اور تمہارے ساتھیوں نے پہلے لاپاز کلب کو تباہ کر دیا اور پھر تم نے مارٹو کے کلب میں قتل عام کیا جس پر لارڈ نے مجھے کال کر کے تمہارے خاتمے کا مشن دیا کیونکہ میں اور میرا گروپ سیکرٹ ایجنسیوں میں کام کرتا رہا ہے اس لئے ہم ہی تم لوگوں سے نمٹ سکتے ہیں۔ عام غنڈوں اور بدمعاشوں کا یہ کام نہیں ہو سکتا"۔ بلیک نے تفصیل سے بات کرتے ہوئے کہا۔

"پھر میرے ساتھیوں کو تم ٹریس کر سکے یا نہیں"...... ٹائیگر نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"وہ بھی ٹریس ہو جائیں گے۔ انہیں بیوٹی جزیرے کے قریب دیکھا گیا ہے اور ویسے بھی اب تم بتاؤ گے کہ وہ کہاں ہیں"۔ بلیک نے کہا۔

"انہوں نے لارڈ کے جزیرے اگسٹ جانا تھا۔ اب پتہ نہیں وہ وہاں پہنچے بھی ہیں یا نہیں"...... ٹائیگر نے جواب دیا تو بلیک بے اختیار چونک پڑا۔

"کس پر"...... بلیک نے کہا۔

"کسی لانچ پر یا چھوٹے بحری جہاز پر ہی جائیں گے۔ مجھے تو معلوم نہیں ہے۔ مارٹو کلب سے نکلتے ہوئے وہ مجھ سے بچھڑ گئے تھے اور میں انہیں تلاش کرتا ہوا ساحل پر آیا تو اچانک میری ناک پر غبارہ پھٹا اور میں بے ہوش ہو گیا اور اب مجھے یہاں ہوش آیا ہے"...... ٹائیگر نے جواب دیا۔

"دیکھو مسٹر ٹائیگر یا جو بھی تمہارا نام ہے۔ میں نے تمہیں بتایا ہے کہ میرا تعلق سیکرٹ ایجنسی سے رہا ہے اس لئے اس طرح کی بچوں کی کہانیاں تم کسی اور کو سنانا۔ میں تمہیں صرف چند منٹ کی مہلت دے سکتا ہوں کہ اپنے ساتھیوں کے بارے میں بتا دو ورنہ چند منٹ بعد تمہاری ہڈیاں بھی چیخ چیخ کر سب کچھ بتا دیں گی"۔ بلیک نے کہا۔

"ٹھیک ہے۔ بتا دیں گی۔ پہلے یہ بتاؤ کہ کیا یہ کارگر بھی سیکرٹ ایجنٹ رہا ہے"...... ٹائیگر نے کہا تو بلیک بے اختیار اچھل

پڑا۔

" کیوں۔ تم کیوں پوچھ رہے ہو "...... بلیک نے حیران ہو کر کہا جبکہ کارگر کے چہرے پر بھی ٹائیگر کی بات سن کر حیرت کے تاثرات ابھر آئے تھے۔

" ہاں۔ یہ بھی سیکرٹ ایجنسی میں کام کرتا رہا ہے۔ لیکن تم نے یہ بات کیوں کی ہے "...... بلیک نے کہا۔

" یہ فیلڈ میں کام نہیں کرتا رہا ہو گا۔ یہ بات تو طے ہے "۔ ٹائیگر نے مسکراتے ہوئے کہا۔

" آخر تم کہنا کیا چاہتے ہو۔ کھل کر بات کرو "...... بلیک نے کہا۔

" اس لئے کہہ رہا ہوں کہ کارگر صاحب نے مجھے ہوش میں لانے سے پہلے میری تلاشی بھی نہیں لی اور تم جانتے ہو کہ کسی بھی لمحے اس وجہ سے سچوئیشن تبدیل کی جا سکتی ہے "...... ٹائیگر نے بڑے اطمینان بھرے لہجے میں کہا تو بلیک چونک پڑا۔ اس کے چہرے پر الجھن کے تاثرات ابھر آئے تھے۔

" تم اس بات کو چھوڑو۔ اپنے ساتھیوں کے بارے میں بتاؤ ورنہ کارگر بہرحال تمہارے منہ سے سچ اگلوانے کا ماہر ہے "...... بلیک نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

" جو کچھ میں جانتا تھا وہ میں پہلے ہی بتا چکا ہوں۔ اس سے زیادہ مجھے معلوم ہی نہیں ہے۔ میں تو خود انہیں تلاش کرتا پھر رہا تھا"۔

ٹائیگر نے کہا۔

" تمہارا ان سے رابطہ کیسے ہوتا ہے "...... بلیک نے پوچھا۔

" فکسڈ فریکوئنسی کے ٹرانسمیٹر پر "...... ٹائیگر نے جواب دیا۔

" کہاں ہے وہ ٹرانسمیٹر "...... بلیک نے کہا۔

" اسی لئے تو کہہ رہا تھا کہ کارگر فیلڈ میں کام نہیں کرتا ہو گا۔ ثبوت میری جیب سے تمہیں نکالنا ہو گا "...... ٹائیگر نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

" کارگر۔ اس کی جیب سے ٹرانسمیٹر نکالو "...... بلیک نے کہا۔

" یس باس "...... کارگر نے کہا اور ہاتھ میں پکڑی ہوئی مشین گن اس نے کاندھے سے لٹکائی ہی تھی کہ ٹائیگر نے جو شاید اسی انتظار میں تھا ہاتھ میں پکڑی ہوئی رسی کا سرا کھینچ لیا۔ رسی کا سرا کھینچتے ہی اس نے اپنے جسم کو زوردار جھٹکا دیا اور دوسرے لمحے وہ اچھل کر کھڑا ہو گیا۔

" یہ۔ یہ "...... سامنے آتے ہوئے کارگر نے اسے اس طرح اٹھتے دیکھ کر حیرت بھرے لہجے میں کہا ہی تھا کہ ٹائیگر کے دونوں ہاتھ حرکت میں آئے اور دوسرے لمحے کارگر چیختا ہوا اچھل کر اپنے عقب میں بیٹھے ہوئے بلیک سے ٹکرایا اور پھر وہ دونوں چیختے ہوئے کرسی سمیت فرش پر گرے تو ٹائیگر نے اس لمحے سے فائدہ اٹھانے کے لئے بجلی کی سی تیزی سے اچھل کر اپنے دونوں پیروں کو ڈھیلی پڑی ہوئی رسی کے اوپر سے نکالا اور بجلی کی سی تیزی سے آگے بڑھتا چلا گیا۔

بلیک چونکہ پیچھے کرسی پر بیٹھا ہوا تھا جبکہ کارگر ٹائیگر کی تلاشی لینے کے لئے سیدھا اس کی طرف بڑھ رہا تھا اس لئے جب ٹائیگر اٹھا تھا تو بلیک اور ٹائیگر کے درمیان کارگر آچکا تھا۔یہی وجہ تھی کہ بلیک کو پتہ ہی نہ چل سکا تھا اور وہ اسی طرح اطمینان سے کرسی پر بیٹھا رہا تھا۔ پھر وہ کارگر کے ٹکرانے کی وجہ سے نیچے گرا تھا لیکن نیچے گرتے ہی وہ بجلی کی سی تیزی سے قلابازی کھا کر اٹھا ہی تھا کہ ٹائیگر نے اس پر بڑے زوردار انداز میں حملہ کر دیا لیکن بلیک لڑائی بھڑائی میں خاصا تیز تھا اس لئے وہ بجلی سے بھی زیادہ تیزی سے اچھل کر دائیں طرف غوطہ لگا گیا اور ٹائیگر اچھل کر اٹھتے ہوئے کارگر سے ٹکرایا اور پھر وہ دونوں ہی نیچے گرے تھے کہ ٹائیگر کی پسلیوں پر جیسے قیامت ٹوٹ پڑی لیکن دوسرے لمحے جس طرح سپرنگ کھلتا ہے اس طرح ٹائیگر اچھل کر جیب سے مشین پسٹل نکالتے ہوئے بلیک سے ٹکرایا اور اس کے ساتھ ہی بلیک چیختا ہوا گھوم کر ایک بار پھر اٹھتے ہوئے کارگر سے جا ٹکرایا اور پھر اس سے پہلے کہ وہ دونوں اٹھتے ٹائیگر نے جیب سے مشین پسٹل نکالا اور دوسرے لمحے ریٹ ریٹ کی تیز آوازوں کے ساتھ ہی کارگر چیختا ہوا ذبح ہوتی ہوئی بکری کی طرح پھڑکنے لگا جبکہ ٹائیگر نے تیزی سے ہاتھ گھمایا لیکن دوسرے لمحے اڑتی ہوئی کرسی گولی کی طرح اس سے ٹکرائی اور اس کے ہاتھ سے مشین پسٹل نکل کر دور جا گرا۔اس کے ساتھ ہی ٹائیگر نے غوطہ مارا اور دوسرے لمحے وہ بجلی کی سی تیزی سے گھوما اور بلیک چیختا ہوا سامنے

دیوار سے ایک دھماکے سے جا ٹکرایا۔ بلیک نے واقعی بڑی پھرتی سے کرسی مار کر اس کے ہاتھ سے مشین پسٹل نکالا تھا اور پھر اس نے بڑے ماہرانہ انداز میں اس پر حملہ کر دیا تھا لیکن ٹائیگر بھی عمران کا شاگرد تھا۔اس نے نہ صرف غوطہ مارا بلکہ جیسے ہی بلیک اس جگہ پہنچا جہاں پلک جھپکنے سے پہلے ٹائیگر خود موجود تھا ٹائیگر اپنے آپ کو سنبھال کر تیزی سے گھوما اور پھر اس نے ایک ہاتھ سے بلیک کا ہاتھ پکڑا اور چونکہ اس کا جسم انتہائی تیزی سے گھوم رہا تھا اس لئے بلیک کسی گیند کی طرح اچھل کر سامنے والی دیوار سے ایک دھماکے سے ٹکرایا تھا۔ نیچے گرتے ہی بلیک نے یکلخت اٹھنا چاہا لیکن دوسرے لمحے اس کے جسم کو جھٹکا سا لگا اور اس کے ساتھ ہی وہ ساکت ہو گیا۔ دیوار سے سر ٹکرانے کی وجہ سے وہ بے ہوش ہو گیا تھا۔ ٹائیگر تیزی سے آگے بڑھا۔اس نے بلیک کو اٹھایا اور لا کر کرسی پر ڈال دیا جس پر وہ پہلے خود بندھا ہوا تھا۔ نیچے گری ہوئی رسی اٹھا کر اس نے اسے اس رسی کی مدد سے کرسی سے باندھ دیا۔اس نے گانٹھ اس انداز میں لگائی تھی کہ بلیک کچھ بھی کر لے اسے نہ کھول سکتا تھا اور اس کے ساتھ ساتھ اس نے رسی کو اس کے کاندھوں سے لے کر پیروں تک کرسی کے ساتھ باندھ دیا تھا اس لئے بلیک اگر اپنے ہاتھ کھول بھی لے یا گانٹھ ہی کھول لے تب بھی وہ فوری طور پر آزاد نہ ہو سکتا تھا۔ کارگر اس دوران ہلاک ہو چکا تھا۔ ٹائیگر نے آگے بڑھ کر اپنا مشین پسٹل اٹھا کر جیب میں ڈالا اور پھر آگے بڑھ کر کارگر کے ہاتھ

سے گری ہوئی مشین گن اٹھا لی اور تیزی سے بیرونی دروازے کی طرف بڑھ گیا۔ تھوڑی دیر بعد وہ پوری عمارت میں گھوم چکا تھا۔ یہ چھوٹی سی عمارت تھی جس کے ایک تہہ خانے میں اسلحے کی پیٹیاں بھری ہوئی تھیں جبکہ باقی عمارت میں عام سا فرنیچر تھا۔ ٹائیگر واپس مڑا اور اس کمرے میں آگیا جہاں ابھی تک بلیک کرسی پر بندھا ہوا موجود تھا۔ ٹائیگر نے مشین گن کاندھے سے لٹکائی اور پھر اس نے بلیک کے چہرے پر یکے بعد دیگرے تھپڑ مارنے شروع کر دیئے۔ اگر وہ چاہتا تو اس کا ناک اور منہ بند کر کے بھی اسے ہوش میں لا سکتا تھا لیکن جس انداز میں بلیک نے اس سے باتیں کی تھیں اس پر ٹائیگر حقیقتاً اس پر خار کھا گیا تھا۔ تیسرے یا چوتھے تھپڑ پر بلیک نے چیختے ہوئے آنکھیں کھول دیں تو ٹائیگر ایک قدم پیچھے ہٹا اور پھر اس نے کوٹ کی اندرونی جیب سے تیز دھار خنجر نکال لیا۔

"اوہ۔ اوہ۔ یہ۔ یہ۔ کیا مطلب"...... بلیک نے پوری طرح ہوش میں آتے ہی انتہائی حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"تو سیکرٹ ایجنٹ صاحب اب تمہیں معلوم ہو گیا کہ فیلڈ میں کام کرنے کے کیا فائدے ہوتے ہیں"...... ٹائیگر نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

"تم۔ تم نے رسیاں کیسے کھول لیں۔ کیا مطلب"...... بلیک نے کہا تو ٹائیگر نے بڑے اطمینان بھرے انداز میں اسے ساری تفصیل بتادی۔

"اوہ۔ تو تم لوگ انتہائی تربیت یافتہ ہو۔ بہرحال اب تم کیا چاہتے ہو"...... بلیک نے کہا۔

"تمہارا لارڈ سے کس طرح رابطہ ہوتا ہے"...... ٹائیگر نے پوچھا۔

"کون لارڈ۔ میں تو کسی لارڈ کو نہیں جانتا"...... بلیک نے منہ بناتے ہوئے کہا لیکن دوسرے لمحے اس کے حلق سے نکلنے والی انتہائی کربناک چیخوں سے کمرہ گونج اٹھا۔ ٹائیگر نے اس کا فقرہ مکمل ہوتے ہی خنجر کی نوک سے اس کی ایک آنکھ کا ڈھیلا باہر نکال دیا تھا۔

"اب اگر جھوٹ بولا تو دوسری آنکھ بھی نکال دوں گا۔ سمجھے"۔ ٹائیگر نے غراتے ہوئے کہا۔

"تم۔ تم مجھے چھوڑ دو۔ میں ہٹ جاتا ہوں۔ مجھے چھوڑ دو"۔ بلیک نے چیخ چیخ کر کہنا شروع کر دیا۔

"چھوڑ دوں گا لیکن پہلے تم مجھ سے تعاون کرو ورنہ ایک لمحے میں اس طرح گردن کاٹ دوں گا جیسے بکری کی گردن قصائی کاٹتا ہے۔ سمجھے"...... ٹائیگر نے غراتے ہوئے کہا۔

"مم۔ میں تعاون کروں گا۔ میرا اس سے فون پر رابطہ ہے لیکن اس کے آدمی ٹیری سے۔ لارڈ سے میری بات نہیں ہوتی"...... بلیک نے کہا تو ٹائیگر نے ایک کونے میں پڑے ہوئے فون کو اٹھایا اور لا کر بلیک کے قریب رکھ دیا۔

"نمبر بتاؤ اور ٹیری یا لارڈ سے بات کر کے کنفرم کراؤ کہ واقعی وہ

جزیرے سے ہی بول رہا ہے ورنہ "...... ٹائیگر نے کہا تو بلیک نے نمبر بتا دیا۔ ٹائیگر نے نمبر پریس کئے اور آخر میں لاؤڈر کا بٹن بھی پریس کر کے اس نے رسیور بلیک کے کان سے لگا دیا۔

"یس "...... ایک آواز سنائی دی۔

"بلیک بول رہا ہوں جناب۔ لاپاز سے "...... بلیک نے کہا۔

"ہاں۔ کیا بات ہے۔ کیوں کال کی ہے "...... اس بار دوسری طرف سے بھاری سی آواز سنائی دی۔

"وہ ٹیری کہاں ہے جناب۔ پہلے میری اس سے بات ہوئی تھی۔ آپ کون ہیں "...... بلیک نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"میں لارڈ بول رہا ہوں۔ ٹیری کسی ضروری کام میں مصروف ہے "...... دوسری طرف سے کہا گیا۔

"لارڈ صاحب۔ آپ نے مجھے پاکیشیائی ایجنٹوں کے خاتمے کا مشن دیا تھا۔ ان میں سے ایک آدمی کو میں نے پکڑ لیا ہے۔ اب کیا حکم ہے۔ اسے ہلاک کر دیا جائے یا اسے آپ کے پاس بھجوا دیا جائے "...... بلیک نے کہا۔

"کیا نام ہے اس کا "...... دوسری طرف سے پوچھا گیا۔

"اس کا نام ٹائیگر ہے جناب "...... بلیک نے کہا۔

"اسے اس وقت تک قید رکھو جب تک اس کے باقی ساتھی گرفتار نہیں ہو جاتے۔ پھر ان سب کا خاتمہ کر دینا "...... دوسری طرف سے کہا گیا۔

"ٹھیک ہے جناب "...... بلیک نے کہا اور اس کے ساتھ ہی دوسری طرف سے رابطہ ختم کر دیا گیا تو ٹائیگر نے بھی رسیور کریڈل پر رکھ دیا۔

"تم نے مجھے کیسے ٹریس کیا تھا "...... ٹائیگر نے پوچھا تو بلیک نے اسے بتا دیا کہ مارٹو کلب میں ایک آدمی نیچے ہال میں چھپ کر زندہ بچ گیا تھا جبکہ دوسرا زخمی اوپر ہال سے ملا تھا۔ ان دونوں نے تم سب کے حلیئے وغیرہ بتا دیئے تھے جن میں سے ایک حلیہ تمہارا تھا اس لئے اس کے آدمیوں نے اسے ساحل پر ٹریس کر لیا "...... بلیک نے تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔

"اب سنو۔ اپنے ساتھیوں کو فون کر کے انہیں پاکیشیائی ایجنٹوں کی تلاش ختم کرنے کا کہہ دو۔ انہیں کہہ دینا کہ مشن واپس لے لیا گیا ہے۔ بولو۔ کیا نمبر ہے تمہارے ہیڈ کوارٹر انچارج کا "...... ٹائیگر نے کہا تو بلیک نے نمبر بتا دیا۔ ٹائیگر نے رسیور اٹھایا اور نمبر پریس کر کے اس نے لاؤڈر کا بٹن بھی پریس کر دیا اور پھر رسیور بلیک کے کان سے لگا دیا۔

"یس "...... رابطہ قائم ہوتے ہی ایک مردانہ آواز سنائی دی۔

"بلیک بول رہا ہوں ٹونی "...... بلیک نے کہا۔

"اوہ۔ یس باس۔ حکم باس "...... دوسری طرف سے انتہائی مؤدبانہ لہجے میں کہا گیا۔

"ٹونی۔ پورے گروپ کو کال کر کے واپس بلا لو۔ اب

پاکیشیائی ایجنٹوں کی تلاش کی ضرورت نہیں رہی ۔ لارڈ نے اپنا مشن واپس لے لیا ہے "...... بلیک نے کہا۔

" اوہ اچھا باس ۔ میں ابھی کہہ دیتا ہوں ۔ آپ ابھی تک ٹی تھری میں ہیں "...... دوسری طرف سے کہا گیا۔

" ہاں "...... بلیک نے جواب دیتے ہوئے کہا تو ٹائیگر نے کریڈل دبا کر رابطہ ختم کیا اور پھر رسیور رکھ کر اس نے خنجر بلیک کے لباس سے صاف کیا اور اسے واپس جیب میں رکھا اور پھر دوسری جیب سے مشین پسٹل نکال لیا۔

" اب تم چھٹی کرو بلیک "...... ٹائیگر نے مسکراتے ہوئے کہا۔

" کیا ۔ کیا مطلب ۔ تم نے تو کہا تھا کہ تم مجھے چھوڑ دو گے ۔ میں نے تم سے تعاون کیا ہے "...... بلیک نے بری طرح ہراساں ہوتے ہوئے کہا۔

" اس لئے تو خنجر سے تمہاری گردن کاٹنے کی بجائے گولی مار رہا ہوں "...... ٹائیگر نے جواب دیا اور اس کے ساتھ ہی اس نے ٹریگر دبا دیا اور کمرہ بلیک کے حلق سے نکلنے والی چیخ سے گونج اٹھا ۔ اس کا جسم بندھا ہونے کے باوجود چند لمحوں کے لئے پھڑکا اور پھر ساکت ہو گیا ۔ دل میں اتر جانے والی گولیوں نے اسے چند لمحوں میں ہی ہلاک کر دیا گیا تھا۔ ٹائیگر نے مشین پسٹل جیب میں ڈالا اور پھر اس نے اپنا ماسک اتارا اور جیب سے ماسک باکس نکال کر اس نے اس میں سے ایک ماسک نکالا اور پھر اسے اپنے سر اور چہرے پر چڑھا کر دونوں

ہاتھوں سے تھپتھپانا شروع کر دیا ۔ چند لمحوں بعد جب اسے اطمینان ہو گیا کہ اس کا چہرہ بدل گیا ہے تو اس نے فون اٹھایا اور اسے لا کر اس نے ایک طرف رکھا اور پھر کرسی اٹھا کر اس نے سیدھی کی اور اس پر بیٹھ کر اس نے فون کا رسیور اٹھایا اور تیزی سے انکوائری کے نمبر پریس کر دیئے۔

" یس ۔ انکوائری پلیز "...... رابطہ قائم ہوتے ہی دوسری طرف سے ایک نسوانی آواز سنائی دی۔

" کنگ کلب کا نمبر دیں "..... ٹائیگر نے کہا تو دوسری طرف سے نمبر بتا دیا گیا ۔ ٹائیگر نے کریڈل دبایا اور پھر ٹون آنے پر اس نے انکوائری آپریٹر کا بتایا ہوا نمبر پریس کر دیا۔

" کنگ کلب "...... ایک چیختی ہوئی مردانہ آواز سنائی دی۔

" بلیک بول رہا ہوں ۔ کیا جوتو موجود ہے ۔ اس سے بات کراؤ "...... ٹائیگر نے بلیک کے لہجے میں بات کرتے ہوئے کہا۔

" اوہ اچھا ۔ ہولڈ کرو "...... دوسری طرف سے اس بار خاصے مؤدبانہ لہجے میں کہا گیا۔

" یس ۔ جوتو بول رہا ہوں "...... چند لمحوں بعد ایک کرخت اور چیختی ہوئی آواز سنائی دی ۔ لہجہ بے حد کھردرا سا تھا۔

" بلیک بول رہا ہوں "...... ٹائیگر نے کہا۔

" ہاں ۔ میں نے سن لیا ہے ۔ کیا بات ہے ۔ کیوں کال کی ہے ۔ اس سے پہلے تو تم نے کبھی کال نہیں کی "...... دوسری طرف سے

اسی طرح چیختے ہوئے لہجے میں کہا گیا تو ٹائیگر اس کا لہجہ اور انداز سن کر ہی سمجھ گیا کہ یہ جوٹو انتہائی گھٹیا ذہن کا آدمی ہے۔

" لارڈ صاحب نے تمہارے باس کنگ براؤن کے پاس ایک دفاعی آلہ رکھوایا ہے۔ اب میں نے لارڈ صاحب سے یہ آلہ ایک پارٹی کے لئے خرید لیا ہے۔ میرا آدمی تمہارے پاس آرہا ہے تم اس کی بات کنگ براؤن سے کرادو"...... ٹائیگر نے کہا۔

" لارڈ سے کہو خود بات کرے۔ میرے پاس وقت نہیں ہوتا ان چکروں میں پڑنے کا"...... دوسری طرف سے کرخت لہجے میں کہا گیا اور اس کے ساتھ ہی رابطہ ختم ہو گیا تو ٹائیگر نے رسیور رکھا اور پھر اٹھ کھڑا ہوا۔ اس کال سے اس کا اصل مقصد حل ہو گیا تھا کہ اسے جو معلومات ملی تھیں کہ جوٹو کنگ براؤن کا یہاں نمائندہ ہے وہ بات درست ثابت ہوئی تھی اور یہ کہ جوٹو کلب میں موجود بھی ہے۔ اسے اطمینان تھا کہ اب وہ اس جوٹو سے تمام معلومات خود ہی اگلوا لے گا اس لئے وہ اٹھا اور تیز تیز قدم اٹھاتا ہوا بیرونی دروازے کی طرف بڑھتا چلا گیا۔

آبدوز سمندر کی گہرائی میں سفر کرتی ہوئی تیزی سے جزیرے کی طرف بڑھی چلی جارہی تھی اور اب چونکہ جزیرہ کافی قریب آگیا تھا اس لئے عمران اور اس کے ساتھیوں کے اعصاب تنے ہوئے تھے۔ عمران کیپٹن مارسن کے کیبن میں موجود تھا۔

" آپ باہر چلے جائیں۔ کسی بھی لمحے ہمیں جزیرے سے چیک کیا جا سکتا ہے"...... کیپٹن مارسن نے کہا۔

" کیا جزیرے سے صرف یہ کیبن ہی چیک کیا جا سکتا ہے یا آبدوز کے دوسرے حصے بھی چیک ہو سکتے ہیں"...... عمران نے کہا۔

" باقی حصوں میں کیا ہوتا ہے۔ صرف سپلائی۔ اس لئے یہی کیبن ہی چیک کیا جاتا ہے"...... کیپٹن مارسن نے جواب دیا تو عمران سر ہلاتا ہوا اٹھ کھڑا ہوا۔

" اب آخری بار میری بات سن لو کیپٹن مارسن۔ اگر تم نے

کسی بھی لمحے کوئی شرارت کرنے کا سوچا تو ہمارے ساتھ جو ہو گا سو ہو گا لیکن تم دوسرا سانس نہ لے سکو گے ورنہ میرا وعدہ ہے کہ جزیرے پر جتنی دولت بھی موجود ہو گی وہ تمہاری ہو گی اور تمہاری جان بھی بچ جائے گی اور تمہاری باقی عمر لارڈ سے بھی زیادہ شاندار انداز میں گزرے گی اس لئے کوئی ایسا کام نہ کرنا جس میں تمہاری زندگی ہی ختم ہو جائے "...... عمران نے کہا۔

" تم بے فکر رہو۔ میں پورا تعاون کروں گا۔ میں نے دنیا دیکھی ہے۔ مجھے یقین ہے تم اپنا وعدہ پورا کرو گے "...... کیپٹن مارسن نے کہا تو عمران بیرونی دروازے کی طرف بڑھا اور پھر اس نے دروازے کو تھوڑا سا کھول دیا اور پہلے کی طرح وہیں رک گیا۔ اسے دراصل خطرہ تھا کہ اگر کیپٹن مارسن نے کوئی غلط حرکت کی تو وہ سب واقعی بے موت مارے جائیں گے اس لئے وہ انتہائی محتاط تھا۔ لیکن ابھی اسے باہر کھڑے تھوڑی ہی دیر ہوئی تھی کہ یکلخت مشین پر موجود سرخ رنگ کا بلب تیزی سے جلنے بجھنے لگا اور عمران چونک پڑا۔ اس کا مطلب تھا کہ جزیرے سے آبدوز پر رابطہ کیا جا رہا ہے اور پھر یکلخت وہ بلب جل اٹھا جو انتہائی تیز روشنی پھیلاتا تھا۔

" ہیلو۔ ٹیری کالنگ "...... مشین میں سے ٹیری کی آواز سنائی دی۔

" یس سر۔ میں کیپٹن مارسن بول رہا ہوں "...... کیپٹن مارسن نے کہا۔

" کیپٹن مارسن۔ تمہاری آبدوز میں تمہارے علاوہ کتنے افراد موجود ہیں "...... دوسری طرف سے کہا گیا۔

" افراد۔ نہیں جناب۔ میں اکیلا ہوں جناب۔ کریو تو لاپاز گیا ہوا تھا۔ میں نے لارڈ صاحب کو بتایا تھا لیکن لارڈ صاحب نے حکم دیا کہ فوراً واپس آ جاؤں اس لئے جناب میں اکیلا ہوں آبدوز میں "۔ کیپٹن مارسن نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

" جبکہ مجھے لاپاز سے اطلاع دی گئی ہے کہ پاکیشیائی ایجنٹوں کو باقاعدہ آبدوز میں جاتے دیکھا گیا ہے۔ وہ سپرڈون لانچ میں تھے اور لانچ کے کیپٹن ٹاڈ کی لاش بھی لانچ سے ملی ہے "...... ٹیری نے کہا تو عمران نے بے اختیار ہونٹ بھینچ لئے کیونکہ یہ بات سنتے ہی وہ سمجھ گیا تھا کہ ان کے بارے میں اطلاع جزیرے پر بہرحال پہنچ چکی ہے۔ کیسے پہنچی اور کس نے پہنچائی ہے اس بارے میں وہ کچھ نہیں کہہ سکتا تھا۔

" نہیں جناب۔ میں تو آبدوز میں موجود تھا اور جناب میں تو آبدوز میں ہی رہتا ہوں تا کہ اسے کوئی نقصان نہ پہنچ سکے۔ کریو البتہ لاپاز جاتا ہے "...... کیپٹن مارسن نے کہا۔

" ٹھیک ہے۔ لیکن تم نے جزیرے کے سپیشل سیکشن میں داخل ہونے کے بعد آبدوز سے باہر نہیں آنا۔ میرے گارڈز پہلے اندر آئیں گے اور آبدوز کی تلاشی لیں گے۔ وہ تمہیں خود باہر لے آئیں گے "۔ ٹیری نے کہا۔

"یس سر۔حکم کی تعمیل ہو گی سر"...... کیپٹن مارسن نے جواب دیا تو کھٹاک کی ہلکی سی آواز سے رابطہ ختم ہو گیا۔اس کے ساتھ ہی پہلے تیز روشنی والا بلب اور پھر سرخ بلب بجھ گیا تو عمران دروازہ کھول کر اندر داخل ہوا۔

"اب کیا ہو گا جناب"...... کیپٹن مارسن نے پریشان ہوتے ہوئے کہا۔

"یہاں ایمرجنسی کے لئے غوطہ خوری کے لباس تو ہوں گے"۔ عمران نے کہا۔

"ہاں ہیں ۔ مگر"...... کیپٹن مارسن نے چونک کر اور قدرے حیرت بھرے لہجے میں جواب دیا۔

"ہم غوطہ خوری کے لباس پہن کر پہلے ہی آبدوز سے باہر سمندر میں اتر جائیں گے ۔ تم نے آبدوز کو اس وقت تک باہر روکے رکھنا ہے جب تک کہ ہم باہر نہ چلے جائیں ۔ پھر تم نے اندر سے دروازہ بند کر کے آبدوز کو آگے لے جانا ہے ۔جیسے ہی واٹر وے کھلے گا آبدوز کے ساتھ ساتھ ہم بھی اندر چلے جائیں گے اور پھر جب وہ لوگ تلاشی لے کر مطمئن ہو کر تمہیں باہر لے جائیں گے تو ہم بھی اوپر پہنچ جائیں گے اور پھر باقی کام پورا ہو گا"...... عمران نے کہا۔

"تو پھر میں اس کی سپیڈ کم کر دیتا ہوں"...... کیپٹن مارسن نے کہا ۔ عمران کی بات سن کر اس کے چہرے پر گہرے اطمینان کے تاثرات پھیل گئے تھے ۔

"ہاں ۔ میں سب سے آخر میں اتروں گا اور تمہیں اطلاع دے دوں گا"...... عمران نے کہا اور تیزی سے مڑ کر کیبن سے باہر آگیا اور پھر اس نے ساری بات اپنے ساتھیوں کو بتا کر آئندہ کا پلان بھی بتا دیا۔اس کے ساتھ ہی انہوں نے ایمرجنسی کے الفاظ لکھے ہوئے باکسز میں سے انتہائی جدید غوطہ خوری کے لباس نکال کر اپنے لباسوں کے اوپر ہی پہن لئے اور سمندر کے اندر استعمال ہونے والا اسلحہ ہاتھوں میں پکڑ کر وہ سیڑھیوں کی طرف بڑھ گئے جو سمندر کے اندر باہر جانے والے ایئر پریشر گیٹ کو جاتی تھیں ۔ عمران نے پریشر گیٹ کھولا اور پھر ایک ایک کر کے وہ سب باہر کھلے سمندر میں اتر گئے ۔ عمران نے کیپٹن مارسن کو جا کر کہا کہ وہ تھوڑی دیر کے بعد ایئر پریشر گیٹ بند کر دے اور پھر پیروں میں مخصوص جوتے پہن کر وہ بھی ایئر پریشر گیٹ سے باہر سمندر میں اتر آیا۔انتہائی جدید ترین لباس کی وجہ سے اس کے جسم پر کسی قسم کا کوئی دباؤ نہ پڑا تھا جبکہ سمندر کی اتنی گہرائی میں اگر وہ اس جدید لباس کے بغیر آجاتا تو پانی کا بے پناہ دباؤ اس کی ہڈیوں کو پریس کر کے رکھ دیتا۔آبدوز آہستہ آہستہ آگے بڑھی چلی جا رہی تھی۔

"آبدوز کی اوٹ لے کر ہم نے اندر داخل ہونا ہے ورنہ ہم بھی سکرین پر نظر آجائیں گے اس لئے سب آبدوز کے عقب میں ہو جاؤ"...... عمران نے کنٹوپ کے اندر لگے ہوئے ٹرانسمیٹر پر بات کرتے ہوئے کہا۔

" عمران صاحب ۔ ہمارے پاس سمندر کے اندر کام کرنے والا اسلحہ ہے جبکہ وہاں پہنچ کر تو یہ اسلحہ کام نہیں دے گا "...... صفدر کی آواز سنائی دی۔

" ہم نے اوپر پہنچ کر اس وقت تک پانی کے اندر رہنا ہے جب تک کہ کیپٹن مارسن چلا نہ جائے اور آبدوز کی تلاشی مکمل نہ ہو جائے ۔ اس کے بعد ہم نے پوری تیزی سے غوطہ خوری کے لباس اتار کر آگے بڑھنا ہے ۔ اسلحہ ہمارے لباس کی جیبوں میں موجود ہے اور یہ بھی سن لو کہ ہم نے سب سے پہلے ٹیری اور اس کے آپریشن روم پر قبضہ کرنا ہے ورنہ کیپٹن مارسن سے جو کچھ معلوم ہوا ہے یہ ٹیری ہمیں ایک لمحہ بھی زندہ نہ رہنے دے گا ۔ یہاں انتہائی جدید ترین مشینری نصب ہے "...... عمران نے تفصیل سے جواب دیتے ہوئے کہا۔

" ٹھیک ہے عمران صاحب ۔ لیکن چونکہ راستہ آپ کو معلوم ہے اس لئے لیڈ بھی آپ نے کرنا ہے "...... صفدر نے کہا۔

" تمہارا مطلب ہے کہ پہلے میں باہر جاؤں "...... عمران نے کہا تو دوسری طرف سے ہنسنے کی آوازیں سنائی دیں ۔ ظاہر ہے سب عمران اور صفدر کے درمیان ہونے والی بات چیت اپنے اپنے ٹرانسمیٹر پر سن رہے تھے ۔

" عمران صاحب ۔ آبدوز کے عقب میں بھی ہم چیک ہو سکتے ہیں اس لئے کیوں نہ ہم آبدوز کے نیچے رہیں ۔ پھر ہمیں کوئی چیک نہ کر

سکے گا "...... کیپٹن شکیل کی آواز سنائی دی۔

" تمہاری بات درست ہے ۔ لیکن پانی ختم ہو جانے سے اگر آبدوز فرش پر ٹک گئی تو پھر ہم سب اس کے نیچے پریس ہو کر قالین بن جائیں گے "...... عمران نے جواب دیا۔

" عمران صاحب ۔ اس عمل میں کافی وقت لگے گا ۔ اصل مسئلہ اندر داخل ہونے کا ہے اس لئے اندر پہنچ کر ہم باہر آ سکتے ہیں "۔ کیپٹن شکیل نے کہا۔

" او کے ۔ ٹھیک ہے "...... عمران نے کہا اور پھر چاروں طرف سے وہ سب ایک ایک کر کے آبدوز کے نیچے ہو کر تیرنے لگے ۔ کچھ دیر بعد آبدوز ایک جھٹکے سے رک گئی تو وہ سب بھی رک گئے ۔ کچھ دیر بعد انہیں پانی میں تیز تھرتھراہٹ سی محسوس ہوئی اور اس کے ساتھ ہی آبدوز دوبارہ حرکت میں آ گئی ۔ البتہ اب اس کی رفتار خاصی تیز تھی ۔ عمران اور اس کے ساتھی بھی اس کے نیچے تیرتے ہوئے آگے بڑھتے چلے گئے اور پھر کچھ دیر بعد آبدوز ایک بار پھر رک گئی اور اس کے ساتھ ہی اس نے اس طرح اوپر اٹھنا شروع کر دیا جیسے اسے کسی سسٹم سے اوپر اٹھایا جا رہا ہو ۔ عمران تیزی سے تیرتا ہوا آبدوز کے نیچے سے نکل کر سائیڈ پر آ گیا اور چند لمحوں بعد اس کے ساتھی بھی باہر آ گئے ۔ وہ سب سمجھ گئے تھے کہ وہ جزیرے کے اندر پہنچ گئے ہیں اس لئے وہ ٹرانسمیٹر پر بات نہیں کر رہے تھے کیونکہ انہیں خدشہ تھا کہ کہیں ان کی بات چیت آپریشن روم میں موجود انتہائی جدید ترین

مشینری میں کچھ نہ ہو جائے۔ آبدوز کے نیچے سے باہر آتے ہی انہیں احساس ہوا کہ آبدوز کے اوپر اٹھنے کے ساتھ ساتھ پانی بھی ایک سائیڈ پر تیزی سے غائب ہو رہا تھا اور نیچے موجود فرش بھی ساتھ ساتھ اوپر کو اٹھ رہا تھا اور پھر تھوڑی دیر بعد وہاں پانی خاصا کم ہو گیا لیکن اتنا بہرحال موجود تھا کہ وہ اوپر سے نظر نہ آسکتے تھے۔ پھر کچھ دیر بعد پانی غائب ہونا بند ہو گیا تو فرش بھی اوپر اٹھنا بند ہو گیا تھا۔ اس کے ساتھ ہی آبدوز فرش پر ٹک گئی تھی۔ عمران سمجھ گیا کہ آبدوز کا اوپر والا دروازہ پانی سے باہر ہو گا۔ وہ سب اب آبدوز کے قریب گہرائی میں موجود تھے۔ البتہ عمران آہستہ آہستہ اوپر کو اٹھتا جا رہا تھا تاکہ وہ اوپر ہونے والی کارروائی کو چیک کر سکے اور پھر جب اسے اوپر کا منظر نظر آنا شروع ہو گیا تو وہ رک گیا۔ پھر اسے نے آبدوز کا دروازہ کھلنے کی آواز سنائی دی۔ اس کے ساتھ ہی وہاں چار مسلح افراد نظر آئے جو ایک ایک کر کے غائب ہوتے چلے گئے اور عمران سمجھ گیا کہ یہ آبدوز کے اندر گئے ہوں گے۔ پھر تقریباً دس منٹ بعد وہی چاروں افراد ایک ایک کر کے باہر آئے۔ ان کے پیچھے پانچواں آدمی بھی تھا اور عمران سمجھ گیا کہ یہ کیپٹن مارسن ہو گا۔ چند لمحوں بعد وہ پانچوں افراد غائب ہو گئے تو عمران تیزی سے نیچے اتر گیا۔ اس نے بغیر آواز پیدا کئے اشارے سے اپنے ساتھیوں کو اپنے پیچھے آنے کا اشارہ کیا اور پھر وہ تیزی سے کونے کی طرف بڑھتا چلا گیا۔ اس کے ساتھی بھی اس کے پیچھے تھے۔ کافی دور آنے کے بعد عمران نے اوپر کو اٹھنا شروع کر

دیا اور پھر تھوڑی دیر بعد اس نے سر پانی سے باہر نکال لیا۔ اس نے کنٹوپ کو ہٹا کر عقبی طرف گردن پر ڈال دیا۔ اس نے دیکھا کہ وہ ایک وسیع و عریض تالاب کے کونے پر موجود تھا۔ یہ ایک برآمدہ تھا جو خالی تھا۔ وہاں کوئی آدمی موجود نہ تھا اور سامنے ہی برآمدے کے اندر ایک دروازہ تھا جو بند تھا۔ اس کے باہر ایک پلیٹ لگی ہوئی تھی جس پر پاور روم کے الفاظ لکھے ہوئے تھے۔ عمران تیزی سے اوپر اٹھا اور دوسرے لمحے وہ اچھل کر پانی سے باہر نکل کر برآمدے میں آگیا۔ اس کے ساتھ ہی وہ تیزی سے اس پاور روم کے دروازے کی طرف بڑھ گیا۔ گو پانی اس کے جسم سے بہہ رہا تھا لیکن اس نے اس کی پرواہ نہ کی۔ پاور روم کے دروازے کو اس نے دبایا تو دروازہ کھل گیا اور عمران اندر داخل ہو گیا۔ یہاں ایک کونے میں ایک دیوہیکل مشین موجود تھی جو فرش پر نصب تھی۔ اس پر بے شمار چھوٹے بڑے بلب جل رہے تھے اور ڈائلوں پر سوئیاں آہستہ آہستہ تھرتھراتی ہوئی نظر آ رہی تھیں۔ عمران نے اندر داخل ہوتے ہی تیزی سے غوطہ خوری کا لباس اتارنا شروع کر دیا۔ اسی لمحے صفدر اندر داخل ہوا اور پھر ایک ایک کر کے سب ساتھی اندر داخل ہوئے اور ان سب نے تیزی سے غوطہ خوری کے لباس اتارنا شروع کر دیئے۔

"لباس اس مشین کے پیچھے پھینک دو۔ جلدی کرو"....... عمران نے آہستہ سے کہا۔ اسی لمحے انہیں باہر سے قدموں کی آوازیں سنائی دیں۔ یہ دو آدمی تھے۔

"ارے۔ یہ اتنا پانی یہاں کیوں ہے "...... ایک ہلکی سی آواز سنائی دی۔

"ہاں۔ پانی کے نشانات پاور روم کی طرف جا رہے ہیں۔ میں چیک کرتا ہوں "...... دوسری آواز سنائی دی۔

"ارے چھوڑو۔ پانی ہی ہے۔ یہ بتاؤ کہ وہ تمہیں مادام گاربی نے جیکی بھجوائی تھی۔ وہ ابھی تمہارے پاس ہی ہے یا واپس چلی گئی ہے "...... پہلی آواز سنائی دی۔

"ہے ابھی۔ کیوں "...... دوسری آواز نے چونک کر کہا۔

"جب تو اسے واپس بھجوائے گا تو مجھے بتا دینا۔ وہ مجھے پسند ہے "...... پہلی آواز نے کہا اور پھر وہ دونوں باتیں کرتے ہوئے واپس چلے گئے۔ جب وہ کافی دور چلے گئے اور ان کے قدموں کی آوازیں سنائی دینا بند ہو گئیں تو عمران اور اس کے ساتھیوں نے جیبوں سے مشین پسٹلز نکال لئے۔

"اب تفصیل سے سن لو۔ یہ برآمدہ آگے جا کر دائیں طرف مڑ جاتا ہے۔ پھر اس برآمدے کے آخر میں دروازہ ہے جو ایک بڑے ہال میں کھلتا ہے اور ہال میں تمام مشینری نصب ہے۔ وہاں ایک علیحدہ کیبن بنا ہوا ہے جس میں ٹیری بیٹھتا ہے۔ یہ حصہ لارڈ کے حصے سے بالکل علیحدہ ہے۔ اس کے بعد کا حصہ وہ ہے جہاں عورتیں رہتی ہیں اور پھر اس کے بعد لارڈ کا حصہ ہے۔ عورتوں کے لئے علیحدہ بڑے بڑے ہال کمرے اور کیبن بنے ہوئے ہیں جبکہ ان کی انچارج مادام

گاربی اپنی محافظ عورتوں سمیت آفسز میں موجود رہتی ہیں اور یہ آفسز برآمدے میں ہی ہیں۔ درمیان میں دیوار ہے جسے جڑ میں پیر مار کر کھولا جاتا ہے۔ ہم نے ٹیری، اس کی تمام مشینری اور تمام گارڈز کا خاتمہ کرنا ہے اور پھر ہم نے مادام گاربی اور اس کی محافظ مسلح عورتوں کا خاتمہ کرنا ہے۔ اس کے بعد ہم لارڈ سیکشن میں پہنچ جائیں گے۔ وہاں بھی مسلح گارڈز موجود ہوں گے۔ ان سب کا خاتمہ اس انداز میں کرنا ہے کہ لارڈ تک پہنچتے پہنچتے اسے کسی قسم کی اطلاع نہ ہو سکے اس لئے میں نے سائیلنسر لگے ڈبل میگزین مشین پسٹلز حاصل کئے تھے "...... عمران نے تفصیل بتاتے ہوئے کہا تو سب ساتھیوں نے اثبات میں سر ہلا دیئے۔

"آؤ "...... عمران نے کہا اور پھر دروازہ کھول کر اس نے باہر برآمدے میں جھانکا اور پھر تیزی سے سر اندر کر لیا۔

"دو محافظ واپس آ رہے ہیں۔ قریب آنے پر ان کا خاتمہ کیا جائے گا "...... عمران نے دروازے کو دوبارہ آہستہ سے بند کرتے ہوئے اپنے ساتھیوں سے سرگوشیانہ لہجے میں کہا تو سب نے اثبات میں سر ہلا دیئے۔ تھوڑی دیر بعد قدموں کی آوازیں دروازے کے قریب سنائی دینے لگیں اور پھر وہ دروازے کے سامنے سے گزر کر آگے بڑھے ہی تھے کہ عمران نے دروازہ کھولا اور آہستہ سے باہر آ گیا۔ دونوں افراد آگے بڑھے چلے جا رہے تھے اور عمران کی طرف ان کی پشت تھی۔ عمران نے ٹریگر دبا دیا۔ دوسرے لمحے سٹک سٹک کی آواز کے ساتھ

ہی وہ دونوں اچھل کر منہ کے بل نیچے گرے۔ان کے منہ سے بس ادھوری سی چیخیں ہی نکل سکی تھیں کیونکہ عمران نے ان کی پشت پراس جگہ فائر کیا تھا کہ گولیاں سیدھی دل میں اتر گئی تھیں اور انہیں چیخنے کا موقع بھی نہ مل سکا تھا۔ان کے کاندھوں سے مشین گنیں لٹکی ہوئی تھیں۔

"یہ مشین گنیں لے لو۔آپریشن روم کی تباہی میں کام آئیں گی۔ جلدی کرو"...... عمران کہا تو تنویر اور صفدر نے تیزی سے آگے بڑھ کر دونوں مشین گنیں سنبھال لیں اور پھر وہ سب تیزی سے لیکن دبے قدموں دوڑتے ہوئے آگے بڑھتے چلے گئے اور پھر جہاں موڑ تھا وہاں پہنچ کر عمران رک گیا اور اس نے سر دوسری طرف کر کے جھانکا اور پھر تیزی سے آگے بڑھ گیا۔برآمدہ خالی تھا اور وہاں کوئی موجود نہ تھا۔شاید یہ دونوں گارڈز بھی رسمی طور پر رکھے گئے تھے کیونکہ یہاں کسی غیر آدمی کے داخل ہونے کا تو انہیں کوئی تصور تک نہ تھا۔ برآمدے کے آخر میں ایک بڑا سا دروازہ تھا جو بند تھا۔عمران اور اس کے ساتھی محتاط انداز میں دوڑتے ہوئے اس دروازے کے قریب پہنچ گئے۔عمران نے ہاتھ اٹھا کر انہیں رکنے کا اشارہ کیا اور پھر اس نے آہستہ سے دروازے کو دبایا تو اس کے چہرے پر اطمینان کی جھلکیاں ابھر آئیں کیونکہ دروازہ صرف بند تھا۔لاکڈ نہ تھا۔

"میں ٹیری کو قابو کروں گا۔تم نے باقی سب افراد کو ہلاک کر کے تمام مشینری کو اڑا دینا ہے"...... عمران نے آہستہ سے کہا اور

اس کے ساتھ ہی اس نے دروازہ کھولا اور اندر داخل ہو گیا۔یہ واقعی ایک بڑا ہال کمرہ تھا جس میں بیس کے قریب بڑی اور جدید ساخت کی مشینیں نصب تھیں۔ایک طرف کونے میں اندھے شیشے کا کیبن تھا جس کا دروازہ کھلا ہوا تھا۔ہر مشین کے سامنے دو دو آدمی موجود تھے دروازہ کھلنے کی آواز سن کر ان میں سے کئی افراد نے سر موڑے اور پھر اس سے پہلے کہ وہ سنبھلتے سائیلنسر لگے مشین پسٹلز کے ٹریگر دبتے چلے گئے اور وہاں کمرہ چیخوں سے گونج اٹھا جبکہ عمران بجلی کی سی تیزی سے دوڑتا ہوا اس کیبن میں داخل ہوا تو وہاں موجود ایک بڑی سی مشین کے سامنے کرسی پر ایک لمبے قد اور دبلے پتلے جسم کا آدمی بڑے حیرت بھرے انداز میں دروازے کی طرف دیکھ رہا تھا۔عمران کے اندر داخل ہوتے ہی اس آدمی نے اٹھنے کی کوشش کی لیکن ظاہر ہے عمران اندر داخل ہو چکا تھا اور دوسرے لمحے اس آدمی کے سر پر مشین پسٹل کا دستہ پوری قوت سے پڑا اور وہ آدمی چیخ مار کر وہیں کرسی پر ہی ڈھیر ہو گیا۔عمران نے دوسرا وار کیا اور اس آدمی کی گردن ڈھلک گئی۔عمران نے ہاتھ میں پکڑے ہوئے مشین پسٹل کا رخ سامنے موجود مشین کی طرف کیا اور دوسرے لمحے سٹک سٹک کی آوازوں کے ساتھ ہی مشین کے پرزے اڑنے شروع ہو گئے۔اسی لمحے باہر سے مشین گنیں چلنے اور دھماکوں کی آوازیں سنائی دینے لگیں تو عمران کرسی پر بے ہوش پڑے ہوئے آدمی کو بازو سے پکڑ کر گھسیٹتا ہوا کیبن سے باہر لے آیا۔وہاں موجود تمام افراد فرش پر ٹیڑھے

مڑے انداز میں پڑے ہوئے تھے۔ وہ سب ختم ہو چکے تھے اور اب تنویر اور صفدر دونوں مشین گنوں سے مشینری کے پرخچے اڑانے میں مصروف تھے۔ عمران نے جھک کر اس آدمی کی ناک اور منہ دونوں ہاتھوں سے بند کیا اور چند لمحوں بعد جب اس آدمی کے جسم میں حرکت کے تاثرات نمودار ہونے لگے تو عمران نے ہاتھ ہٹائے اور سیدھا ہو گیا۔ اس نے اپنا پیر اس کی گردن پر رکھ کر مخصوص انداز میں موڑ دیا تھا۔ چند لمحوں بعد جب اس آدمی نے آنکھیں کھولیں اور جس کا جسم اٹھنے کے لئے سمٹنے لگا تو عمران نے پیر کو دبا کر موڑ دیا اور اس آدمی کا جسم ایک جھٹکے سے سیدھا ہو گیا۔ اس کا چہرہ یکلخت مسخ ہونے لگ گیا اور منہ سے خرخراہٹ کی آوازیں اس طرح نکلنے لگیں جیسے ابھی چند لمحوں بعد اس کی روح اس کا جسم چھوڑ کر عالم ارواح کی طرف پرواز کر جائے گی۔

" کیا نام ہے تمہارا "...... عمران نے پیر کو تھوڑا سا واپس موڑتے ہوئے کہا۔

" ٹ۔ ٹٹ۔ ٹیری۔ یہ کیا ہے۔ کون ہو تم۔ پیر ہٹاؤ۔ یہ کیسا عذاب ہے "...... ٹیری نے رک رک کر اور انتہائی تکلیف بھرے لہجے میں کہا۔

" کراسنگ ایرو کا ڈپلیکیٹ جو پاکیشیا سے حاصل کیا گیا ہے وہ کہاں ہے۔ سچ بتاؤ ورنہ ایک لمحے میں شہ رگ کچل دوں گا "۔ عمران نے غراتے ہوئے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے پیر کو آگے کی

طرف موڑ کر پھر پیچھے کر دیا۔

" وہ۔ وہ کنگ براؤن کے سٹور میں ہے۔ کنگ براؤن کے سٹور میں "...... ٹیری نے رک رک کر کہا۔ اس کے بولنے کا انداز ایسا تھا جیسے وہ لاشعوری انداز میں بول رہا ہو۔

" اس کنگ براؤن سے کس کا رابطہ رہتا ہے۔ تمہارا یا کسی اور کا "...... عمران نے کہا۔

" لارڈ صاحب کا۔ میرا نہیں "...... ٹیری نے جواب دیا۔

" وہاں فون ہے یا ٹرانسمیٹر پر بات ہوتی ہے "...... عمران نے پوچھا۔

" سیٹلائٹ فون ہے "...... ٹیری نے جواب دیا۔

" نمبر بتاؤ "...... عمران نے کہا تو ٹیری نے نمبر بتا دیا۔

" لارڈ اگر اسے حکم دے تو کیا وہ کراسنگ ایرو ناراک پہنچا دے گا "...... عمران نے کہا۔

" ہاں۔ لیکن لارڈ کیوں کہے گا "...... ٹیری نے اس بار قدرے سنبھلے ہوئے لہجے میں کہا لیکن عمران نے پیر کو ایک جھٹکے سے آگے کیا تو ٹیری کے جسم نے ایک زوردار جھٹکا کھایا اور پھر ساکت ہو گیا۔ اس کی آنکھیں اوپر چڑھ کر بے نور ہو چکی تھیں۔

" جولیا۔ تم تنویر اور صفدر کو ساتھ لے کر جاؤ اور اس مادام گاربی اور اس کی مسلح محافظ عورتوں کا خاتمہ کر دو۔ میں اس دوران یہاں موجود فون کے ذریعے کنگ براؤن کو فون کرتا ہوں "۔ عمران نے

کہا۔

" کیا تم لارڈ کے لہجے میں براؤن سے بات کرو گے "...... جولیا نے کہا۔

" نہیں ۔ وہ لامحالہ ٹیری کو جانتا ہو گا ۔ میں پہلے اس کے لہجے میں بات کرتا ہوں ۔ تم کارروائی کرو اور کیپٹن شکیل باہر دروازے میں رکے گا "...... عمران نے کہا تو وہ سب تیزی سے مڑ کر بیرونی دروازے کی طرف مڑ گئے جبکہ عمران دوبارہ اس کیبن کی طرف بڑھ گیا ۔ اس نے میز پر رکھے ہوئے فون کو پہلے ہی دیکھ لیا تھا ۔ اس نے کرسی پر بیٹھ کر رسیور اٹھایا اور چند لمحوں تک وہ اس کی ٹون سنتا رہا ۔ اسے خدشہ تھا کہ کہیں اس فون کی کوئی ایکسٹینشن نہ ہو ۔ لیکن ٹون کی مخصوص آواز بتا رہی تھی کہ ایسا نہیں ہے تو عمران نے تیزی سے ٹیری کے بتائے ہوئے نمبر پریس کرنے شروع کر دیئے تو دوسری طرف گھنٹی بجنے کی آواز سنائی دی ۔

" یس ۔ کنگ آئی لینڈ "...... ایک مردانہ آواز سنائی دی ۔

" اگسٹ سے ٹیری بول رہا ہوں ۔ کنگ سے بات کراؤ " ۔ عمران نے ٹیری کی آواز اور لہجے میں بات کرتے ہوئے کہا۔

" سوری ۔ کنگ کسی سے بات نہیں کرتے ۔ آئندہ فون نہ کرنا "...... دوسری طرف سے انتہائی سخت لہجے میں کہا گیا اور اس کے ساتھ ہی رابطہ ختم ہو گیا تو عمران نے بے اختیار ایک طویل سانس لیتے ہوئے رسیور رکھ دیا ۔ اس کے ساتھ وہ اٹھا اور کیبن سے باہر آیا

اور پھر ہال سے گزر کر بیرونی دروازے سے باہر آ گیا ۔ یہاں کیپٹن شکیل موجود تھا۔

" آؤ کیپٹن "...... عمران نے کہا اور آگے بڑھ گیا جہاں دوسرا دروازہ موجود تھا۔

" کیا ہوا ۔ بات ہوئی کنگ براؤن سے "...... کیپٹن شکیل نے کہا تو عمران نے جو بات ہوئی تھی وہ بتا دی ۔

" جب آپ کو علم ہو گیا تھا کہ کراسنگ ایرو وہاں ہے تو پھر یہاں آنے کا کیا فائدہ ہوا "...... کیپٹن شکیل نے کہا۔

" میں خود بھی وقت ضائع نہیں کرنا چاہتا ۔ یہاں لارڈ سے فون کروا کر کنگ کو کہہ کر کراسنگ ایرو ناراک پہنچایا جائے گا اور وہاں سے ہم حاصل کر لیں گے "...... عمران نے جواب دیا تو کیپٹن شکیل نے اثبات میں سر ہلا دیا ۔ اسی لمحے وہ دونوں ایک کمرے کے کھلے دروازے کے سامنے پہنچ گئے ۔ عمران نے اندر جھانک کر دیکھا تو وہاں ایک بھاری جسم کی ادھیڑ عمر عورت گولیوں سے چھلنی ہوئی پڑی تھی جبکہ ساتھ ہی دو اور عورتیں بھی مردہ پڑی ہوئی تھیں ۔

" یہ مادام گاربی اور اس کی محافظ عورتیں ہیں لیکن جولیا اور اس کے ساتھی کہاں گئے "...... عمران نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

" وہ لارڈ سیکشن میں چلے گئے ہوں گے "...... کیپٹن شکیل نے کہا۔

" اوہ ۔ اگر لارڈ غائب ہو گیا تو پھر بڑا مسئلہ بن جائے گا " ۔ عمران

نے تشویش بھرے لہجے میں کہا اور تیزی سے آگے بڑھنے لگا۔ برآمدہ کافی آگے جا کر مڑ گیا اور پھر وہاں بھی ایک اور دروازہ دکھائی دیا جو کھلا ہوا تھا۔ عمران اور کیپٹن شکیل اس دروازے کی طرف بڑھے ہی تھے کہ انہیں دور سے صفدر آتا دکھائی دیا۔

"آجائیے عمران صاحب۔ ہم نے یہاں کنٹرول کر لیا ہے"۔ صفدر نے دور سے ہی کہا اور واپس مڑ گیا تو عمران نے ایک طویل سانس لیا اور پھر وہ دونوں اس دروازے کو کراس کر کے آگے بڑھتے چلے گئے یہ پہلے سیکشن سے کھلا اور وسیع سیکشن تھا۔ وہاں ایک بڑا سا ہال تھا اور کئی کمرے تھے جن کے سامنے برآمدہ تھا۔ عمران اور کیپٹن شکیل آگے بڑھتے چلے گئے۔ ہال میں بھی کئی لاشیں پڑی نظر آرہی تھیں اور کمروں میں بھی۔

"اوہ۔ تنویر تو نے یہاں قتل عام کر دیا ہے"...... عمران نے کہا تو کیپٹن شکیل بے اختیار ہنس پڑا۔ تھوڑا ہی آگے بڑھنے کے بعد انہیں صفدر، جولیا اور تنویر تینوں کھڑے نظر آگئے۔

"کوئی زخمی بھی بچا ہے یہاں یا سب ختم ہو گئے ہیں"۔ عمران نے کہا۔

"وہ لارڈ رہ گیا ہے۔ تمہاری وجہ سے میں نے اسے چھوڑ دیا ہے ورنہ اب تک وہ بھی ختم ہو چکا ہوتا"...... تنویر نے کہا۔

"پورے سیکشن کو چیک کر لیا ہے"...... عمران نے کہا اور آگے بڑھ گیا جہاں ایک دروازے کے باہر دو لاشیں پڑی ہوئی تھیں۔

دروازے پر سرخ رنگ کا بلب جل رہا تھا۔ دروازہ ساگوان کی لکڑی کا بنا ہوا تھا اور اس کی ساخت اور بناوٹ بتا رہی تھی کہ وہ ساؤنڈ پروف کمرے کا دروازہ ہے اور شاید اسی لئے اندر موجود لوگوں کو باہر ہونے والے اس قتل عام کا علم نہ ہو سکا تھا۔

"کتنے آدمی مارے ہیں"...... عمران نے دروازے کی طرف بڑھتے ہوئے کہا۔

"یہاں بیس کے قریب مسلح افراد تھے جو سب ختم کر دیئے گئے ہیں"...... تنویر نے جواب دیا تو عمران نے اثبات میں سر ہلا دیا اور پھر ہاتھ میں پکڑے ہوئے مشین پسٹل کی نال پر لگا ہوا سائیلنسر اس نے دروازے کے درمیان لاک پر رکھ کر ہاتھ کو ذرا سا ٹیڑھا کر کے ٹریگر دبا دیا۔ اس کے ہاتھ کو جھٹکے سے لگے لیکن اس کے ساتھ ہی لاک ٹوٹنے کی آواز بھی سنائی دی اور باہر جلتا ہوا بلب بھی یکلخت بجھ گیا۔ عمران نے لات ماری اور پھر دروازہ کھول کر وہ اندر داخل ہوا تو وہ ایک خاصا بڑا کمرہ تھا۔ اس میں صوفے اور آفس ٹیبل موجود تھی لیکن کمرہ خالی پڑا ہوا تھا۔ ایک سائیڈ پر دروازہ تھا اور ابھی وہ اس دروازے کی طرف بڑھا ہی تھا کہ اسے دروازے کی دوسری طرف سے قدموں کی آواز سنائی دی اور پھر دروازہ کھلا اور ایک خوبصورت اور نوجوان لڑکی باہر آئی۔ اس کے جسم پر ایک شال تھی۔ اس سے پہلے کہ وہ سنبھلتی عمران نے اسے گردن سے پکڑ کر ایک طرف اچھالا اور تیزی سے اندر داخل ہوا تو وہ ایک وسیع و عریض بیڈ روم میں موجود

تھا جس میں جہازی سائز کے بیڈ پر ایک ادھیڑ عمر آدمی ٹانگیں لٹکائے بیٹھا ہوا تھا۔ اس کے جسم پر صرف پینٹ تھی۔ وہ اس طرح آنکھیں پھاڑ کر عمران اور اس کے پیچھے آنے والے اس کے ساتھیوں کو دیکھ رہا تھا جیسے اس کی آنکھوں کی بینائی یکلخت چلی گئی ہو اور پھر اس سے پہلے کہ وہ سنبھلتا عمران نے بجلی کی سی تیزی سے اس کی گردن میں ہاتھ ڈالا اور دوسرے لمحے وہ چیختا ہوا فضا میں قلابازی کھا کر ایک دھماکے سے دبیز قالین پر جا گرا تو عمران نے جھک کر اس کے سر اور کاندھے پر دونوں ہاتھ رکھے اور مخصوص انداز میں جھٹکا دیا تو لارڈ کا انتہائی حد تک مسخ ہوتا ہوا چہرہ دوبارہ نارمل ہونا شروع ہو گیا۔

"اسے اٹھا کر باہر آفس میں لے آؤ"...... عمران نے کہا اور واپس مڑ گیا۔ باہر آفس میں اس لڑکی کی لاش پڑی ہوئی تھی کیونکہ جولیا نے اسے گولی مار دی تھی۔ صفدر لارڈ کو اٹھائے بیڈ روم سے باہر آیا اور پھر اس نے اسے ایک کرسی پر ڈال دیا جبکہ عمران نے اس بڑی سی آفس ٹیبل کی درازیں کھول کھول کر ان کی تلاشی لینا شروع کر دی۔ سب سے نچلی دراز میں فائلیں موجود تھیں۔ ان فائلوں کی تعداد دس تھی۔ عمران نے تمام فائلیں نکال کر میز پر رکھیں اور پھر ایک ایک فائل کھول کر سرسری انداز میں چیک کرنا شروع کر دیا۔

"ان میں سے چار فائلیں ہاپر کے اڈوں اور آدمیوں کی تفصیلات پر مبنی ہیں جبکہ دو فائلیں بینک اکاؤنٹس کی ہیں جن میں اربوں ڈالرز موجود ہیں"...... عمران نے آخری فائل بند کر کے طویل سانس لیتے

ہوئے کہا۔

"باہر کہیں سے رسی تلاش کر کے لے آؤ"...... عمران نے کہا تو صفدر سر ہلاتا ہوا آفس سے باہر چلا گیا۔ تھوڑی دیر بعد وہ واپس آیا تو اس کے ہاتھ میں رسی کا بنڈل موجود تھا۔

"میں اور جولیا اس سے معلومات حاصل کرتے ہیں۔ تم سب باہر جا کر پکٹنگ کرو۔ کسی بھی لمحے کسی بھی سیکشن سے کوئی بھی آ سکتا ہے"...... عمران نے کہا تو سوائے جولیا کے اس کے باقی ساتھی سر ہلاتے ہوئے باہر چلے گئے۔ عمران نے اس دوران جولیا کی مدد سے لارڈ کو کرسی پر رسی سے اچھی طرح جکڑ دیا اور پھر اس نے دونوں ہاتھ لارڈ کے منہ اور ناک پر رکھے اور چند لمحوں بعد جب لارڈ کے جسم میں حرکت کے آثار نمودار ہونے شروع ہو گئے تو عمران نے ہاتھ ہٹائے اور سامنے رکھی ہوئی کرسی پر بیٹھ گیا جبکہ جولیا پہلے ہی ساتھ والی کرسی پر بیٹھی ہوئی تھی۔ چند لمحوں بعد لارڈ نے کراہتے ہوئے آنکھیں کھولیں اور اس کے ساتھ ہی اس نے لاشعوری طور پر اٹھنے کی کوشش کی لیکن ظاہر ہے رسی سے بندھے ہونے کی وجہ سے وہ صرف کسمسا کر ہی رہ گیا تھا لیکن اس کے چہرے پر شدید حیرت کے تاثرات ابھر آئے تھے۔

"تم۔ تم کون ہو۔ یہ سب کیا ہے۔ تم یہاں کیسے پہنچ گئے"۔ لارڈ نے رک رک کر کہا۔

"تمہارا نام لارڈ ڈارسن ہے اور تم ہوپر کے سربراہ ہو۔ تمہارا

خیال تھا کہ اس جزیرے میں رہ کر تم موت سے محفوظ ہو جاؤ گے لیکن یہ تمہاری غلط فہمی تھی اور تمہیں یہ بھی بتا دوں کہ ٹیری اور اس کے سارے ساتھی ہلاک کر دیئے گئے ہیں۔ آپریشن روم کی تمام مشینری تباہ کر دی گئی ہے اور یہاں تمہارے سیکشن میں موجود تمام مسلح افراد بھی ہلاک ہو چکے ہیں "...... عمران نے کہا اور جیسے جیسے وہ بولتا گیا لارڈ کی آنکھیں حیرت اور خوف سے پھیلتی چلی گئیں۔

" تم۔ تم پاکیشیائی ایجنٹ ہو۔ مم۔ مگر۔ تم نے یہ سب کچھ کیسے کر لیا۔ تم یہاں کیسے داخل ہو گئے۔ یہاں تو کوئی روح بھی داخل نہیں ہو سکتی "...... لارڈ نے رک رک کر کہا تو عمران نے مختصر طور پر اسے مارٹی کی ہلاکت سے لے کر آبدوز میں یہاں تک آنے اور پھر آبدوز سے نکل کر ٹیری کو قابو کرنے سے لے کر یہاں اس کمرے تک پہنچنے کے تمام حالات بتا دیئے۔

" تم۔ تم مافوق الفطرت لوگ ہو۔ مم۔ مم۔ میرے تصور میں بھی نہ تھا کہ ایسا بھی ہو سکتا ہے "...... لارڈ نے رک رک کر کہا۔

" اب فیصلہ تم نے کرنا ہے کہ کیا تمہیں زندہ رکھا جائے یا نہیں "...... عمران نے یکلخت سرد لہجے میں کہا۔

" مجھے مت مارو۔ بے شک میری ساری دولت لے لو۔ جتنی دولت تم کہو گے تمہیں دے دوں گا "...... لارڈ نے کہا۔

" ہمیں دولت نہیں چاہئے۔ ہمیں کراسنگ ایرو کی ڈپلیکیٹ کاپی چاہئے جو تم نے کافرستان کو فروخت کرنی ہے تاکہ ہم اپنے ملک کے

دفاع کو محفوظ کر سکیں اور یہ بھی سن لو کہ ہمیں معلوم ہے کہ یہ ڈپلیکیٹ کاپی یہاں جزیرے پر نہیں ہے بلکہ جنوبی بحر اوقیانوس کے بحری اسمگلر کنگ براؤن کے خاص جزیرے کنگ آئی لینڈ کے خفیہ سٹور میں ہے۔ البتہ تم اسے فون کر کے حکم دو گے تو وہ یہ کاپی اپنے خاص نمائندے کے ہاتھ ناراک بھجوا دے گا اور تم نے ابھی یہ کام کرنا ہے اگر تم زندہ رہنا چاہتے ہو ورنہ "...... عمران نے خشک لہجے میں کہا۔

" مجھے معلوم ہے کہ جب تک تمہیں یہ آلہ نہیں ملتا تم مجھے زندہ رکھنے پر مجبور ہو اس لئے میں اس وقت تک اسے نہیں منگواؤں گا جب تک مجھے گارنٹی نہ دی جائے کہ تم مجھے زندہ چھوڑ دو گے "۔ لارڈ نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

" جولیا۔ اس کے منہ میں کپڑا ٹھونس دو "...... عمران نے کہا تو جولیا تیزی سے اٹھی اور اس نے ایک صوفے کے بازو پر پڑا ہوا سفید کپڑا اٹھایا اور اس کا گولہ بنا کر اس نے پہلے زور سے لارڈ کے چہرے پر تھپڑ مارا اور جب تھپڑ کھا کر لارڈ نے چیخنا چاہا تو جولیا نے اس کے منہ میں کپڑا ٹھونس دیا۔ پھر عمران نے اٹھ کر رسیور اٹھایا اور تیزی سے نمبر پریس کرنے شروع کر دیئے۔ آخر میں اس نے لاؤڈر کا بٹن بھی پریس کر دیا تھا۔

" کنگ آئی لینڈ "...... رابطہ قائم ہوتے ہی ایک چیختی ہوئی آواز سنائی دی۔

"لارڈ ڈارسن بول رہا ہوں ۔ کنگ سے بات کراؤ"....... عمران نے لارڈ کی آواز اور لہجے میں بات کرتے ہوئے کہا۔

"یس سر۔ ہولڈ کریں سر"....... دوسری طرف سے انتہائی مؤدبانہ لہجے میں کہا گیا۔

"ہیلو سر۔ میں براؤن بول رہا ہوں"....... چند لمحوں بعد ایک بھاری سی آواز سنائی دی ۔ لہجہ مؤدبانہ تھا۔

"کنگ براؤن ۔ خفیہ سٹور سے وہ پاکیشیائی آلہ نکال کر ناراک بھجوا دو"....... عمران نے لارڈ کی آواز اور لہجے میں تحکمانہ لہجے میں کہا۔

"کیا ۔ کیا کہہ رہے ہیں آپ لارڈ۔ وہ تو آپ کے حکم پر پہلے ہی ناراک بھجوایا جا چکا ہے ۔ پھر آپ دوبارہ کیوں یہ آرڈر دے رہے ہیں"....... دوسری طرف سے انتہائی حیرت بھرے لہجے میں کہا گیا تو عمران بولنے والے کے لہجے سے ہی سمجھ گیا کہ وہ سچ بول رہا ہے ۔

"لیکن وہ وہاں نہیں پہنچا"....... عمران نے کہا۔

"یہ کیسے ہو سکتا ہے لارڈ۔ ٹریسلر نے مجھے فون کر کے بتا دیا ہے کہ آلہ اس تک پہنچ چکا ہے"....... دوسری طرف سے کہا گیا تو عمران بے اختیار چونک پڑا۔

"کیا نمبر ہے ٹریسلر کا"....... عمران نے کہا۔

"یہ ۔ یہ آپ کیا کہہ رہے ہیں جناب ۔ ٹریسلر تو آپ کا اپنا آدمی ہے ۔ رین بو کلب کا مالک اور آپ اس کا نمبر مجھ سے پوچھ رہے ہیں۔ کیا مطلب"....... براؤن کے لہجے میں مرجانے کی حد تک حیرت تھی۔

"اچھا ٹھیک ہے ۔ میں سمجھا تھا کہ تم کسی اور ٹریسلر کی بات کر رہے ہو"....... عمران نے کہا۔

"یس سر۔ اسی کی بات کر رہا ہوں"....... دوسری طرف سے کہا گیا۔

"او کے ۔ میں اس سے معلوم کرتا ہوں"....... عمران نے کہا اور پھر کریڈل دبا کر اس نے ٹون آنے پر لاپاز کا رابطہ نمبر پریس کر کے آخر میں انکوائری کا نمبر پریس کر دیا کیونکہ اسے معلوم تھا کہ اس فون کا تعلق لاپاز سے ہی ہو گا۔

"انکوائری پلیز"....... رابطہ قائم ہوتے ہی ایک نسوانی آواز سنائی دی ۔

"ناراک کا رابطہ نمبر بتائیں"....... عمران نے کہا تو دوسری طرف سے فوراً ہی نمبر بتا دیا گیا تو عمران نے ایک بار پھر کریڈل دبایا اور پھر ٹون آنے پر اس نے تیزی سے دوبارہ نمبر پریس کرنے شروع کر دیئے۔

"انکوائری پلیز"....... رابطہ قائم ہوتے ہی ایک نسوانی آواز سنائی دی لیکن یہ آواز پہلی آواز سے مختلف تھی۔

"رین بو کلب کا نمبر بتائیں"....... عمران نے کہا تو دوسری طرف سے نمبر بتا دیا گیا۔ عمران نے ایک بار پھر کریڈل دبا کر رابطہ ختم کیا اور پھر ٹون آنے پر اس نے تیزی سے نمبر پریس کرنے شروع کر دیئے

"رین بو کلب"....... رابطہ قائم ہوتے ہی ایک نسوانی آواز سنائی

دی ۔ لہجہ بے حد مہذب تھا۔

" لارڈ بول رہا ہوں ۔ ٹریسلر سے بات کراؤ "...... عمران نے اس بار لارڈ کی آواز اور لہجے میں بات کرتے ہوئے کہا۔

" یس سر "...... دوسری طرف سے یکلخت انتہائی مؤدبانہ لہجے میں کہا گیا۔

" ٹریسلر بول رہا ہوں جناب "...... چند لمحوں بعد ایک مردانہ آواز سنائی دی ۔ لہجہ بے حد مؤدبانہ تھا۔

" کنگ براؤن نے جو دفاعی آلہ تمہیں بھجوایا تھا وہ کہاں ہے "۔ عمران نے لارڈ کے لہجے میں کہا۔

" جی ۔ جناب ۔ آپ نے خود ہی تو حکم دیا تھا کہ اسے سپیشل لاکر میں رکھ دیا جائے جو میں نے رکھوا دیا ہے "...... دوسری طرف سے کہا گیا۔

" اوکے ۔ اب غور سے میرا حکم سنو ۔ میرا خاص آدمی تمہارے پاس پہنچے گا ۔ وہ اپنا کوڈ پرنس آف ڈھمپ بتائے گا ۔ تم اسے وہ آلہ دے دینا ہے ۔ سمجھ گئے ۔ بولو کیا کوڈ ہے "...... عمران نے کہا۔

" پرنس آف ڈھمپ جناب "...... دوسری طرف سے کہا گیا ۔

" ہاں ۔ یہی کوڈ ہے ۔ حکم کی تعمیل ہونی چاہئے "...... عمران نے کہا۔

" یس سر "...... دوسری طرف سے کہا گیا تو عمران نے رسیور رکھ دیا اور اس کے ساتھ ہی اس نے لارڈ کے منہ سے کپڑا باہر کھینچ لیا۔

" تم ۔ تم یہ سب کچھ کیسے کر لیتے ہو ۔ میری آواز اور لہجے کی نقل ، کیسے ممکن ہے "...... لارڈ نے رک رک کر کہا۔

" جولیا ۔ مجھے معلوم ہے کہ تم اس کے خاتمے کے لئے بے چین ہو ں لئے اپنی خواہش پوری کر لو "...... عمران نے مسکراتے ہوئے ہا اور بیرونی دروازے کی طرف بڑھ گیا۔

" یہ شیطان ہے ۔ انسان نہیں ہے "...... جولیا کی نفرت بھری واز سنائی دی ۔

" دولت لے لو ۔ ساری دولت لے لو ۔ مجھے مت مارو "۔ یکلخت ارڈ کی چیختی ہوئی آواز سنائی دی لیکن دوسرے لمحے سٹک سٹک کی وازوں کے ساتھ ہی اس کے حلق سے کربناک سی چیخ نکلی اور دھوری ہی ڈوب گئی ۔ عمران جانتا تھا کہ اس کے بیڈ روم سے نکلنے الی لڑکی کو دیکھ کر جولیا چراغ پا ہو گئی تھی اور جن نظروں سے وہ ارڈ کو دیکھ رہی تھی عمران ان نظروں کو اچھی طرح پہچانتا تھا اس لئے اس نے خواہش کی بات کی تھی ۔

" عمران صاحب ۔ اب اس جزیرے میں رہنے والے دوسرے وگوں کا کیا ہو گا "...... صفدر نے ساری بات عمران سے سننے کے عد کہا۔

" ان سب کو ہلاک کر دینا چاہئے "...... تنویر نے فوراً ہی کہا۔

" ابھی تمہارا دل نہیں بھرا قتل و غارت سے ۔ وہ عام لوگ ہیں ں لئے ہم نے پہلے اس جزیرے کی بیرونی سطح پر جانے کا راستہ تلاش

کرنا ہے ۔یہاں لازماً ایمرجنسی لانچیں بھی موجود ہوں گی ۔
لانچوں کے ذریعے انہیں لاپاز بھیج دیا جائے گا"...... عمران نے
صفدر اور کیپٹن شکیل دونوں نے اثبات میں سر ہلا دیئے جبکہ
نے بے اختیار منہ بنالیا۔

ٹائیگر ٹیکسی پر سوار کنگ کلب کے قریب پہنچا تو اس نے کچھ
فاصلے پر ڈرائیور کو ٹیکسی روکنے کا کہا تو ٹیکسی ڈرائیور نے ٹیکسی روکی
تو ٹائیگر نے نیچے اتر کر ٹیکسی ڈرائیور کو کرائے کے ساتھ بھاری ٹپ
بھی دی تو وہ خوش ہو گیا۔

" جناب ۔اگر آپ ناراض نہ ہو تو میں ایک بات کہوں "۔ ٹیکسی
ڈرائیور نے کرایہ اور ٹپ لے کر قدرے ہچکچاتے ہوئے کہا۔

" تم یہی کہنا چاہتے ہو گے کہ کنگ کلب انتہائی خطرناک غنڈوں
کی جگہ ہے "...... ٹائیگر نے مسکراتے ہوئے کہا۔

" جی ہاں ۔یہاں شراب سے زیادہ انسانی خون بہایا جاتا ہے ۔
یہاں جتنے قتل ہوتے ہی شاید اتنے پورے لاپاز میں بھی نہیں ہوتے
ہوں گے ۔بہر حال اگر آپ جانتے ہیں تو ٹھیک ہے "...... ٹیکسی

ڈرائیور نے کہا اور پھر ایک جھٹکے سے ٹیکسی آگے بڑھا کر لے گیا۔ ٹائیگر نے مسکراتے ہوئے کاندھے جھٹکے اور پھر جیب میں موجود مشین پسٹل کو باہر سے ٹٹول کر اس کی موجودگی کو چیک کیا اور تیز تیز قدم اٹھاتا مین گیٹ کی طرف بڑھتا چلا گیا۔ کلب میں آنے جانے والے مرد اور عورتیں واقعی انتہائی تھرڈ کلاس غنڈے اور بدمعاش دکھائی دے رہے تھے۔ ان کا انداز، لباس اور چہرے پر موجود تاثرات ہی بتا رہے تھے کہ ان کی ذہنی سطح انتہائی کم ہے اور وہ بات کرنے سے زیادہ ہاتھ چلانے والی فطرت کے افراد ہیں لیکن ٹائیگر کی پوری زندگی ایسے ہی لوگوں میں گزر رہی تھی اس لئے وہ بڑے اطمینان بھرے انداز میں چلتا ہوا مین گیٹ سے اندر داخل ہوا اور پھر تیزی سے مڑ کر کاؤنٹر کی طرف بڑھ گیا جہاں ایک لمبے قد اور دیوہیکل جسم کا مالک سر سے گنجا غنڈہ کھڑا تھا۔ اس کی سنہری رنگ کی مونچھیں سائیڈوں پر سے لوہے کی سلاخوں کی طرح اوپر کو اٹھی ہوئی تھیں۔ چہرے پر زخموں کے مندمل نشانات واضح طور پر نظر آ رہے تھے۔ اس نے جیکٹ اور جینز پہنی ہوئی تھی جبکہ اس کے ساتھ ہی ایک اور غنڈہ نما آدمی ویٹرز کو سروس دینے میں مصروف تھا۔ یہ گنجا خاموش کھڑا پورے ہال کا اس طرح جائزہ لے رہا تھا جیسے اس نے آنکھوں میں کیمرے لگا رکھے ہوں اور وہ ہال میں موجود افراد کی مووی بنا رہا ہو۔ ٹائیگر اس کے سامنے واقعی بچہ دکھائی دے رہا تھا۔ یہی وجہ تھی کہ ٹائیگر اس کے سامنے کاؤنٹر پر پہنچ کر کھڑا ہو گیا لیکن اس گنجے نے اس

کی طرف توجہ ہی نہ کی تھی۔ اس کی تیز نظریں ویسے ہی ہال کا جائزہ لینے میں مصروف تھیں۔ ٹائیگر نے اچانک کاؤنٹر پر زور سے مکا مارا تو نہ صرف گنجا بلکہ اس کا ساتھی اور ارد گرد موجود دوسرے لوگ بھی بے اختیار اچھل پڑے۔ گنجا اب اس طرح غور سے ٹائیگر کو دیکھ رہا تھا جیسے اسے یقین نہ آ رہا ہو کہ اس آدمی نے کاؤنٹر پر مکا مارا ہے۔

"تم۔ تم نے کاؤنٹر پر مکا مارا ہے۔ تم نے اور وہ بھی جیٹری کی موجودگی میں"...... اس دیو نما گنجے نے انتہائی حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"میں نے تمہارے باس جوتو سے ملنا ہے۔ کہاں ہے وہ۔ اور یہ سن لو کہ میرے پاس فالتو وقت نہیں ہوتا کہ میں تم جیسے تھرڈ کلاس غنڈوں پر وقت ضائع کروں"...... ٹائیگر نے منہ بناتے ہوئے کہا تو جیٹری کا چہرہ حیرت کی شدت سے پھٹنے کے قریب ہو گیا۔ اس کی شاید سمجھ میں نہ آ رہا تھا کہ اس کے سامنے ایک عام سا نوجوان اس انداز میں بولنے کی جرأت کر سکتا ہے۔

"کون ہو تم"...... جیٹری نے ہونٹ چباتے ہوئے کہا۔

"میرا نام ڈیڈ ہے اور مجھے بلیک نے بھیجا ہے"...... ٹائیگر نے بڑے اطمینان بھرے لہجے میں کہا تو جیٹری بے اختیار ہنس پڑا۔ لیکن اس کی ہنسی میں طنز اور حقارت نمایاں تھی۔

"مجھے اس لئے ہنسی آ رہی ہے کہ تم یقیناً احمق ہو اور تم ذہنی طور پر بچے ہو ورنہ جیٹری کے مقابل تمہارا لہجہ اور انداز ایسا ہرگز نہ ہوتا

جاؤ اور اپنی جان بچ جانے پر مٹھائی تقسیم کرو۔ جاؤ مجھے تم پر رحم آ گیا ہے اس لئے میں تمہیں زندہ واپس بھیج رہا ہوں"۔ جیبڑی نے اسے پچکارتے ہوئے انداز میں جھٹک کر بات کرتے ہوئے کہا لیکن جیسے ہی اس کا فقرہ ختم ہوا ٹائیگر کا بازو گھوما اور اس کا بھرپور تھپڑ جھکے ہوئے جیبڑی کے چہرے پر اس زور سے پڑا کہ جیبڑی بے اختیار چیختا ہوا اچھل کر سائیڈ پر کھڑے دوسرے آدمی سے ٹکرایا اور پھر اسے ساتھ لیتا ہوا وہ شراب کی بوتلوں سے جا ٹکرایا۔

"تم اور ڈیڈ پر رحم کھاؤ۔ تم جیسے غنڈے تو ڈیڈ کے سامنے جھک جانا اپنے لئے بڑا اعزاز سمجھتے ہیں۔ نانسنس۔ بولو کہاں ہے جوتو۔ ورنہ"...... ٹائیگر نے غراتے ہوئے لہجے میں کہا۔ ہال میں یکلخت خاموشی طاری ہو گئی تھی اور ہال میں موجود سب افراد انتہائی حیرت بھرے انداز میں کاؤنٹر کی طرف ہی دیکھ رہے تھے۔

"تم۔ تم تمہاری یہ جرأت کہ تم جیبڑی پر ہاتھ اٹھاؤ پڑے"۔ جیبڑی نے یکلخت حلق کے بل چیختے ہوئے کہا۔ اس کا چہرہ غصے کی شدت سے سیاہ پڑ گیا تھا۔ وہ اچھل کر کاؤنٹر سے باہر آیا لیکن دوسرے لمحے مشین پسٹل کی تڑتڑاہٹ کے ساتھ ہی جیبڑی چیختا ہوا اچھل کر پشت کے بل نیچے گرا اور چند لمحے ہاتھ پیر مار کر ایک جھٹکے سے سیدھا ہو گیا۔

"تم جیسے غنڈوں سے لڑنا میری توہین ہے اس لئے تمہارا علاج یہی ہے کہ تمہیں گولی مار دی جائے"...... ٹائیگر نے غراتے ہوئے

کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے مشین پسٹل کا رخ کاؤنٹر پر موجود دوسرے آدمی کی طرف کر دیا۔

"بولو۔ کہاں ہے جوتو۔ بولو"...... ٹائیگر نے غراتے ہوئے کہا۔

"دائیں طرف راہداری میں باس کا آفس ہے بائیں ہاتھ پر"۔ اس آدمی نے خوف سے کانپتے ہوئے لہجے میں کہا۔

"اور کسی نے مرنا ہو تو بتا دے"...... ٹائیگر نے اونچی آواز میں کہا اور پھر تیزی سے پیچھے ہٹتا ہوا وہ دائیں ہاتھ پر راہداری کے سامنے پہنچا اور دوسرے لمحے عقاب سے راہداری میں داخل ہوا۔ راہداری خالی پڑی ہوئی تھی۔ البتہ راہداری کے آخر میں ایک دروازہ تھا جو بند تھا۔ ہال میں اب یکلخت بے پناہ شور سا سنائی دینے لگا لیکن ٹائیگر ان غنڈوں اور بدمعاشوں کی نفسیات سے اچھی طرح واقف تھا۔ اسے معلوم تھا کہ اب چونکہ وہ اس سے خوفزدہ ہو چکے ہیں اس لئے اب وہ اس کے خلاف کوئی حرکت نہیں کریں گے۔ اس کے باوجود وہ دوڑتا ہوا اس دروازے تک پہنچا اور اس نے لات مار کر دروازہ کھولا اور اندر داخل ہوا تو سامنے صوفے پر نیم دراز ایک گینڈے جیسے جسم کا مالک نوجوان یکلخت چونک کر سیدھا ہو گیا۔ اس کے ساتھ دونوں طرف بیٹھی ہوئیں نوجوان لڑکیاں بھی یکلخت اچھل کر کھڑی ہو گئی تھیں کہ یکلخت ٹائیگر نے ہاتھ میں پکڑے ہوئے مشین پسٹل کا ٹریگر دبا دیا اور دونوں لڑکیاں چیختی ہوئیں اچھل کر نیچے گریں اور چند لمحے تڑپنے کے بعد ساکت ہو گئیں۔ وہ گینڈے جیسے جسم کا مالک

نوجوان یکلخت اچھل کر کھڑا ہو گیا تھا۔ اس کے چہرے پر انتہائی حیرت کے تاثرات ابھر آئے تھے۔ شاید اس کے تصور میں بھی نہ تھا کہ اس کے آفس میں ایسا بھی ہو سکتا ہے۔ پھر اس سے پہلے کہ وہ کچھ بولتا یا کوئی حرکت کرتا ٹائیگر نے ایک بار پھر ٹریگر دبا دیا اور دوسرے لمحے کمرہ اس نوجوان کے حلق سے نکلنے والی چیخ سے گونج اٹھا وہ جھٹکا کھا کر دوبارہ صوفے پر گرا اور پھر صوفے سمیت الٹ کر عقب میں جا گرا۔ پھر اس سے پہلے کہ وہ اٹھتا ٹائیگر نے آگے بڑھ کر مشین پسٹل کا دستہ اٹھنے کی کوشش کرتے ہوئے اس نوجوان کی کنپٹی پر پوری قوت سے رسید کر دیا۔ نوجوان کے حلق سے چیخ نکلی اور اس نے پلٹ کر اٹھنے کی دوبارہ کوشش کی لیکن ٹائیگر نے دوسرا وار کر دیا اور اس بار وہ نوجوان چیخ مار کر وہیں ساکت ہو گیا تو ٹائیگر بجلی کی سی تیزی سے مڑا اور دروازے کو اس نے اندر سے باقاعدہ لاک کر دیا۔ کمرہ ساؤنڈ پروف تھا۔ ٹائیگر واپس مڑا ہی تھا کہ میز پر پڑے ہوئے فون کی گھنٹی بج اٹھی۔ ٹائیگر تیزی سے میز کی طرف بڑھا اور پھر اس نے رسیور اٹھا لیا۔

"کیا ہے"...... ٹائیگر نے اس نوجوان کی آواز اور لہجے کی نقل کرتے ہوئے کہا لیکن اس کا انداز انتہائی گھٹیا غنڈے جیسا ہی تھا۔

"باس۔ کاؤنٹر سے راکسن بول رہا ہوں۔ جو آدمی آپ کے آفس میں پہنچا ہے اس نے کاؤنٹر پر کھڑے جیری کو گولی مار کر ہلاک کر دیا ہے جناب"...... دوسری طرف سے ایک منمناتی ہوئی سی آواز سنائی

دی۔

"اچھا کیا ہے اس نے۔ اب ڈسٹرب نہ کرنا"...... ٹائیگر نے پہلے سے بھی زیادہ سخت لہجے میں کہا اور رسیور کریڈل پر پٹخ دیا۔ اس کے ساتھ ہی وہ تیزی سے مڑا اور اس نے اس گینڈے نما آدمی کی گردن پکڑ کر پوری قوت سے جھٹکا دے کر سیدھا کیا اور پھر لٹے پڑے ہوئے صوفے کو سیدھا کر کے اس نے نوجوان کو اٹھا کر اس پر ڈالا اور ادھر ادھر دیکھتے ہوئے اس نے تیزی سے ایک کھڑکی سے لٹکا ہوا پردہ اتارا اور انتہائی تیز رفتاری سے اس کو پھاڑ کر آپس میں گانٹھیں دے کر اس کی رسی بنائی اور اس رسی کی مدد سے اس نے اس گینڈے نما نوجوان کے دونوں ہاتھ عقب میں کر کے باندھ دیئے۔ باقی ماندہ رسی سے اس نے اس کے دونوں پیر بھی باندھ دیئے۔ اس کے ساتھ ہی اس نے ایک کرسی اٹھائی اور اس کے سامنے رکھ دی۔ پھر اس نے دونوں ہاتھوں سے اس کی ناک اور منہ بند کر دیا۔ چند لمحوں بعد جب اس نوجوان کے جسم پر حرکت کے تاثرات نمودار ہونے شروع ہو گئے تو اس نے ہاتھ ہٹائے اور جیب سے ایک تیز دھار خنجر نکال کر اس نے ہاتھ میں لے لیا۔ اس نوجوان کے ایک کان کی لو غائب ہو چکی تھی اور اس میں سے خون کے قطرے مسلسل ٹپک رہے تھے۔ یہ ٹائیگر کی اس فائرنگ کا نتیجہ تھا جو اس نے پہلے اس پر کی تھی۔ چند لمحوں بعد اس نوجوان نے کراہتے ہوئے آنکھیں کھول دیں۔

" کیا نام ہے تمہارا ۔ بولو "...... ٹائیگر نے غراتے ہوئے کہا۔

" تم ۔ تم کون ہو ۔ کیا مطلب "...... اس آدمی نے چونک کر سیدھا ہونے کی کوشش کرتے ہوئے کہا لیکن دوسرے لمحے ٹائیگر کا وہ ہاتھ حرکت میں آیا جس میں خنجر تھا اور اس نوجوان کی ناک کی نوک کٹ کر اس کی آغوش میں آ گری اور اس نوجوان کے حلق سے نکلنے والی چیخوں سے کمرہ گونج اٹھا۔

" کیا نام ہے تمہارا ۔ بولو "...... ٹائیگر نے اور زیادہ غصیلے لہجے میں کہا۔

" جوٹو ۔ میرا نام جوٹو ہے ۔ تم کون ہو "...... نوجوان نے رک رک کر کہا۔

" سوال مت کرو ۔ صرف جواب دو ورنہ ایک لمحے میں خنجر دل میں اتر جائے گا ۔ تم جنوبی بحر اوقیانوس کے بحری اسمگلر کنگ براؤن کے نمائندے ہو "...... ٹائیگر نے غراتے ہوئے کہا۔

" ہاں ۔ ہاں ۔ مگر "...... جوٹو سوال کرتے کرتے رک گیا تھا۔

" کنگ براؤن کے پاس لارڈ نے ایک آلہ رکھوایا ہے اور میں نے وہ آلہ حاصل کرنا ہے ۔ بولو ۔ کیسے حاصل ہو سکتا ہے ۔ جلدی بولو ورنہ "...... ٹائیگر نے اسی طرح چیختے ہوئے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے خنجر کی نوک جوٹو کی آنکھ کے کنارے پر رکھ کر اسے ہلکا سا دبا دیا۔

" وہ ۔ وہ آلہ تو اب چیف کے پاس نہیں ہے "...... جوٹو نے رک رک کر کہا تو ٹائیگر بے اختیار اچھل پڑا۔

" کیا ۔ کیا کہہ رہے ہو ۔ کس آلے کی بات کر رہے ہو "۔ ٹائیگر نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

" کراسنگ ایرو کی بات کر رہے ہو ۔ وہی آلہ لارڈ نے چیف کے پاس رکھوایا تھا ۔ تم اس کی بات کر رہے ہو ناں "...... جوٹو نے کہا۔

" ہاں ۔ جلدی بتاؤ کہ وہ آلہ کہاں ہے "...... ٹائیگر نے غراتے ہوئے کہا۔

" وہ تو ناراک میں ٹریسلر کو پہنچا دیا گیا تھا "...... جوٹو نے جواب دیا۔

" کون ٹریسلر ۔ پوری تفصیل بتاؤ "...... ٹائیگر نے کہا۔

" چیف باس نے آلہ کراسنگ ایرو مجھے بھجوایا اور کہا کہ یہ لارڈ کا آلہ ہے جو اس کے پاس رکھوایا گیا تھا ۔ اب لارڈ نے حکم دیا ہے کہ یہ آلہ ناراک کے ٹریسلر کو پہنچا دیا جائے تاکہ وہ اسے سپیشل لاکر میں رکھ دے ۔ یہ آلہ کافرستانی حکام کو فروخت کیا جانا تھا ۔ جب اس آلے کا پیکٹ میرے پاس پہنچا تو میں اسے لے کر چارٹرڈ فلائٹ سے ناراک گیا اور ٹریسلر سے ملا اور پیکٹ اسے دے دیا ۔ اس کے بعد میں واپس آ گیا "...... جوٹو نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

" یہ کب کی بات ہے "...... ٹائیگر نے پوچھا۔

" چار روز پہلے کی بات ہے "...... جوٹو نے جواب دیا۔

" یہ ٹریسلر کون ہے ۔ کہاں رہتا ہے اور اس کا فون نمبر کیا

ہے"...... ٹائیگر نے پوچھا۔

" ناراک کا بدنام ترین کلب ہے رین بو کلب ۔ اس کا مالک اور مینجر ٹریسلر ہے لیکن وہ کسی سے نہیں ملتا اور نہ کوئی اس تک پہنچ سکتا ہے اور کسی کو بھی نہیں معلوم کہ وہ کہاں رہتا ہے ۔ وہ انتہائی پراسرار آدمی ہے "...... جوٹو نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

" پھر تم کیسے اس سے ملے تھے ۔ بولو "...... ٹائیگر نے اپنے خاص انداز میں کہا۔ فقرے کے آخر میں وہ لفظ بولو خاص طور پر اس لئے بولتا تھا کہ عام غنڈوں اور بدمعاشوں کا کسی سے بات کرنے کا یہی خاص انداز تھا۔

" اسے لارڈ نے فون کیا تھا اور مجھے ایک فون نمبر اس پیکٹ کے ساتھ بھجوایا گیا تھا ۔ میں نے اس نمبر پر کال کیا تو میری بات ٹریسلر سے ہو گئی ۔ اس نے مجھے وقت دیا اور تاریخ بتائی اور کہا کہ میں نے ایئرپورٹ رکنا ہے ۔ اس کا آدمی کار لے کر آئے گا اور وہ مجھے لے جائے گا۔ پھر ایسا ہی ہوا۔ اس کا آدمی کار لے کر وہاں پہنچا اور پھر میں کار میں سوار ہو کر لارڈ ہاسٹن کالونی کی ایک کوٹھی جس کے باہر ڈاکٹر پاؤل کی نیم پلیٹ تھی، پہنچا تو وہاں ٹریسلر موجود تھا۔ اس نے مجھ سے وہ پیکٹ لے لیا اور میری بات اس نے کنگ براؤن سے کرا دی ۔ کنگ براؤن نے مجھے واپس جانے کا کہہ دیا اور میں اسی چارٹرڈ طیارے سے ہی واپس لاپاز آ گیا۔ اس کے بعد مجھے معلوم نہیں کہ اس پیکٹ کا کیا ہوا اور کیا نہیں "...... جوٹو نے جواب دیتے ہوئے

کہا۔

" وہ فون نمبر کیا ہے جس پر تمہاری ٹریسلر سے بات ہوئی تھی "...... ٹائیگر نے کہا تو جوٹو نے نمبر بتا دیا۔

" یہاں سے ناراک کا رابطہ نمبر کیا ہے "...... ٹائیگر نے پوچھا تو جوٹو نے رابطہ نمبر بتا دیا۔

" میں نمبر ملاتا ہوں ۔ تم اس ٹریسلر سے بات کرو ۔ جو جی چاہے کہہ دینا لیکن جو کچھ تم نے کہا ہے اسے کنفرم کرا دو تاکہ میں تمہیں زندہ چھوڑ کر چلا جاؤں "...... ٹائیگر نے کہا تو جوٹو نے اثبات میں سر ہلا دیا۔ ٹائیگر نے ایک طرف رکھے ہوئے فون کا رسیور اٹھایا اور تیزی سے نمبر پریس کرنے شروع کر دیئے ۔ آخر میں اس نے لاؤڈر کا بٹن پریس کر دیا۔ دوسری طرف گھنٹی بجنے کی آواز سنائی دی ۔ ٹائیگر نے رسیور جوٹو کے کان سے لگا دیا۔

" ہیلو ۔ ٹریسلر بول رہا ہوں "...... دوسری طرف سے کہا گیا۔

" جوٹو بول رہا ہوں ٹریسلر "...... جوٹو نے کہا۔

" ہاں ۔ میں نے چیک کر لیا ہے ۔ تمہارے آفس سے ہی کال کی جا رہی ہے ۔ بولو کیوں کال کی ہے "...... دوسری طرف سے کہا گیا تو ٹائیگر چونک پڑا۔

" جو پیکٹ میں نے کنگ براؤن کے حکم پر تمہیں ناراک پہنچایا تھا اس سلسلے میں کچھ لوگ یہاں پوچھتے پھر رہے ہیں ۔ وہ مجھ تک تو نہیں پہنچ سکے لیکن میرے اسسٹنٹ لاڈس سے بات کی ہے ۔ انہوں

نے کنگ براؤن کا نام بھی لیا ہے لیکن لاؤس نے انہیں مطمئن کر کے واپس بھجوا دیا ہے اور پھر مجھے اطلاع دی ۔ میں نے چیف کنگ براؤن سے بات کی تو انہوں نے حکم دیا کہ تمہیں اطلاع دے دوں اس لئے کال کر رہا ہوں "...... جوٹو نے کہا۔

" کون لوگ تھے "...... دوسری طرف سے پوچھا گیا۔

" دو آدمی تھے اور ایکریمین تھے ۔ انہوں نے لاؤس کو بتایا تھا کہ ان کا تعلق کسی بلیک ایجنسی سے ہے "...... جوٹو نے جواب دیا۔

" وہ پیکٹ اپنے مقام پر پہنچ چکا ہے ۔ بے فکر رہو اور ویسے بھی مجھ تک کوئی نہیں پہنچ سکتا اس لئے فکر کرنے کی ضرورت نہیں ہے اور یہ بات اپنے چیف کو بھی بتا دینا ۔ گڈ بائی "...... دوسری طرف سے بڑے اطمینان بھرے لہجے میں کہا گیا اور اس کے ساتھ ہی رابطہ ختم ہو گیا تو ٹائیگر نے رسیور جوٹو کے کان سے ہٹایا اور پھر کریڈل دبایا اور ٹون آنے پر اس نے تیزی سے نمبر پریس کرنے شروع کر دیئے ۔

" انکوائری پلیز "...... رابطہ قائم ہوتے ہی ایک نسوانی آواز سنائی دی ۔

" پولیس کمشنر آفس سے سیکنڈ چیف رانسن بول رہا ہوں "۔ ٹائیگر نے بھاری اور سخت لہجے میں بات کرتے ہوئے کہا۔

" یس سر ۔ حکم فرمائیں "...... دوسری طرف سے یکلخت انتہائی مؤدبانہ لہجے میں کہا گیا۔

" ایک نمبر نوٹ کریں اور پھر مجھے بتائیں کہ یہ ناراک میں کہاں

اور کس کے نام پر نصب ہے "...... ٹائیگر نے اسی لہجے میں بات کرتے ہوئے کہا۔

" یس سر "...... دوسری طرف سے کہا گیا تو ٹائیگر نے اسے وہ نمبر بتا دیا جس پر جوٹو نے ٹریسلر سے بات کی تھی۔

" ہولڈ کریں ۔ میں کمپیوٹر سے چیک کر کے بتاتی ہوں "۔ دوسری طرف سے کہا گیا۔

" اچھی طرح چیک کرنا ۔ یہ انتہائی سیریس ملکی معاملہ ہے "۔ ٹائیگر نے کہا۔

" یس سر ۔ میں سمجھتی ہوں سر "...... دوسری طرف سے کہا گیا اور پھر لائن پر خاموشی چھا گئی ۔ پھر تقریباً دو منٹ بعد انکوائری آپریٹر کی آواز سنائی دی۔

" ہیلو سر ۔ کیا آپ لائن پر ہیں سر "...... دوسری طرف سے کہا گیا۔

" یس "...... ٹائیگر نے جواب دیا۔

" جناب ۔ یہ فون لارڈ ہاسٹن کالونی کی کوٹھی نمبر اٹھائیس اے بلاک میں نصب ہے اور ڈاکٹر پاؤل کے نام پر ہے "۔ دوسری طرف سے کہا گیا۔

" اچھی طرح چیک کیا ہے ناں "...... ٹائیگر نے کہا۔

" یس سر "...... دوسری طرف سے کہا گیا۔

" اوکے ۔ اب یہ کہنے کی ضرورت تو نہیں کہ اٹ از اسٹیٹ

سیکرٹ"...... ٹائیگر نے غزاتے ہوئے لہجے میں کہا۔

"میں سمجھتی ہوں سر"...... دوسری طرف سے کہا گیا تو ٹائیگر نے رسیور رکھ دیا۔

"تم ۔ تم سیکرٹ ایجنٹ ہو کیا"...... جوٹو نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"تم نے یہ بات کیوں کی ہے"...... ٹائیگر نے کہا۔

"اس لئے کہ جس انداز میں تم نے مقام معلوم کیا ہے ہم جیسے لوگوں کے تو کبھی ذہن میں بھی نہیں آسکتا"...... جوٹو نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"ہاں ۔اب یہ بتا دو کہ یہاں سے باہر جانے کا خفیہ راستہ کون سا ہے ۔اس کی تفصیل بتا دو"...... ٹائیگر نے کہا تو جوٹو نے راستہ بتا دیا تو ٹائیگر نے جیب سے مشین پسٹل نکالا اور پھر اس سے پہلے کہ جوٹو کوئی احتجاج کرتا ٹائیگر نے ٹریگر دبا دیا اور تڑتڑاہٹ کی آوازوں کے ساتھ ہی جوٹو کے دل میں یکے بعد دیگرے گولیاں اترتی چلی گئیں اور جوٹو چند لمحوں بعد ہی ختم ہو گیا۔ ٹائیگر نے مشین پسٹل جیب میں ڈالا اور پھر اس راستے کی طرف مڑ گیا جو جوٹو نے بتایا تھا۔ اسے معلوم تھا کہ جوٹو نے سب کچھ صرف اس لئے بتا دیا تھا کہ ایک تو وہ نفسیاتی طور پر ٹائیگر سے مرعوب ہو گیا تھا اور دوسرا یہ کہ ٹائیگر نے اسے یقین دلایا تھا کہ وہ اسے زندہ چھوڑ جائے گا لیکن ٹائیگر جانتا تھا کہ ایسے آدمی کو زندہ چھوڑنا اپنے ساتھ ظلم کرنے کے مترادف ہے۔

اس کے آدمیوں نے لاپاز میں اسے تلاش کرنا تھا اور پھر وہ سب سے پہلے ٹریسلر کو فون کر کے سب کچھ بتا دیتا اس لئے اس کا مرنا بہت ضروری تھا۔

آفس کے انداز میں سجے ہوئے کمرے میں بڑی سی آفس ٹیبل کے پیچھے اونچی پشت کی ریوالونگ چیئر پر ایک لمبے قد اور دبلے جسم کا آدمی بیٹھا ہوا تھا۔ اس نے سوٹ پہنا ہوا تھا اور اس کی آنکھوں پر باریک تار کا نفیس فریم تھا۔ اس کے سر کے بال لمبے اور پیچھے کی طرف لائے ہوئے تھے اور آنکھوں میں تیز چمک تھی۔ البتہ اس کا چہرہ سادہ اور سپاٹ تھا۔ اس کی نظریں سامنے دیوار پر لگی ہوئی ایک تصویر پر جمی ہوئی تھیں لیکن اس کا انداز ایسا تھا جیسے وہ تصویر کی بجائے اس کے عقب میں کسی چیز کو دیکھ رہا ہو۔ اس کی فراخ پیشانی پر شکنیں سی پھیلی ہوئی تھیں کہ اچانک وہ اس طرح چونکا جیسے وہ کسی نتیجے پر پہنچ گیا ہو۔ اس نے سامنے رکھے ہوئے فون کا رسیور اٹھایا اور تیزی سے نمبر پریس کرنے شروع کر دیئے۔

" راسٹن بول رہا ہوں "...... دوسری طرف سے ایک مردانہ آواز

سنائی دی۔

" ٹریسلر بول رہا ہوں راسٹن "...... ٹریسلر نے قدرے بے تکلفانہ لہجے میں کہا۔

" اوہ تم۔ آج کیسے یاد آگیا میں تمہیں "...... راسٹن نے کہا۔

" آج سے کافی عرصہ پہلے ایک بار بات کرتے ہوئے تم نے ایک خطرناک آدمی کا نام لیا تھا پرنس آف ڈھمپ۔ جس پر میں نے تم سے پوچھا تھا کہ یہ ڈھمپ کیا ہے تو تم نے بتایا تھا کہ یہ کوئی ریاست ہے پاکیشیا میں۔ اب میرے پاس یہ پیغام پہنچا ہے کہ ایک آدمی پرنس آف ڈھمپ میرے پاس آئے گا۔ یہ نام سنتے ہی میرے لاشعور میں موجود یہ نام ابھر آیا لیکن مجھے یاد نہ آرہا تھا۔ کافی دیر تک سوچنے کے بعد اچانک مجھے یاد آگیا کہ یہ نام میں نے تمہاری زبان سے سنا تھا۔ کیا تم بتاؤ گے کہ ان صاحب کا حدود اربعہ کیا ہے "۔ ٹریسلر نے کہا۔

" تم تک یہ نام کس لئے پہنچا ہے۔ میرا مطلب ہے کہ یہ آدمی تمہارے خلاف کام کر رہا ہے یا حمایت میں "...... راسٹن نے تشویش بھرے لہجے میں کہا۔

" مجھے نہیں معلوم کیونکہ تمہیں معلوم ہے کہ میں یہاں ہوپر کی نمائندگی کرتا ہوں۔ لارڈ صاحب نے مجھے ایک امانت بھجوائی تھی اور میں نے ان کے حکم پر یہ امانت سپیشل لاکر میں رکھوا دی۔ اب لارڈ صاحب کا فون آیا ہے کہ ان کا آدمی پرنس آف ڈھمپ میرے پاس

پہنچے گا تو میں یہ امانت اسے دے دوں ۔ ویسے تو یہ عام سی بات ہے لیکن یہ نام میرے ذہن میں اٹک گیا اور اب مجھے یاد آیا کہ اس کے بارے میں تم نے بتایا تھا اس لئے میں نے تم سے بات کی ہے"۔ ٹریسلر نے تفصیل سے بات کرتے ہوئے کہا۔

"اس کا مطلب ہے ٹریسلر کہ ہوپر کا لارڈ اب تک ختم ہو چکا ہو گا یہ کال لارڈ سے اس پرنس آف ڈھمپ نے کرائی ہو گی"۔ راسٹن نے کہا تو ٹریسلر بے اختیار چونک پڑا۔

"کیا ۔ کیا کہہ رہے ہو ۔ کیا تم ہوش میں ہو ۔ تمہیں ابھی لارڈ صاحب کے بارے میں معلوم نہیں ہے ورنہ تم کبھی ایسی بات نہ کرتے"...... ٹریسلر نے اس بار خاصے غصیلے لہجے میں کہا۔

"تمہارا غصہ بجا ہے ٹریسلر اور مجھے یہ بھی معلوم ہے کہ ہوپر لاپاز کی سب سے بڑی اور بین الاقوامی سطح کی تنظیم ہے اور لارڈ صاحب جس جزیرے پر رہتے ہیں وہاں کوئی آدمی کسی صورت ان کی اجازت کے بغیر نہیں جا سکتا لیکن اس کے باوجود پرنس آف ڈھمپ جس آدمی کا نام ہے وہ ایسے ہی محیر العقول کام کرتا رہتا ہے ۔ تم بہرحال لارڈ صاحب کو خود فون کر کے تسلی کر لو اور پھر مجھ سے بات کرنا پھر میں تمہیں تفصیل بتاؤں گا"...... دوسری طرف سے کہا گیا اور اس کے ساتھ ہی رابطہ ختم ہو گیا۔

"یہ احمق آدمی کیا کہہ رہا ہے ۔ نانسنس"...... ٹریسلر نے غصیلے لہجے میں بڑبڑاتے ہوئے کہا اور رسیور رکھ دیا ۔ ابھی اسے رسیور رکھے

چند ہی لمحے ہوئے تھے کہ اچانک فون کی گھنٹی بج اٹھی اور وہ بے اختیار چونک پڑا ۔ اس نے ہاتھ بڑھا کر رسیور اٹھا لیا۔

"یس"...... ٹریسلر نے کہا۔

"لاپاز سے کنگ کلب کا مالک جوٹو آپ سے بات کرنا چاہتا ہے"...... دوسری طرف سے ایک نسوانی آواز سنائی دی ۔

"پہلے چیک کرو کہ کیا واقعی لاپاز سے اور اپنے کلب کے فون سے ہی بات کر رہا ہے یا نہیں ۔ اگر ایسا ہو تو بات کراؤ ورنہ نہیں"۔ ٹریسلر نے تیز لہجے میں کہا اور رسیور رکھ دیا ۔ اسے معلوم تھا کہ جوٹو نے ہی وہ پیکٹ پہنچایا تھا اور ابھی راسٹن سے جو بات ہوئی تھی اس سے اس کے ذہن میں شک کے کنکھجورے رینگنے لگ گئے تھے اس لئے اس نے چیکنگ کی بات کی تھی ۔ چند لمحوں بعد گھنٹی ایک بار پھر بج اٹھی تو ٹریسلر نے رسیور اٹھا لیا۔

"یس"...... ٹریسلر نے کہا۔

"باس ۔ میں نے چیک کر لیا ہے ۔ کال لاپاز سے اور کنگ کلب کے آفس سے ہی کی جا رہی ہے"...... دوسری طرف سے کہا گیا۔

"اوکے ۔ کراؤ بات"...... ٹریسلر نے قدرے اطمینان بھرے لہجے میں کہا اور پھر جوٹو کی کال آ گئی ۔ وہ بھی اس پیکٹ کے بارے میں کہہ رہا تھا کہ بلیک ایجنسی کے دو ایکریمین اس کے اسسٹنٹ لاوس کے پاس پہنچے تھے اور کنگ براؤن نے اسے کہا ہے کہ اطلاع ٹریسلر کو دے دی جائے ۔

"وہ پیکٹ اپنے مقام پر پہنچ چکا ہے۔ بے فکر رہو اور ویسے بھی مجھ تک کوئی نہیں پہنچ سکتا اس لئے فکر کرنے کی ضرورت نہیں ہے اور یہ بات اپنے چیف کو بھی بتا دینا۔ گڈ بائی"...... ٹریسلر نے کہا اور پھر رسیور رکھ دیا لیکن اس کے ذہن میں واقعی خطرے کی گھنٹیاں بج اٹھی تھیں کیونکہ اچانک ہر طرف سے اس پیکٹ کے بارے میں ہی معاملات سامنے آرہے تھے۔ اس نے رسیور اٹھایا اور اس کے نیچے لگا ہوا بٹن پریس کر کے اس نے اسے ڈائریکٹ کیا اور پھر تیزی سے نمبر پریس کرنے شروع کر دیئے۔ دوسری طرف کافی دیر تک گھنٹی بجتی رہی لیکن کسی نے فون اٹنڈ نہ کیا تو ٹریسلر کے چہرے پر حیرت کے تاثرات ابھر آئے۔ اس نے کریڈل دبایا اور ٹون آنے پر ایک بار پھر اس نے نمبر پریس کرنے شروع کر دیئے۔

"سی اینڈ کلب"...... رابطہ قائم ہوتے ہی ایک نسوانی آواز سنائی دی۔

"بوتھم سے بات کراؤ۔ میں ناراک سے ٹریسلر بول رہا ہوں"۔ ٹریسلر نے تحکمانہ لہجے میں کہا۔

"یس سر۔ ہولڈ کریں"...... دوسری طرف سے مؤدبانہ لہجے میں کہا گیا۔

"ہیلو سر۔ میں بوتھم بول رہا ہوں سر"...... دوسری طرف سے چند لمحوں کی خاموشی کے بعد ایک مردانہ آواز سنائی دی۔

"بوتھم۔ لاپاز کلب میں کوئی کال ہی اٹنڈ نہیں کر رہا۔ کیا وجہ

ہے"...... ٹریسلر نے کہا۔

"اوہ۔ کیا آپ تک اطلاع نہیں پہنچی سر"...... دوسری طرف سے چونک کر اور انتہائی حیرت بھرے لہجے میں کہا گیا تو ٹریسلر بے اختیار چونک پڑا۔

"کیسی اطلاع۔ کیا مطلب"...... ٹریسلر نے حیران ہوتے ہوئے کہا۔

"لاپاز کلب تہہ خانوں سمیت بموں سے اڑا دیا گیا ہے۔ اس کی اینٹ سے اینٹ بجا دی گئی ہے اور جناب ابھی اطلاع ملی ہے کہ اگسٹ جزیرے پر موجود عورتیں اور مرد بڑی بڑی لانچوں پر لاپاز پہنچے ہیں اور ان کے پہنچنے کے بعد پورا جزیرہ خوفناک دھماکوں سے تباہ ہو گیا ہے۔ وہاں نیوی پولیس اور اعلیٰ حکام موجود ہیں۔ جو لوگ وہاں سے بچ کر آئے ہیں انہوں نے بتایا ہے کہ چند افراد وہاں پہنچے اور انہوں نے مشین روم انچارج ٹیری اور اس کے محافظوں، لارڈ ڈارسن اور اس کے محافظوں اور عورتوں کی انچارج مادام گاربی سب کو ہلاک کر دیا ہے۔ تمام مشینری تباہ کر دی گئی ہے اور پھر سپیشل ...ے کھول کر جزیرے کی بیرونی سطح پر پہنچ کر انہوں نے لانچیں ان کے حوالے کیں اور انہیں کہا کہ ایک گھنٹے اندر وہ نکل جائیں۔ ایک گھنٹے بعد یہ جزیرہ مکمل طور پر تباہ کر دیا جائے گا اور خود وہ آبدوز پر نکل گئے اور انہیں ایک گھنٹہ لاپاز کے ساحل تک پہنچنے میں لگ گیا اور ایک گھنٹے بعد واقعی اگسٹ جزیرہ مکمل طور پر تباہ ہو گیا"۔

بو تھم جب بولنے پر آیا تو مسلسل بولتا چلا گیا۔

" اوہ ۔ اوہ ۔ ویری بیڈ ۔ یہ سب کیا ہو رہا ہے ۔ یہ کیسے ممکن ہے ۔ ابھی تھوڑی دیر پہلے مجھے لاپاز سے کنگ کلب کے جوٹو نے کال کر کے بات کی ۔ اس نے تو ایسی کوئی بات نہیں کی "...... ٹریسلر نے انتہائی حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

" جناب ۔ آپ نے جوٹو کا نام لیا ہے تو یہ بھی بتا دوں کہ ابھی ابھی خبر ملی ہے کہ جوٹو کو اس کے کلب کے آفس میں گولیاں مار کر ہلاک کر دیا گیا ہے "...... دوسری طرف سے کہا گیا تو ٹریسلر ایک بار پھر اچھل پڑا۔

" یہ کیسے ممکن ہو گیا ۔ مجھے معلوم ہے کہ جوٹو تک تو پہنچنا ہی ناممکن ہے ۔ پھر "...... ٹریسلر نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

" جو اطلاعات ملی ہیں ان کے مطابق ایک نوجوان کلب میں آیا ۔ اس نے کاؤنٹر پر کھڑے لاپاز کے سب سے خطرناک لڑاکے کو گولی مار کر ہلاک کر دیا اور پھر وہ خود ہی جوٹو کے آفس میں پہنچ گیا ۔ جوٹو کو اطلاع دی گئی تو اس نے کہا کہ وہ اس کا آدمی ہے جس پر سب خاموش ہو گئے ۔ پھر کافی دیر تک جوٹو کی طرف سے کوئی رابطہ نہ ہوا تو وہاں دوبارہ کال کی گئی مگر کال رسیو نہ ہو سکی ۔ خفیہ راستے سے آدمی اس کے آفس میں گئے تو آفس کا بیرونی خفیہ راستہ کھلا ہوا تھا اور جوٹو کی لاش آفس میں پڑی ہوئی تھی ۔ اس آدمی کو لاپاز میں تلاش کیا جا رہا ہے "...... دوسری طرف سے جواب دیا گیا۔

" ٹھیک ہے ۔ اس کا مطلب یہ ہے کہ حالات تیزی سے توقع سے زیادہ خراب ہوتے جا رہے ہیں ۔ او کے "...... ٹریسلر نے کہا اور کریڈل دبا کر اس نے ٹون آنے پر ایک بار پھر نمبر پریس کرنے شروع کر دیئے۔

" راسٹن بول رہا ہوں "...... رابطہ قائم ہوتے ہی دوسری طرف سے راسٹن کی آواز سنائی دی ۔ یہ وہی راسٹن تھا جس سے پہلے ٹریسلر نے بات کی تھی۔

" ٹریسلر بول رہا ہوں راسٹن "...... ٹریسلر نے کہا۔

" اوہ ۔ کیا ہوا ۔ اتنی جلدی دوبارہ کال کی ہے تم نے "۔ راسٹن نے چونک کر کہا تو ٹریسلر نے اسے لاپاز کلب اور اگسٹ جزیرے کی تباہی کے ساتھ ساتھ جوٹو کی موت کے بارے میں بھی تفصیل بتا دی۔

" یہ جو کچھ ہوا ہے میرا پہلے ہی یہی خیال تھا کہ ایسا ہی ہو گا ۔ اس کا مطلب ہے کہ ہوپر تنظیم کے خاتمے کا وقت آ گیا ہے بلکہ خاتمہ ہو گیا ہے "...... راسٹن نے کہا۔

" ہاں ۔ اگر لارڈ کو ہلاک کر دیا گیا ہے تو پھر ہوپر کو بھی ختم ہی سمجھو ۔ اور سنو ۔ میں اب آزاد ہو گیا ہوں ۔ میں یہاں ہوپر کا نمائندہ تھا اور ناراک میں ہوپر کے تمام اسٹاکس میری تحویل میں ہیں ۔ میں یہاں ہوپر کا چیف ہوں "...... ٹریسلر نے ایک خیال کے تحت بڑی مسرت بھرے لہجے میں کہا۔

"ہاں ۔ اب تم واقعی ناراک میں ہوپر کے چیف بن چکے ہو
لیکن ایک بات بتا دو کہ وہ کیا چیز ہے جس کے لئے لارڈ پرنس
ڈھمپ کو بھیج رہا تھا" ...... راسٹن نے کہا تو ٹریسلر نے بے اختیار
چونک پڑا۔

"جہاں تک میں نے معلومات حاصل کی ہیں وہ ایک دفاعی آلہ
ہے جس کو ہوپر نے پاکیشیا سے چوری کیا ہے اور کافرستان
حکومت اس کی خریدار ہے ۔ کافرستان کی حکومت نے اس کی
قیمت لگائی ہے کہ شاید اتنی رقم کسی بڑے ایٹمی میزائل کی بھی نہ
سکتی ہو اور یہ ڈیل ناراک میں میرے توسط سے ہوئی ہے اور
میں خود ہی یہ ساری رقم وصول کروں گا ۔ یہ آلہ اب میری تحویل
ہے" ...... ٹریسلر نے ایک بار پھر انتہائی مسرت بھرے لہجے میں

"ہاں ۔ بشرطیکہ تم اور تمہارا کلب دونوں اس پرنس آف ڈھمپ
سے بچ گئے تب" ...... دوسری طرف سے کہا گیا تو ٹریسلر بے
چونک پڑا۔

"کیا ۔ کیا کہہ رہے ہو ۔ تمہیں معلوم ہے کہ میں کلب میں
ہی نہیں اور کسی کو بھی معلوم نہیں کہ میں کہاں ہوتا ہوں
وہ مجھ تک کیسے پہنچ سکیں گے اور اب تو اس پرنس آف ڈھمپ
میرے کلب میں ہی گولی مار دی جائے گی لیکن تم نے یہ نہیں
کہ یہ آدمی ہے کون" ...... ٹریسلر نے کہا۔

"مجھے معلوم ہے ٹریسلر کہ ناراک میں تمہارا سیٹ اپ

ور ہے اور تمہارا گروپ بھی خاصا تربیت یافتہ ہے لیکن تم اس کے
ود یہ مافوق الفطرت لوگ ہیں ۔ پرنس آف ڈھمپ کا اصل نام
عمران ہے ۔ بظاہر یہ عام سا مسخرہ سا نوجوان اور احمق سا معصوم
ے کا مالک ہے لیکن اسے دنیا کا سب سے خطرناک سیکرٹ
ٹ سمجھا جاتا ہے اور یہ پاکیشیا سیکرٹ سروس کے لئے کام کرتا ہے
پاکیشیا سیکرٹ سروس کی خوفناک کارکردگی کا ایک بریمیا اور روسیاہ
کی بڑی ایجنسیاں بھی مقابلہ نہیں کر سکتیں ۔ بہرحال تمہیں
فائدہ ہے کہ اس علی عمران یا پرنس آف ڈھمپ اور اس کے
یوں کو معلوم نہیں ہو گا کہ تمہیں ان کے بارے میں معلوم ہو
ہے اس لئے وہ مطمئن ہوں گے اور اس اطمینان کی حالت میں ہی
سے مارے جا سکتے ہیں لیکن ایک بات یاد رکھنا ۔ یہ لوگ بے
اط رہتے ہیں اس لئے ہو سکتا ہے کہ یہ لوگ اکٹھے نہ آئیں بلکہ
دوسرے کی نگرانی کرتے ہوئے آئیں اس لئے تم کسی طرح
اکٹھے کر کے بے ہوش کر دینا اور پھر بے ہوشی کے عالم میں ہی
ہلاک کر دینا" ...... راسٹن نے کہا۔

"ٹھیک ہے ۔ تمہاری بات درست ہے ۔ میں ان کا شکار کھیلوں
رڈ کا انتقام لوں گا" ...... ٹریسلر نے کہا اور اس کے ساتھ ہی
نے گڈ بائی کہہ کر کریڈل دبایا اور پھر ٹون آنے پر اس نے تیزی
بر پریس کرنے شروع کر دیئے ۔

"ین بو کلب" ...... رابطہ قائم ہوتے ہی ایک نسوانی آواز سنائی

دی ۔

" ٹرسلر بول رہا ہوں ۔ مارٹی سے بات کراؤ "...... ٹریسلر نے

تحکمانہ لہجے میں کہا۔

" یس سر ۔ ہولڈ کریں باس "...... دوسری طرف سے انتہائی

مؤدبانہ لہجے میں کہا گیا۔

" مارٹی بول رہا ہوں باس "...... چند لمحوں بعد ایک مردانہ آواز

سنائی دی۔

" ٹریسلر بول رہا ہوں "...... ٹریسلر نے کہا۔

" یس باس ۔ حکم باس "...... دوسری طرف سے انتہائی مؤد

لہجے میں کہا گیا۔

" میری بات غور سے سنو۔ تم نے اس پر حرف بحرف عمل ک

ہے ۔ اگر تم کامیاب رہے تو میں رین بو کلب تمہیں بخش دو

ورنہ تم جانتے ہو کہ کوتاہی کا لفظ میری لغت میں موت کے برابر

جاتا ہے "...... ٹریسلر نے تحکمانہ لہجے میں کہا۔

" آپ کے حکم کی تعمیل ہو گی باس ۔ آپ حکم دیں باس "

دوسری طرف سے کہا گیا۔

" تو سنو ۔ پاکیشیا سیکرٹ سروس ایک سرکاری ایجنسی ہے

ہوپر کے خلاف کام کر رہی ہے اور اس نے لاپاز میں ہوپر کا تمام

اپ بھی تباہ کر دیا ہے اور اب وہ لوگ یہاں آرہے ہیں تاکہ مجھ

وہ دفاعی آلہ حاصل کر سکیں جو میری تحویل میں ہے لیکن انہ

معلوم نہیں ہے کہ مجھے ان کے بارے میں سب کچھ معلوم ہو چکا ہے

وہ لارڈ ڈارسن کے نمائندے کے طور پر آرہے ہیں اور اب ہم نے

انہیں انتہائی ہوشیاری سے کور کرنا ہے "...... ٹریسلر نے تفصیل

سے بات کرتے ہوئے کہا۔

" یس باس "...... مارٹی نے مؤدبانہ لہجے میں جواب دیتے ہوئے

کہا۔

" ایک آدمی کلب کے کاؤنٹر پر آئے گا اور اپنا نام پرنس آف

ڈھمپ بتائے گا ۔ کیا نام بتائے گا ۔ بولو "...... ٹریسلر نے کہا۔

" پرنس آف ڈھمپ "...... مارٹی نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

" یہ شخص سرغنہ ہے اور انتہائی خطرناک، چالاک اور ہوشیار آدمی

ہے ۔ تم کاؤنٹر پر کہہ دو کہ جیسے ہی وہ آدمی یہ نام لے تو اسے انتہائی

احترام سے تمہارے پاس لایا جائے ۔ پھر تم اسے مجھ سے ملانے کے

لئے تہہ خانے میں لے جانا اور روم نمبر تھری میں لے جا کر بے ہوش

کر دینا جبکہ اس دوران تمہارے آدمی کلب کے باہر نگرانی کریں گے

اس آدمی کے اور ساتھی بھی ہوں گے اور لازماً یہ آدمی کلب میں داخل

ہونے تک ان کے ساتھ ہی ہو گا کیونکہ اسے یہ اندازہ ہی نہ ہو گا کہ

ہمیں ان کے بارے میں معلوم ہو چکا ہے ۔ تمہارے آدمی اس کے

ساتھیوں کو اچانک بے ہوش کر دیں گے اور پھر ان سب کو اسی بے

ہوشی کے عالم میں سپیشل پوائنٹ نمبر ون پر پہنچا دینا ۔ وہاں جیگر کو

میں کہہ دیتا ہوں ۔ کیا تم اپنا کام سمجھ گئے ہو "...... ٹریسلر نے کہا۔

"یس باس ۔ میں پوری طرح سمجھ گیا ہوں ۔ آپ بے فکر رہیں ۔ ہمیں ایسے کاموں میں پوری مہارت حاصل ہے ۔ ان لوگوں کو آخری لمحے تک احساس بھی نہیں ہو گا کہ ان کے ساتھ کیا ہونے والا ہے "...... مارٹی نے جواب دیا۔

"اوکے ۔ جیگر کے پاس پہنچا کر تم نے مجھے اطلاع دینی ہے ۔ پھر میں خود جا کر ان کا خاتمہ اپنے ہاتھوں سے کروں گا "...... ٹریسلر نے کہا۔

"یس باس ۔ میں آپ کو کال کروں گا "...... دوسری طرف سے کہا گیا تو ٹریسلر نے رسیور رکھ دیا ۔ اب اس کے چہرے پر گہرے اطمینان کے تاثرات نمایاں تھے کیونکہ جہاں وہ موجود تھا اس بارے میں کسی کو بھی معلوم نہیں تھا اور مارٹی اور اس کے گروپ کے بارے میں اسے مکمل اعتماد تھا کہ وہ لوگ انہیں انتہائی آسانی سے کور کر لیں گے کیونکہ راسٹن کی یہ بات درست تھی کہ ان کے ذہن کے کسی گوشے میں بھی یہ بات نہ ہو گی کہ ان کے بارے میں تمام معلومات یہاں پہنچ چکی ہیں اور پھر تقریباً دو گھنٹے بعد ڈائریکٹ فون کی گھنٹی بج اٹھی تو ٹریسلر نے چونک کر رسیور اٹھا لیا۔

"یس "...... ٹریسلر نے کہا۔

"مارٹی بول رہا ہوں باس ۔ رین بو کلب سے "...... دوسری طرف سے مارٹی کی آواز سنائی دی۔

"اوہ ۔ کیا ہوا "...... ٹریسلر نے چونک کر سیدھا ہوتے ہوئے

کہا۔

"باس ۔ آپ کے حکم کی تعمیل کر دی گئی ہے ۔ ایک عورت اور چار مردوں کو بے ہوش کر کے سپیشل پوائنٹ نمبر ون پر پہنچا دیا گیا ہے "...... مارٹی نے کہا تو ٹریسلر بے اختیار اچھل پڑا۔

"اوہ ۔ پوری تفصیل بتاؤ کہ کیا ہوا ہے "...... ٹریسلر نے چونک کر کہا۔

"باس ۔ میں نے آپ کے حکم پر اپنے گروپ کو کلب کے باہر تعینات کر دیا تھا ۔ پھر وہاں دو ٹیکسیاں آئیں ۔ ان میں سے ایک ٹیکسی پر ایک مرد اور ایک عورت سوار تھی جبکہ دوسری ٹیکسی میں تین مرد تھے ۔ وہ پانچوں چند لمحے ایک دوسرے سے باتیں کرتے رہے اور پھر ایک عورت اور تین مرد باہر ہی رہ گئے جبکہ ایک آدمی کلب میں گیا۔ کاؤنٹر پر پہلے ہی ٹیلی ویو سکوپ لگایا ہوا تھا اور اس کا رسیونگ سیٹ آرتھر کے پاس تھا جو کلب سے باہر تھا۔ وہ پہلے ہی ان کی طرف سے مشکوک ہو چکا تھا۔ بہرحال ان میں سے ایک آدمی کاؤنٹر پر آیا اور اس نے اپنا نام پرنس آف ڈھمپ بتایا تو میرے احکامات کے مطابق اسے میرے پاس انتہائی عزت و احترام سے پہنچا دیا گیا ۔ میں نے بھی اس کا نہایت احترام سے استقبال کیا اور پھر میں اسے لے کر سپیشل روم نمبر تھری میں گیا اور وہاں ریز فائر کر کے اسے بے ہوش کر دیا گیا جبکہ آرتھر نے باہر موجود اس کے ساتھیوں پر اچانک تھری ایکس فائر کر دیا اور وہ سب پلک جھپکنے میں ہی بے

ہوش ہو گئے ۔ انہیں اٹھا کر کلب کے تہہ خانوں میں لایا گیا اور پھر آپ کے حکم کے مطابق میں خود ساتھ جا کر انہیں سپیشل پوائنٹ نمبر ون پر جیگر کے حوالے کر آیا ہوں اور اب واپس آکر آپ کو کال کی ہے "...... مارٹی نے تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔

" اوکے ۔ ٹھیک ہے ۔ میں خود جا کر چیک کرتا ہوں ۔ اگر یہ واقعی وہی لوگ ہیں تو تم اپنے آپ کو رین بو کلب کا مالک سمجھو "۔ ٹریسلر نے مسرت بھرے لہجے میں کہا۔

" تھینک یو باس "...... دوسری طرف سے انتہائی مسرت بھرے لہجے میں کہا گیا اور اس کے ساتھ ہی ٹریسلر نے ہاتھ بڑھا کر کریڈل دبایا اور پھر ٹون آنے پر اس نے تیزی سے نمبر پریس کرنے شروع کر دیئے ۔

" یس "...... ایک بھاری اور کرخت سی آواز سنائی دی ۔

" ٹریسلر بول رہا ہوں "...... ٹریسلر نے تحکمانہ لہجے میں کہا۔

" یس باس ۔ میں جیگر بول رہا ہوں "...... اس بار دوسری طرف سے مؤدبانہ لہجے میں کہا گیا۔

" مارٹی نے بے ہوش افراد تمہارے پاس پہنچائے ہیں "۔ ٹریسلر نے کہا۔

" یس باس ۔ ابھی تھوڑی دیر پہلے مارٹی ایک عورت اور چار مردوں کو بے ہوشی کے عالم میں پہنچا گیا ہے اور میں نے انہیں بلیو روم میں کرسیوں میں جکڑ دیا ہے ۔ اب آپ کی کال آئی ہے ۔ کیا

انہیں گولیوں سے اڑا دیا جائے "...... جیگر نے کہا۔

" میں خود آرہا ہوں اور میں خود اپنے ہاتھوں سے ان کا خاتمہ کروں گا "...... ٹریسلر نے کہا۔

" یس باس "...... جیگر نے جواب دیا۔

" میں ایک ضروری کام میں مصروف ہوں اس لئے تین چار گھنٹوں بعد آؤں گا ۔ اس وقت تک انہیں ہرگز ہوش میں نہیں آنا چاہیئے ۔ ویسے یہ انتہائی خطرناک لوگ ہیں "...... ٹریسلر نے کہا۔

" ایسی صورت میں آپ اجازت دیں تو میں انہیں طویل بے ہوشی کے انجکشن لگا دوں "...... جیگر نے کہا۔

" ہاں ۔ یہ زیادہ بہتر رہے گا ۔ اس طرح ہر قسم کا خطرہ بھی معدوم ہو جائے گا "...... ٹریسلر نے کہا۔

" یس باس "...... جیگر نے جواب دیا۔

" میں تین چار گھنٹوں کے اندر پہنچ جاؤں گا "...... ٹریسلر نے کہا اور رسیور رکھ دیا۔

عمران نے ٹرانسمیٹر پر بار بار کال کرنے کی کوشش کی لیکن جب دوسری طرف سے کوئی رابطہ نہ ہوا تو اس نے ٹرانسمیٹر آف کر کے جیب میں ڈال لیا۔ وہ اس وقت ناراک کے ایئرپورٹ کے لاؤنج کے ایک کونے میں موجود تھے۔ وہ ابھی لاپاز سے براہ راست یہاں پہنچے تھے۔

"کسے کال کر رہے تھے تم"...... جولیا نے کہا۔

"ٹائیگر کو۔ لیکن وہ کال ہی اٹنڈ نہیں کر رہا"...... عمران نے جواب دیا تو جولیا سمیت اس کے باقی ساتھی بھی چونک پڑے۔

"ارے ہاں۔ ٹائیگر کہاں گیا ہے۔ ہمیں تو خیال ہی نہ رہا تھا۔ مارٹو کلب کے بعد وہ ہمارے ساتھ جزیرے پر نہیں گیا تھا"۔ صفدر نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"میں نے اسے کہہ دیا تھا کہ وہ جنوبی بحر اوقیانوس کے اسمگلر

کنگ براؤن کے بارے میں معلومات اکٹھی کرے کیونکہ مجھے خدشہ تھا کہ کہیں ہمیں وہاں جنوبی بحر اوقیانوس نہ جانا پڑے لیکن وہاں جا کر معلوم ہوا کہ کراسنگ ایرو تو ناراک میں ٹریسلر کے پاس پہنچ چکا ہے لیکن لاپاز میں بھی اس سے رابطہ نہیں ہوا اور میں یہ سوچ کر خاموش ہو گیا کہ شاید وہ کسی چکر میں ملوث ہو گا۔ اب یہاں آکر میں نے اسے کال کیا ہے لیکن یہاں بھی کال اٹنڈ نہیں کی جا رہی۔ اس کا مطلب ہے کہ اس کے ساتھ کوئی خاص معاملہ ہوا ہے"۔ عمران نے کہا۔

"وہ احمق آدمی ہے اس لئے ہو سکتا ہے کہ وہ خود ہی جنوبی بحر اوقیانوس روانہ ہو گیا ہو"...... تنویر نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

"وہ احمق نہیں ہے البتہ احمق کا شاگرد ضرور ہے۔ بہرحال آؤ ہمیں اپنا کام کرنا ہے"...... عمران نے کاندھے اچکاتے ہوئے کہا۔

"تمہارا پلان کیا ہے۔ ہمیں تو کچھ بتاؤ"...... جولیا نے کہا۔ وہ سب لاؤنج کے کونے میں کھڑے اس طرح گپ شپ لگا رہے تھے جیسے انہیں کسی فلائٹ کا انتظار ہو۔ ویسے بھی لاؤنج بھرا ہوا تھا۔ وہاں لوگ آ جا رہے تھے اور گروپوں کی صورت میں بھی کھڑے باتیں کر رہے تھے اس لئے ان کی طرف کوئی بھی متوجہ نہ تھا۔

"پلان بہت آسان ہے۔ لارڈ کی آواز اور لہجے میں ٹریسلر کو میں نے بتا دیا ہے کہ ایک آدمی رین بو کلب کے کاؤنٹر پر پہنچے گا اور وہ اپنا نام پرنس آف ڈھمپ بتائے گا۔ ٹریسلر اسے وہ پیکٹ دے دے جو

اس نے سپیشل لاکر میں رکھوایا ہے اور اب یہی ہو گا کہ میں جا کر ٹریسلر سے ملوں گا اور کراسنگ ایرو کا ڈپلیکیٹ اس سے وصول کر کے پاکیشیا بھجوا دوں گا اور مشن مکمل "....... عمران نے کہا۔

"ہم کیا کریں گے "....... جولیا نے کہا۔

"تم تالیاں بجانا اور پاکیشیا سیکرٹ سروس کا کیا کام ہے "۔ عمران نے کہا اور اس کے ساتھ ہی وہ تیزی سے غوطہ کھا گیا ورنہ جولیا کے ہاتھ میں موجود پرس ٹھیک اس کی کنپٹی پر پڑتا۔

"ارے ۔ارے ۔تالی ایک ہاتھ سے نہیں بجتی "....... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا اور تیزی سے آگے بڑھ گیا اور سب مسکراتے ہوئے اس کے پیچھے چل پڑے۔

"صفدر صاحب ۔ایک خدشہ میرے ذہن میں آ رہا ہے "۔ اچانک کیپٹن شکیل نے صفدر سے کہا۔وہ دونوں اکٹھے ہی چل رہے تھے جبکہ جولیا اور تنویر ان کے آگے تھے اور سب سے آگے عمران تھا۔

"وہ کیا "....... صفدر نے چونک کر کہا۔

"عمران صاحب نے کوڈ پرنس آفس ڈھمپ بتایا ہے ۔ایسا نہ ہو کہ اس کوڈ کو رین بو کلب والے پہچانتے ہوں کیونکہ اب یہ نام بھی خاصا مشہور ہو چکا ہے "....... کیپٹن شکیل نے کہا۔

"ارے نہیں ۔یہ کلب عام سے غنڈوں اور بدمعاشوں کا کلب ہو گا۔سیکرٹ ایجنٹوں کا کلب نہیں اور عمران صاحب نے بھی یہ بات ذہن میں رکھ کر ہی یہ نام بتایا ہو گا "....... صفدر نے مسکراتے

ہوئے جواب دیا تو کیپٹن شکیل کچھ کہتے کہتے رک گیا ۔تھوڑی دیر بعد وہ سب ٹیکسی اسٹینڈ پر پہنچ گئے ۔چونکہ ان کی تعداد پانچ تھی اس لئے وہ پانچوں ایک ٹیکسی میں اکٹھے نہ بیٹھ سکتے تھے اس لئے عمران نے دو ٹیکسیاں ہائر کر لیں ۔ایک ٹیکسی میں عمران اور جولیا سوار ہو گئے جبکہ دوسری ٹیکسی میں صفدر، کیپٹن شکیل اور تنویر سوار ہو گئے اور تھوڑی دیر بعد دونوں ٹیکسیاں رین بو کلب کی چار منزلہ عمارت کے کمپاؤنڈ گیٹ میں داخل ہو کر ایک طرف رک گئیں ۔مین گیٹ کے باہر لان بنا ہوا تھا اور وہاں بھی لوگ ٹہل رہے تھے اور شراب اور دیگر مشروبات پی رہے تھے ۔عمران اور جولیا ٹیکسی سے اترے اور دوسری ٹیکسی سے اترنے والے اپنے ساتھیوں کے پاس آئے اور پھر ٹیکسیاں فارغ ہو کر آگے بڑھتی چلی گئیں ۔

"تم لوگ چاہو تو باہر ہی رک جانا چاہو تو اندر جا کر بیٹھ جاؤ ۔ میں اس ٹریسلر سے مل کر اور اس سے کراسنگ ایرو واپس لے کر ہی آؤں گا "....... عمران نے کہا۔

"عمران صاحب ۔اندر سے آنے والے اور اندر جانے والے افراد کو دیکھ کر اندازہ ہو رہا ہے کہ اندر کس قدر غلیظ ماحول ہو گا اس لئے ہم باہر ہی ٹھیک ہیں ۔آپ اطمینان سے اپنا کام کریں "....... صفدر نے کہا تو عمران نے اثبات میں سر ہلا دیا اور پھر مڑ کر وہ تیز تیز قدم اٹھاتا ہوا اندر داخل ہو گیا ۔کلب کا ہال خاصا وسیع تھا لیکن وہاں کا ماحول واقعی بے حد تھرڈ کلاس تھا ۔ایک طرف خاصا بڑا کاؤنٹر تھا جس

پر ایک نوجوان کھڑا تھا جبکہ اس کے ساتھ چار لڑکیاں کام کر رہی تھیں۔ عمران تیز تیز قدم اٹھاتا کاؤنٹر کی طرف بڑھ گیا۔

"یس سر"...... کاؤنٹر پر کھڑے نوجوان نے غور سے عمران کو دیکھتے ہوئے کہا۔

"میرا نام پرنس آف ڈھمپ ہے"...... عمران نے کہا تو نوجوان بے اختیار چونک پڑا۔

"اوہ۔ اوہ یس سر۔ آپ کے بارے میں ہدایات مل چکی ہیں"۔ نوجوان نے انتہائی مؤدبانہ لہجے میں کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے سائیڈ پر کھڑے ایک لحیم شحیم آدمی کو بلایا۔

"موکر۔ صاحب کو باس مارٹی کے پاس لے جاؤ۔ باس نے حکم دیا تھا کہ جیسے ہی یہ آئیں انہیں میرے پاس پہنچا دیا جائے گا"۔ نوجوان نے کہا۔

"لیکن میں نے تو ٹریسلر سے ملنا ہے"...... عمران نے کہا۔

"یس سر۔ چیف باس تک آپ کو باس مارٹی ہی لے جائیں گے اور کوئی وہاں نہیں جا سکتا"...... نوجوان نے جواب دیا تو عمران نے اثبات میں سر ہلا دیا اور پھر وہ اس آدمی کی رہنمائی میں ایک راہداری کے آخر میں موجود ایک آفس میں پہنچا تو وہاں میز کے پیچھے ایک گینڈے نما آدمی بیٹھا ہوا تھا۔ جیسے ہی عمران کمرے میں داخل ہوا وہ اٹھ کر سائیڈ سے ہوتا ہوا آگے بڑھا۔ اس کے چہرے پر انتہائی احترام کے تاثرات موجود تھے۔

"آئیے پرنس۔ تشریف لائیے۔ چیف آپ کے شدت سے منتظر ہیں"...... آنے والے نے کہا۔

"کیوں۔ کیا میں نے ان کا قرضہ دینا ہے"...... عمران سے نہ رہا گیا تو وہ بے اختیار بول پڑا۔

"جہاں لارڈ صاحب کا حکم ہو جناب وہاں باقی سب کام چھوڑ دیئے جاتے ہیں"...... مارٹی نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"ٹھیک ہے۔ چلو کہاں جانا ہے"...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا اور پھر تھوڑی دیر بعد وہ ایک لفٹ کے ذریعے نیچے تہہ خانے میں پہنچے۔ مارٹی اس کے ساتھ تھا۔ تھوڑی دیر بعد وہ ایک کمرے کے دروازے پر موجود تھے جس پر سرخ رنگ کا بلب جل رہا تھا۔ باہر ایک فون پیس دیوار کے ساتھ ہک سے لٹکا ہوا تھا۔ مارٹی نے فون پیس اٹھایا اور اس کا بٹن آن کر دیا۔

"چیف۔ میں مارٹی ہوں۔ پرنس آف ڈھمپ تشریف لائے ہیں"۔ مارٹی نے کہا۔

"یس چیف"...... دوسری طرف سے آواز سن کر مارٹی نے مؤدبانہ لہجے میں کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے فون پیس واپس ہک سے لٹکا دیا۔ اسی لمحے دروازے پر جلتا ہوا بلب بجھ گیا اور اس کے ساتھ ہی کھٹاک کی آواز سے دروازہ کھل گیا۔

"تشریف لے جائیے پرنس۔ چیف آپ کے منتظر ہیں"...... مارٹی نے مؤدبانہ لہجے میں کہا تو عمران نے اثبات میں سر ہلایا اور پھر

دروازے کو دھکیل کر وہ اندر داخل ہوا تو کمرہ خالی تھا۔ وہاں کوئی
آدمی نہیں تھا۔ اس کے عقب میں دروازہ خود بخود بند ہو گیا اور پھر
اس سے پہلے کہ عمران سنبھلتا اچانک چٹک کی آواز کے ساتھ ہی
چھت سے اس پر سرخ رنگ کی روشنی کا تیز دھارا پڑا اور عمران کو
ایک لمحے کے ہزارہویں حصے کے لئے یوں محسوس ہوا جیسے اس کا
ذہن کسی ڈھلوان پر پھسلتا ہوا کسی گہرے تاریک کنوئیں میں گرتا
چلا جا رہا ہو۔ یہ احساس بھی صرف پلک جھپکنے کے عرصے کے لئے تھا
اس کے بعد اس کا ذہن اس کا ساتھ چھوڑ گیا۔ پھر جس طرح انتہائی
تاریکی میں روشنی کی کرنیں پھیلتی ہیں اس طرح اس کے تاریک
ذہن پر بھی روشنی کی کرنیں چمکیں اور پھر آہستہ آہستہ یہ روشنی
پھیلتی چلی گئی اور پھر جیسے ہی اسے پوری طرح ہوش آیا اور اس نے
آنکھیں کھولیں تو اس نے لاشعوری طور پر اٹھنے کی کوشش کی لیکن
دوسرے لمحے اسے احساس ہو گیا کہ اس کا جسم راڈز میں جکڑا ہوا ہے
اس نے تیزی سے دائیں بائیں سر گھمایا تو یہ دیکھ کر اس کے ذہن
میں حیرت کی شدت سے بے اختیار دھماکے ہونے لگ گئے کہ اس
کے سارے ساتھی بھی اس کے دائیں بائیں کرسیوں پر راڈز میں
جکڑے ہوئے موجود تھے۔ ان سب کی گردنیں ڈھلکی ہوئی تھیں۔
اس کی دائیں سائیڈ پر جولیا تھی جبکہ اس کی بائیں سائیڈ پر اس کے
ساتھ تنویر، صفدر اور کیپٹن شکیل موجود تھے۔ یہ ایک خاصا بڑا کمرہ
تھا جس میں ٹارچنگ کا جدید اور قدیم دونوں انداز کا سامان موجود

نظر آ رہا تھا۔ عمران کے ذہن میں بے ہوش ہونے سے پہلے کے تمام
مناظر ایک لمحے میں گھوم گئے۔ البتہ اسے یہ سمجھ نہ آ رہی تھی کہ اس
کے ساتھی تو کلب سے باہر تھے پھر وہ یہاں کیسے پہنچ گئے۔ اس کا
مطلب تھا کہ انہیں ان کی آمد کے بارے میں پہلے سے اطلاع تھی اور
وہ اس کے لئے تیار تھے۔ عمران کے ہونٹ بھینچ گئے کیونکہ اچانک
ایک اور خیال اس کے ذہن میں آیا تھا کہ جس ریز سے اسے بے
ہوش کیا گیا تھا اس ریز کی خصوصیت کے مطابق تو چاہے اس کا ذہن
لاکھ ورزشوں کی وجہ سے ہوشیار ہو چار روز سے پہلے اسے اپنے آپ
ہوش کسی صورت نہ آ سکتا تھا کیونکہ اس پر سہاکس ریز کا فائر کیا گیا
تھا اور سہاکس ریز کی خصوصیت تھی کہ یہ جب ذہن پر اثر انداز ہوتی
تھیں تو بے ہوش ہونے والے کو ایک لمحے کے لئے یہی احساس ہوتا
تھا کہ اس کا جسم کسی ڈھلوانی جگہ سے سلپ ہو گیا ہے اور وہ کسی
انتہائی گہرے کنوئیں میں یا کھائی میں گر رہا ہے اور یہی احساس
عمران کو بے ہوش ہونے سے پہلے ہوا تھا اس لئے اسے یقین تھا کہ
اس پر سہاکس ریز فائر کی گئی ہیں۔ اس کے باوجود اسے خود بخود ہوش
آ گیا تھا۔ واقعی عجیب بات تھی۔ بہرحال اس نے راڈز اور کمرے کا
جائزہ لینا شروع کر دیا لیکن دوسرے لمحے وہ یہ دیکھ کر حیران رہ گیا کہ
کرسیوں کا سسٹم ان کے عقب میں تھا اور دونوں پایوں کے
درمیان فولادی پلیٹ لگائی گئی تھی اور چونکہ عمران اور اس کے
ساتھی جن کرسیوں پر موجود تھے ان کے دائیں بائیں اور کرسیاں بھی

خالی موجود تھیں اور ان کے درمیان اتنا فاصلہ نہیں تھا کہ جس میں
سے ٹانگ موڑ کر گزاری جا سکے اس لئے ایک لحاظ سے وہ بے بس ہو
کر رہ گیا تھا۔ اس نے پوری قوت سے پیچھے اور پھر آگے کی طرف جسم
کو زور لگا کر جھٹکا دیا لیکن دوسرے لمحے اس کے ہونٹ بھنچ گئے
کیونکہ کرسی انتہائی مضبوط سٹیل کے راڈز سے بنائی گئی تھی اور اسے
انتہائی مضبوطی سے زمین میں نصب کیا گیا تھا۔ ابھی عمران ہونٹ
بھینچے سوچ رہا تھا کہ ان راڈز سے کیسے نجات حاصل کی جائے کہ
اچانک کمرے کا دروازہ کھلا اور ایک لمبے قد اور دبلے جسم کا آدمی اندر
داخل ہوا۔ اس کے جسم پر سوٹ تھا اور اس نے بال پیچھے کی طرف
رکھے ہوئے تھے لیکن چہرے سے وہ خاصا سفاک اور عیار آدمی دکھائی
دے رہا تھا۔ اس کے پیچھے ایک جلاد نما آدمی تھا جس کی بیلٹ کے
ساتھ کوڑا لپٹا ہوا تھا اور اس کے ہاتھ میں مشین گن تھی۔

" یہ ہوش میں کیوں ہے "...... اچانک آگے والے نے رک کر
پیچھے آنے والے سے چیخ کر کہا تو عمران اس کے بولتے ہی پہچان گیا کہ
یہ آدمی ٹریسلر ہے کیونکہ وہ فون پر اس کی آواز سن چکا تھا۔

" معلوم نہیں باس۔ میں نے تو سب کو طویل بے ہوشی کے
انجکشن لگائے تھے "...... پیچھے آنے والے نے حیرت بھرے لہجے میں
کہا تو عمران دل ہی دل میں مسکرا دیا کیونکہ اب یہ بات اس کی سمجھ
میں آ گئی تھی کہ سہاکس ریز فائر ہونے کے باوجود اسے خود ہوش
کیسے آ گیا کیونکہ اسے طویل بے ہوشی کا انجکشن ان ریز کے اثرات

کے دوران لگایا گیا تھا اور اس طرح سہاکس ریز کے طاقتور اثرات
ختم ہو گئے اور اس کے ذہن نے ورزشوں کی وجہ سے کام کرنا شروع
کر دیا اور اسے ہوش آ گیا تھا۔

" ہونہہ۔ اس کا مطلب ہے کہ راسٹن درست کہہ رہا تھا کہ یہ
انتہائی خطرناک لوگ ہیں "...... ٹریسلر نے بڑبڑاتے ہوئے کہا اور
پھر ایک کرسی پر بیٹھ گیا۔

" تمہارا نام علی عمران عرف پرنس آف ڈھمپ ہے اور تم
پاکیشیائی ایجنٹ ہو "...... ٹریسلر نے عمران سے مخاطب ہو کر کہا۔

" کیا یہ باتیں بھی تمہیں راسٹن نے بتائی ہیں "...... عمران نے
مسکراتے ہوئے کہا۔

" تم جانتے ہو راسٹن کو "...... ٹریسلر نے چونک کر کہا۔

" راسٹن تو عام سا نام ہے۔ ابھی تم نے خود ہی اس کا نام لیا ہے
اس لئے پوچھ رہا تھا۔ ویسے میں ایکریمین ہوں "...... عمران نے
مسکراتے ہوئے کہا۔

" جیگر۔ سپیشل میک اپ واشر لے آؤ اور ان کے میک اپ
واش کرو "...... ٹریسلر نے کہا۔

" یس باس "...... اس جلاد نما آدمی نے کہا اور مڑ کر ایک کونے
میں موجود لوہے کی بڑی سی الماری کی طرف بڑھ گیا۔

" تم نے یہ سب کارروائی کیوں کی ہے۔ کیا تمہیں معلوم نہیں
ہے کہ میں کس کا نمائندہ ہوں "...... عمران نے اس بار غراتے

ہوئے لہجے میں کہا تو ٹریسلر بے اختیار طنزیہ انداز میں ہنس پڑا۔

"اگر تم یہ پرنس آف ڈھمپ کے الفاظ نہ کہتے تو میں واقعی مار کھا جاتا لیکن یہ نام چونکہ میں نے پہلے سنا ہوا تھا اس لئے میرے ذہن میں کھٹک گیا۔ پھر ایکریمین ایجنسی میں کام کرنے والے ایک آدمی راسٹن کا مجھے خیال آگیا کہ اس نے اس بارے میں مجھے بتایا تھا۔ میں نے اس سے بات کی تو اس نے مجھے تمہارے بارے میں تفصیل بتا دی۔ میں نے لاپاز بات کرنے کی کوشش کی تو وہاں سے اطلاعات مل گئیں کہ تم اور تمہارے ساتھیوں نے لاپاز کلب کو بھی تباہ کر دیا ہے اور اگسٹ جزیرے کو بھی تباہ کر دیا ہے اور لارڈ ڈارسن کو بھی ہلاک کر دیا گیا ہے۔ یہ اطلاعات ملتے ہی میں ساری بات سمجھ گیا لارڈ کی ہلاکت کے بعد میں اب ناراک میں ہوپر کا چیف بن گیا ہوں اور چونکہ کرامنگ ایرو کے بارے میں مجھے معلوم ہے اور کافرستانی حکام سے ساری بات چیت بھی میرے ذریعے ہوئی تھی اس لئے اب اس کی ڈیل میں خود کروں گا اور پوری رقم کا مالک بھی میں خود ہی ہوں گا۔ یہ ساری اطلاعات ملنے پر میں نے تمہارے اور تمہارے ساتھیوں کے خلاف ٹریپ تیار کیا اور تم اور تمہارے ساتھی جنہیں تم کلب سے باہر چھوڑ آئے تھے بے ہوش کر کے یہاں پہنچا دیا گیا"۔ ٹریسلر نے بڑے اعتماد بھرے لہجے میں جواب دیتے ہوئے کہا۔ اسی لمحے جیگر ایک جدید ساخت کا میک اپ واشر اٹھائے واپس آگیا۔

"پہلے اس عمران کا میک اپ واش کرو"...... ٹریسلر نے کہا۔

"میک اپ واش کرنے کی ضرورت نہیں ہے۔ ہم ماسک میک اپ میں ہیں"...... عمران نے کہا۔

"ماسک میک اپ۔ اوہ نہیں۔ اس قدر مکمل تو ماسک میک اپ نہیں ہو سکتا۔ چیک کرو جیگر"...... ٹریسلر نے حیرت بھرے لہجے میں کہا تو جیگر نے مشین نیچے رکھی اور پھر آگے بڑھ کر اس نے عمران کی گردن پر چٹکی بھری اور دوسرے لمحے اس نے ماسک اس کی گردن اور سر سے اتار لیا۔

"حیرت انگیز۔ تم واقعی انتہائی حیرت انگیز آدمی ہو"...... ٹریسلر نے کہا کیونکہ اب عمران اپنے اصل چہرے میں تھا اور پھر جیگر نے یہی کارروائی باقی ساتھیوں کے ساتھ کی اور وہ سب اصل چہروں میں آگئے لیکن وہ سب ابھی تک بے ہوش ہی تھے۔

"یہ عورت تو سوئس نژاد ہے۔ یہ تمہارے ساتھ کہاں سے آ گئی"۔ ٹریسلر نے انتہائی حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"اسے ہوش میں لا کر اس سے پوچھ لو"...... عمران نے جواب دیا۔

"ہو گی تمہاری کوئی دوست۔ بہرحال اب تم سب مرنے کے لئے تیار ہو جاؤ"...... ٹریسلر نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

"ایک منٹ۔ تمہیں جلدی کیا ہے۔ میری ایک بات سن لو"۔ عمران نے کہا۔

"نہیں۔ میں کوئی بات سننے کا خواہش مند نہیں ہوں۔ راسٹن

درست کہتا ہے۔ تم انتہائی خطرناک آدمی ہو اس لئے تم سب کا جلد از جلد ہلاک ہو جانا انتہائی ضروری ہے۔ مشین گن مجھے دو جیگر"۔ ٹریسلر نے یکلخت اٹھ کر کھڑے ہوتے ہوئے کہا۔ اس کے چہرے کے تاثرات یکلخت بدل گئے تھے اور جیگر نے کاندھے سے لٹکی ہوئی مشین گن اتار کر ٹریسلر کو پکڑا دی۔ عمران نے بے اختیار ہونٹ بھینچ گئے کیونکہ اس نے ٹریسلر کے چہرے پر ابھر آنے والے تاثرات چیک کر لئے تھے۔ وہ واقعی انہیں گولی مارنے ہی والا تھا اور عمران کے ساتھی ابھی تک بے ہوش تھے جبکہ عمران واقعی اس بار بے بس سا ہو کر رہ گیا تھا۔

"سب سے پہلے تمہارا خاتمہ ہو گا"...... ٹریسلر نے مشین گن کا رخ عمران کی طرف کرتے ہوئے کہا اور اس کے ساتھ ہی کمرہ ریٹ ریٹ کی آوازوں سے گونج اٹھا۔

لاپاز سے ناراک کے لئے ٹائیگر نے ایک چھوٹا سا جہاز چارٹرڈ کرا لیا۔ اسے رقم کی فکر نہ تھی کیونکہ لاپاز میں ہی اس نے ایک مشین گیم کے ذریعے خاصی بڑی رقم حاصل کر لی تھی۔ اس کی دراصل یہ خواہش تھی کہ وہ جس قدر جلدی ہو سکے کراسنگ ایرو حاصل کر لے تاکہ عمران پر اپنی کارکردگی ثابت کر سکے اس لئے اس نے عام فلائٹ سے ناراک جانے کی بجائے چھوٹا جہاز چارٹرڈ کرا لیا تھا۔ تھوڑی دیر بعد وہ ایک ٹیکسی میں سوار ہو کر سیدھا ایک ایسی مارکیٹ کے قریب اتر گیا جہاں سے ہر قسم کا اسلحہ آسانی سے خریدا جا سکتا تھا۔ چونکہ فلائٹ کی وجہ سے وہ اپنے ساتھ اسلحہ نہ رکھ سکتا تھا اس لئے اپنا مشین پسٹل وہ لاپاز میں ہی چھوڑ آیا تھا۔ مارکیٹ سے اس نے جدید ساخت کا مشین پسٹل اور اس کا میگزین خریدا اور

میگزین مشین پسٹل میں لوڈ کر کے اسے جیب میں ڈالا اور پھر ایک سائیڈ پر بنے ہوئے ٹیکسی اسٹینڈ کی طرف بڑھتا چلا گیا۔

"یس سر"...... ایک ٹیکسی ڈرائیور نے اس سے مخاطب ہو کر کہا۔

"لارڈ ہاسٹن کالونی جانا ہے"...... ٹائیگر نے کہا۔

"یس سر۔ تشریف رکھیں"...... ڈرائیور نے کہا تو ٹائیگر دروازہ کھول کر عقبی سیٹ پر بیٹھ گیا۔ ڈرائیور نے ٹیکسی آگے بڑھا دی۔ پھر تقریباً آدھے گھنٹے بعد ٹیکسی ایک کالونی میں داخل ہوئی تو ٹائیگر نے دیکھا کہ اس کالونی کی تمام عمارتیں خاصے پرانے دور کی بنی ہوئی تھیں۔ شاید اسی لئے اسے لارڈ ہاسٹن کالونی کہا جاتا تھا۔

"کہاں جانا ہے جناب"...... ڈرائیور نے پوچھا۔

"کسی ریستوران کے سامنے روک دو"...... ٹائیگر نے کہا تو ڈرائیور نے اثبات میں سر ہلاتے ہوئے تھوڑا سا آگے جا کر ایک ریستوران کے سامنے ٹیکسی روک دی۔ ٹائیگر نے نیچے اتر کر اسے کرایہ اور ٹپ دی اور پھر ریستوران کی طرف مڑ گیا لیکن جب اس نے دیکھا کہ ٹیکسی ڈرائیور آگے مڑنے والی سڑک پر مڑ گیا ہے تو وہ واپس مڑا اور پھر پیدل آگے بڑھنے لگا۔ تھوڑی دیر بعد وہ کوٹھی نمبر اٹھائیس اے کو چیک کر چکا تھا۔ یہ خاصی بڑی اور جدید طرز تعمیر کی کوٹھی تھی۔ کوٹھی کے گیٹ پر ڈاکٹر پاؤل کے نام کی پلیٹ موجود تھی۔ ٹائیگر سائیڈ روڈ پر ہوتا ہوا عقبی طرف پہنچ گیا۔ وہاں دیوار کے ساتھ

ایک پرانا اور بڑا درخت موجود تھا جس کی شاخیں کوٹھی کی دیوار پر جھکی ہوئی تھیں۔ یہ سائیڈ چونکہ خالی تھی اس لئے ٹائیگر بجلی کی سی تیزی سے اس درخت پر چڑھ گیا۔ پلک جھپکنے میں وہ دیوار پر پہنچا اور پھر نیچے کود گیا۔ چند لمحے وہ دبکا رہا لیکن دوسرے لمحے اس کے کانوں میں کوٹھی کے فرنٹ کی طرف سے کسی کار کی آواز سنائی دی تو وہ بے اختیار چونک پڑا کیونکہ یا تو کوئی کار کوٹھی میں داخل ہوئی تھی یا پھر باہر جا رہی تھی لیکن جب کچھ دیر بعد آواز آنا بند ہو گئی تو ٹائیگر اٹھا اور تیزی سے سائیڈ راہداری میں آگے بڑھ گیا۔ اس نے فرنٹ پر جا کر دیکھا تو گیراج خالی تھا اور کوٹھی میں کوئی آدمی موجود نہ تھا۔ ٹائیگر نے ادھر ادھر دیکھا اور پھر برآمدے سے ہو کر وہ کوٹھی کے اندر داخل ہو گیا لیکن دوسرے لمحے یہ دیکھ کر اس کا منہ بن گیا کہ پوری کوٹھی خالی پڑی ہوئی تھی۔ اس کا مطلب تھا کہ ٹائیگر نے جس کار کی آواز سنی تھی اس کار میں بیٹھ کر ٹریسلر چلا گیا تھا۔ صرف چند لمحوں کا ہی فرق پڑا تھا اور پھر اس نے اس کوٹھی کا تفصیلی جائزہ لینے کا فیصلہ کر لیا۔ تھوڑی دیر بعد وہ ایک ایسے کمرے میں داخل ہو گیا جو آفس کے انداز میں سجا ہوا تھا اور وہاں میز پر ایک خصوصی ساخت کا فون بھی موجود تھا۔ ٹائیگر نے آگے بڑھ کر فون کو غور سے دیکھا اور دوسرے لمحے وہ یہ دیکھ کر چونک پڑا کہ فون میں نہ صرف میموری موجود تھی بلکہ اس میں تمام کالیں ٹیپ کئے جانے کا بھی خصوصی سسٹم موجود تھا۔ ٹائیگر ایسے فونز کی تکنیک بخوبی جانتا تھا اس لئے تھوڑی سی

کوشش کے بعد وہ میموری ٹیپ میں موجود سابقہ کالیں سن رہا تھا اور جیسے جیسے وہ کالیں سنتا گیا تمام واقعات اس کے سامنے تصویر بن کر آتے چلے گئے۔ اسے معلوم ہو گیا کہ کار پر جانے والا ٹریسلر ہی تھا اور اس نے رین بو کلب کے مارٹی کے ذریعے عمران اور اس کے ساتھیوں کو اغوا کر کے کسی سپیشل اڈے پر پہنچایا ہے اور انہیں سہاکس ریز سے بے ہوش کر کے پھر انہیں طویل بے ہوشی کے انجکشن لگائے جائیں گے کیونکہ ٹریسلر نے تین چار گھنٹے کسی ضروری کام میں مصروف رہنے کے بعد وہاں جانا تھا۔ ساری ٹیپس سننے کے بعد ٹائیگر کے سامنے نقشہ واضح ہو گیا تھا کیونکہ ٹیپس میں وہ گفتگو بھی شامل تھی جو ٹریسلر اور راسٹن کے درمیان ہوئی تھی اور وہ گفتگو بھی جو ٹریسلر نے لاپاز میں کسی سے بات کر کے وہاں سے معلومات حاصل کی تھیں۔ ان ساری باتوں سے اسے معلوم ہو گیا تھا کہ عمران اور اس کے ساتھیوں نے اگسٹ جزیرے کو تباہ کر کے لارڈ کو بھی ہلاک کر دیا تھا اور عمران کو یہ بھی معلوم ہو گیا تھا کہ کراسنگ ایرو ٹریسلر کے پاس ہے۔ جو ٹو سے ہونے والی گفتگو کی ٹیپ بھی اس نے سن لی تھی۔ اب اس کے لئے اصل مسئلہ اس سپیشل پوائنٹ کی شناخت تھا جس کا اس ساری گفتگو میں کہیں کوئی حوالہ نہ تھا اس لئے اس نے آخر کار یہ فیصلہ کر لیا کہ وہ اس مارٹی کی گردن دبا کر اس سے اس سپیشل پوائنٹ کا پتہ چلا سکتا تھا۔ اس کے علاوہ اور کوئی ذریعہ نہیں تھا اور چونکہ ٹریسلر اس کے کوٹھی میں داخل ہونے کے

بعد گیا تھا اور اس نے خود تین چار گھنٹوں کے بعد سپیشل پوائنٹ پر پہنچنے کا کہا تھا اس لئے اس کے پاس تین چار گھنٹے بہرحال موجود تھے اس لئے اسے عمران اور اس کے ساتھیوں کے بارے میں کوئی فکر نہ تھی۔ اس کا پروگرام دوسرا تھا۔ وہ عمران اور اس کے ساتھیوں تک پہنچنے سے پہلے ہی اس ٹریسلر کی گردن ناپ لینا چاہتا تھا تاکہ اس سے کراسنگ ایرو حاصل کر کے وہ خود جا کر عمران کو پیش کر سکے اس لئے وہ ٹریسلر کے پہنچنے سے پہلے ہی سپیشل پوائنٹ پر پہنچ جانا چاہتا تھا۔ اچانک اسے ایک خیال آیا کہ ٹریسلر نے سپیشل پوائنٹ کے جیگر کو فون کر کے ہدایت کی تھی۔ اس فون نمبر کے مقام کا پتہ چلا کر وہ سیدھا وہاں پہنچ سکتا تھا۔ چنانچہ اس نے تیزی سے فون کا رسیور اٹھایا اور انکوائری کے نمبر پریس کر دیئے۔

"انکوائری پلیز"...... رابطہ قائم ہوتے ہی ایک نسوانی آواز سنائی دی۔

"پولیس چیف کمشنر آفس سے بول رہا ہوں۔ ایک فون نمبر نوٹ کریں اور مجھے بتائیں کہ یہ فون کہاں اور کس کے نام پر نصب ہے"۔ ٹائیگر نے تحکمانہ لہجے میں کہا۔

"یس سر۔ بتائیں نمبر"...... دوسری طرف سے مؤدبانہ لہجے میں کہا گیا تو ٹائیگر نے فون نمبر بتا دیا۔

"سوری سر۔ یہ نمبر ایکس چینج میں نہیں ہے۔ یہ سپیشل نمبر ہے جو پرائم منسٹر پروٹوکول نمبرز میں شامل ہے اس کا علم سوائے پرائم

منسٹر پروٹو کول آفیسر کے اور کسی کو نہیں ہو سکتا۔ حتیٰ کہ ایکس چینج کے افسران بھی اس سے واقف نہیں ہیں ۔ یہ سپیشل پروٹو کول نمبر ہے "...... دوسری طرف سے کہا گیا۔

" تمہیں کیسے علم ہوا "...... ٹائیگر نے حیران ہو کر کہا۔

" سر۔ یہ نمبر ڈبل زیرو سے شروع ہوتا ہے اور ڈبل زیرو اور ٹرپل زیرو سے شروع ہونے والے تمام نمبرز پرائم منسٹر پروٹو کول نمبرز ہوتے ہیں "...... دوسری طرف سے کہا گیا۔

" اوکے ۔ تھینک یو "...... ٹائیگر نے کہا اور رسیور رکھ دیا۔ وہ سمجھ گیا تھا کہ ٹریسلر نے بھاری دولت دے کر پروٹو کول آفس سے خفیہ طور پر یہ نمبر حاصل کر رکھا ہو گا۔ وہ کچھ دیر کرسی پر بیٹھا سوچتا رہا پھر اسے خیال آیا کہ وہ ٹریسلر کی آواز اور لہجے میں بات کر کے اس مارٹی سے ہی معلوم کر لے لیکن ٹریسلر کی آواز میں ایک مخصوص قسم کی کھنک تھی اور ٹائیگر جانتا تھا کہ اس کھنک کا پیدا کرنا اس کے بس سے باہر ہے۔ بہرحال اس نے کوشش شروع کر دی اور کئی منٹ تک وہ ٹریسلر کی آواز اور لہجے میں اونچی آواز میں باتیں کرتا رہا۔ لیکن پھر ایک طویل سانس لیتے ہوئے اس نے ارادہ ترک کر دیا کیونکہ باوجود انتہائی کوشش کے وہ مخصوص کھنک آواز کے پس منظر میں پیدا نہ کر سکا تھا اور اس کھنک کے بغیر ظاہر ہے مارٹی فوراً پہچان جاتا کہ کوئی لہجہ بدل کر بات کر رہا ہے اس لئے اس نے آخر کار یہی فیصلہ کیا کہ اب مارٹی کی گردن دبا کر ہی وہ اس سپیشل پوائنٹ کا

پتہ چلا سکتا ہے ۔ چنانچہ وہ اس عمارت کا عقبی دروازہ کھول کر باہر آیا اور پھر پیدل چلتا ہوا کالونی کے اس پہلے چوک کی طرف بڑھتا چلا گیا جہاں ٹیکسی اسٹینڈ بنا ہوا تھا۔

" یس سر "...... ٹیکسی ڈرائیور نے ٹائیگر کے قریب پہنچتے ہی مؤدبانہ لہجے میں کہا۔ وہ ٹیکسی سے باہر نکل کر کھڑا ہوا تھا۔

" رین بو کلب چلو "...... ٹائیگر نے ٹیکسی کا عقبی دروازہ کھول کر اندر سیٹ پر بیٹھتے ہوئے کہا۔

" یس سر "...... ٹیکسی ڈرائیور نے کہا اور ڈرائیونگ سیٹ پر بیٹھ کر اس نے ٹیکسی آگے بڑھا دی۔ پھر تقریباً آدھے گھنٹے بعد وہ ایک چار منزلہ عمارت کے سامنے پہنچ گئے جس پر رین بو کلب کا نیون سائن چمک رہا تھا۔ ٹائیگر نے کرایہ کے ساتھ ٹپ بھی دی اور پھر وہ کلب کے مین گیٹ کی طرف بڑھ گیا۔ کلب میں آنے جانے والے سب زیر زمین دنیا کے افراد دکھائی دے رہے تھے اس لئے ٹائیگر انہیں دیکھتے ہی سمجھ گیا کہ یہ کس ٹائپ کا کلب ہے ۔ وہ بڑے اطمینان بھرے انداز میں اندر داخل ہوا اور مڑ کر سیدھا کاؤنٹر کی طرف بڑھتا چلا گیا جہاں ایک نوجوان آدمی اور چار خوبصورت لڑکیاں موجود تھیں۔

" یس سر "...... کاؤنٹر پر کھڑے نوجوان نے ٹائیگر کے قریب پہنچتے ہی اس کی طرف متوجہ ہوتے ہوئے کہا۔

" میرا نام مائیکل ہے اور میں لاپاز سے آیا ہوں اور میں نے لارڈ ڈارسن کا ایک خصوصی پیغام چیف ٹریسلر تک پہنچانا ہے اس لئے

مجھے باس مارٹی تک پہنچا دیا جائے "...... ٹائیگر نے بڑے باوقار لہجے میں کہا۔

" سوری سر۔ اس وقت باس مارٹی موجود نہیں ہیں ۔ آپ جو پیغام بھی ہو مجھے دے دیں وہ ان تک پہنچ جائے گا "...... نوجوان نے بڑے اطمینان بھرے لہجے میں کہا۔ اس کا انداز ایسا تھا جیسے وہ اس قسم کے جواب دینے کا عادی رہا ہو۔

" میری مارٹی سے فون پر بات کرا دو "...... ٹائیگر نے کہا۔

" سوری سر۔ ان کے بارے میں کچھ معلوم نہیں ہے کہ وہ کہاں ہیں "...... نوجوان نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"یہاں مینجر تو ہو گا اس سے ملوا دو "...... ٹائیگر نے کہا۔

" مینجر براؤن ہیں لیکن وہ بغیر پیشگی وقت طے کئے کسی سے نہیں ملتے "...... نوجوان نے اسی طرح روٹین لہجے میں جواب دیتے ہوئے کہا۔

" یہ کلب ہے یا کوئی چڑیا گھر ۔یہاں کوئی بھی نہیں مل سکتا۔ کیا مطلب ہے تمہارا"...... ٹائیگر کا لہجہ یکلخت بدل گیا۔

" سوری سر۔یہاں کے ایسے ہی اصول ہیں "...... نوجوان نے جس انداز میں بات کرتے ہوئے جواب دیا وہ انداز دیکھ کر ٹائیگر بے اختیار چونک پڑا ۔ اس نے جیب میں ہاتھ ڈالا اور ایک بڑا نوٹ نکال کر اس نے مٹھی آگے کر دی ۔

" اوہ ۔ اوہ جناب ۔ اس کی کیا ضرورت تھی "...... نوجوان نے

بجلی کی سی تیزی سے نوٹ ٹائیگر کے ہاتھ سے لے کر کاؤنٹر کے نیچے غائب کرتے ہوئے کہا۔

" میں مینجر صاحب سے بات کراتا ہوں آپ کی "...... نوجوان نے اس بار مسکراتے ہوئے کہا اور رسیور اٹھالیا۔

" مینجر سے نہیں مارٹی سے "...... ٹائیگر نے ایک اور نوٹ نکال کر مٹھی آگے کرتے ہوئے کہا۔

" سوائے مینجر براؤن کے وہ کسی اور سے نہیں ملتے اس لئے مینجر صاحب سے ملنا ضروری ہے "...... نوجوان نے دوسرا نوٹ جھپٹتے ہوئے کہا۔

" ٹھیک ہے ۔ کراؤ ملاقات "...... ٹائیگر نے کہا تو نوجوان نے فون کا رسیور رکھا اور کاؤنٹر کی دراز سے ایک کارڈ نکال کر اس نے ٹائیگر کی طرف بڑھا دیا۔

" بائیں ہاتھ پر راہداری میں چلے جائیں جہاں راہداری ختم ہو گی وہاں دیوار میں ایک باریک سی درز ہے ۔ یہ کارڈ اس درز میں ڈال دیں دروازہ کھل جائے گا اور آپ مینجر صاحب کے آفس میں پہنچ جائیں گے ۔ وہاں بھی آپ کو یہی کام کرنا پڑے گا جو آپ نے یہاں کیا ہے ۔ پھر ہی آپ مینجر صاحب سے ملاقات کر سکیں گے "۔ نوجوان نے اس طرح مسکراتے ہوئے کہا جیسے اس نے ٹائیگر کو دنیا کا سب سے قیمتی راز بتا دیا ہو۔

" شکریہ "...... ٹائیگر نے کہا اور کارڈ اٹھا کر وہ بائیں ہاتھ پر موجود

راہداری کی طرف بڑھ گیا۔ راہداری خالی تھی اور بند تھی۔ ٹائیگر اطمینان سے چلتا ہوا راہداری کی اختتامی دیوار تک پہنچا تو اس نے ہاتھ میں پکڑا ہوا کارڈ دیوار میں موجود درز میں ڈال دیا۔ چند لمحوں بعد سرر کی آواز کے ساتھ ہی دیوار درمیان سے پھٹ کر سائیڈوں میں چلی گئی۔ اب دوسری طرف جاتی ہوئی راہداری صاف دکھائی دے رہی تھی۔ ٹائیگر اندر داخل ہوا تو سرر کی آواز کے ساتھ ہی اس کے عقب میں دیوار خودبخود برابر ہو گئی لیکن دوسرے لمحے اس کی کنپٹی سے مشین گن کی نال لگ گئی۔ ٹائیگر نے گردن گھمائی تو سائیڈ پر ایک خالی جگہ بنی ہوئی تھی جس میں مشین گن سے مسلح ایک آدمی موجود تھا۔

"کیوں آئے ہو"...... اس آدمی نے انتہائی کرخت لہجے میں کہا۔

"میں نے کارڈ تو ڈالا ہے"...... ٹائیگر نے کہا۔

"ہاں۔ لیکن کارڈ چوری بھی تو کیا جا سکتا ہے"...... اس آدمی نے کہا۔

"اوکے۔ پھر چوری کے مال میں تمہیں بھی حصے دار بنانا پڑے گا میں نے مینجر براؤن سے ملنا ہے"...... ٹائیگر نے کہا اور جیب سے ایک بڑا نوٹ نکالا اور اس آدمی کے دوسرے ہاتھ میں دے دیا۔

"اوکے۔ سیدھے چلے جاؤ"...... اس بار اس آدمی نے مسکراتے ہوئے کہا اور مشین گن ہٹا لی لیکن دوسرے لمحے ٹائیگر کا بازو گھوما اور وہ آدمی چیختا ہوا اچھل کر نیچے جا گرا اور نیچے گرتے ہی اس نے اٹھنے

کی کوشش کی لیکن ٹائیگر کی لات حرکت میں آئی اور کنپٹی پر پڑنے والی ایک ہی ضرب سے وہ آدمی جھٹکا کھا کر سیدھا ہو گیا۔ ٹائیگر کا اصل میں موڈ بدل گیا تھا کیونکہ جو کچھ یہاں اس نے دیکھا تھا اس کے مطابق تو اسے مارٹی تک پہنچتے پہنچتے کئی گھنٹے گزر جائیں گے۔ باہر تو ہال تھا اس لئے ٹائیگر وہاں الجھنا نہیں چاہتا تھا لیکن یہ بند جگہ تھی اس لئے ٹائیگر نے یہی فیصلہ کیا تھا کہ اب یہاں ٹیڑھی انگلی کے بغیر کام تیزی سے آگے نہیں بڑھ سکتا۔ ٹائیگر نے اس آدمی کی فرش پر گرنے والی مشین گن اٹھائی اور اس کی نال اس نے بے ہوش پڑے ہوئے آدمی کے سینے پر رکھ کر ٹریگر دبا دیا اور گولیاں اس آدمی کے دل میں بارش کے قطروں کی طرح اترتی چلی گئیں۔ اس آدمی کے جسم نے جھٹکا کھایا اور ختم ہو گیا تو ٹائیگر نے مشین گن سیدھی کی اور تیزی سے آگے بڑھتا چلا گیا۔ راہداری آگے جا کر ایک دروازے پر ختم ہو گئی جو بند تھا۔ ٹائیگر نے دروازے پر دباؤ ڈالا تو دروازہ کھلتا چلا گیا۔ دوسری طرف ایک بڑا سا ویٹنگ روم تھا جس کے ساتھ ہی سیڑھیاں نیچے جاتی دکھائی دے رہی تھیں۔ نیچے ایک کافی بڑا ہال تھا جس میں جوئے کی میزیں لگی ہوئی تھیں اور وہاں بڑے بھرپور انداز میں جوا کھیلا جا رہا تھا اور جوا کھیلنے والے خاصے معزز طبقے کے افراد دکھائی دے رہے تھے۔ البتہ ہال میں مشین گنوں سے مسلح کئی افراد گھومتے پھر رہے تھے۔ سیڑھیوں کے اختتام پر ایک بڑی بڑی موچھوں والا آدمی کھڑا تھا جس کے ہاتھ میں ویسے ہی کارڈوں کا ایک بنڈل

موجود تھا۔ ٹائیگر مشین گن اٹھائے تیزی سے سیڑھیاں اترتا چلا گیا۔

" تم کون ہو اور یہ گن کیوں اٹھا رکھی ہے تم نے "...... اس مونچھوں والے نے حیرت بھرے انداز میں ٹائیگر سے مخاطب ہو کر کہا۔

" مارٹی کا آفس کہاں ہے "...... ٹائیگر نے اس کے سوال کا جواب دینے کی بجائے الٹا سوال کر دیا۔

" کیا کہہ رہے ہو۔ کون ہو تم "...... اس آدمی نے بجلی کی سی تیزی سے جیب میں ہاتھ ڈالتے ہوئے کہا لیکن دوسرے لمحے ٹائیگر نے مشین گن کا ٹریگر دبایا اور گولیوں کی تڑتڑاہٹ میں وہ آدمی چیختا ہوا اچھل کر نیچے گرا۔ اس کے ساتھ ہی ٹائیگر نے سیڑھیوں کے آخری پلیٹ فارم کی آڑ لی اور دوسرے لمحے ہال ریٹ ریٹ کی تیز آوازوں کے ساتھ ہی انسانی چیخوں سے گونج اٹھا۔ ٹائیگر نے چند لمحوں میں وہاں موجود تمام گن برداروں کا خاتمہ کر دیا تھا جبکہ جوا کھیلنے والے حیرت سے بت بنے ساکت بیٹھے ہی رہ گئے تھے۔

" نکل جاؤ سب۔ خفیہ راستے سے نکلو ورنہ "...... ٹائیگر نے چیخ کر کہا تو وہاں جیسے بھگدڑ مچ گئی۔ اسی لمحے باہر کی طرف سے دوڑنے کی آوازیں سنائی دیں تو ٹائیگر بجلی کی سی تیزی سے اس طرف مڑا اور اس کے ساتھ ہی اس نے ایک بار پھر ٹریگر دبا دیا۔ یہ مشین گنوں سے مسلح دو آدمی تھے جو ایک چھوٹی سی راہداری سے نکل کر ہال میں داخل ہو رہے تھے۔ وہ دونوں چیختے ہوئے نیچے گرے اور چند لمحے

تڑپنے کے بعد ساکت ہو گئے تو ٹائیگر بجلی کی سی تیزی سے اوٹ سے نکل کر دوڑتا ہوا اس راہداری کی طرف چلا گیا۔ وہ سمجھ گیا تھا کہ اس راہداری میں ہی اس مینجر یا مارٹی کا آفس ہو گا اور یقیناً اس کا آفس ساؤنڈ پروف ہو گا۔ چونکہ ٹائیگر زیر زمین دنیا کا باسی تھا اس لئے اسے ایسے لوگوں کی عادات اور فطرت کا بخوبی علم تھا۔ وہ دوڑتا ہوا اس راہداری میں داخل ہوا تو راہداری کے آخر میں واقعی ایک بند دروازہ موجود تھا اور دروازے کی ساخت بتا رہی تھی کہ کمرہ ساؤنڈ پروف ہے ٹائیگر نے آگے بڑھ کر دروازے پر دباؤ ڈالا تو دروازہ اندر سے بند تھا۔ ٹائیگر نے اس کے کی ہول پر مشین گن کی نال رکھی اور ٹریگر دبا دیا۔ تڑتڑاہٹ کی تیز آوازوں کے ساتھ ہی آٹو میٹک لاک کے پرزے بکھرتے چلے گئے۔ ٹائیگر نے لات ماری تو بھاری دروازہ ایک دھماکے سے کھلتا چلا گیا۔ ٹائیگر اچھل کر اندر داخل ہوا ہی تھا کہ اسے بجلی سی چمکتی ہوئی محسوس ہوئی اور ٹائیگر نے یکلخت سائیڈ پر غوطہ مارا اور ایک تیز دھار خنجر اس کے بازو کو چھوتا ہوا عقب میں کھلے دروازے سے باہر جا گرا۔ اس کے ساتھ ہی ٹائیگر کی مشن گن تڑتڑائی اور کمرے میں موجود دبلا پتلا آدمی جو میز کی سائیڈ سے باہر آ رہا تھا چیختا ہوا اچھل کر پشت کے بل نیچے جا گرا تو ٹائیگر دوڑتا ہوا اس کی طرف بڑھا۔ اس آدمی نے اٹھنے کی کوشش کی لیکن ٹانگیں زخمی ہونے کی وجہ سے وہ اٹھ کر بیٹھنے میں کامیاب نہ ہو سکا کیونکہ ٹائیگر نے مشن گن کی فائرنگ سے اس کی ٹانگوں کو نشانہ بنایا تھا۔

"کیا نام ہے تمہارا۔ بولو"...... ٹائیگر نے مشین گن اس کے سینے پر رکھتے ہوئے کہا۔

"مم۔ مم۔ مارٹی۔ مگر۔ مگر تم کون ہو"...... اس آدمی نے رک رک کر کہا۔

"کہاں ہے سپیشل پوائنٹ۔ جہاں تم نے پرنس آف ڈھمپ کو پہنچایا ہے۔ بولو ورنہ"...... ٹائیگر نے غراتے ہوئے کہا اور ساتھ ہی اس نے ایک پیر بھی اس کی گردن پر رکھ کر دبا دیا۔

"ہٹاؤ۔ ہٹاؤ پیر۔ میں بتاتا ہوں"...... اس نے رک رک کر کہا اس کے بولنے کا انداز بتا رہا تھا کہ ٹائیگر کے پیر کی وجہ سے اس کی شہہ رگ کچلی جا رہی ہے۔

"بولو ورنہ"...... ٹائیگر نے کہا۔

"ریگنٹن کالونی۔ ریگنٹن کالونی کوٹھی نمبر سترہ"...... اس نے رک رک کر کہا تو ٹائیگر اس کے انداز سے ہی سمجھ گیا کہ وہ درست کہہ رہا ہے اس لئے اس نے پیر ہٹایا اور تیزی سے ٹریگر دبا دیا۔ دوسرے لمحے مارٹی کا جسم دوبارہ اچھلا اور اس کے ساتھ ہی وہ ساکت ہو گیا تو ٹائیگر تیزی سے مڑا اور دوڑتا ہوا بیرونی دروازے کی طرف بڑھ گیا۔ ہال خالی ہو چکا تھا اور اب وہاں صرف لاشیں ہی پڑی نظر آ رہی تھیں۔ چند لمحوں بعد ٹائیگر نے وہ خفیہ راستہ تلاش کر لیا اور پھر وہ اس خفیہ راستے سے عقبی سڑک پر پہنچ گیا جہاں ٹریفک چل رہی تھی۔ ٹائیگر نے مشین گن اندر ہی پھینک دی تھی اور اس کے ساتھ

ہی اس نے باہر آنے سے پہلے نہ صرف اپنے چہرے اور سر سے ماسک اتار کر پھینک دیا تھا بلکہ دوسرا ماسک نکال کر اس نے بجلی کی سی تیزی سے اسے سر اور چہرے پر چڑھا لیا اور دونوں ہاتھوں سے اسے تھپتھپا کر چند لمحوں بعد ایڈجسٹ کر لیا کیونکہ اسے خطرہ تھا کہ یہاں سے نکل کر جانے والوں نے لازماً فرنٹ کی طرف جا کر بتا دیا ہو گا اور وہاں سے غنڈے کسی بھی لمحے ادھر آ سکتے تھے یا اوپر ہال سے اتر سکتے تھے۔ پھر وہ جیسے ہی سڑک کراس کر کے دوسری طرف فٹ پاتھ پر پہنچا اس نے ایک اور دروازہ کھول کر دس بارہ غنڈوں کو ہاتھوں میں مشین گنیں پکڑے دوڑ کر اس دروازے کی طرف آتے دیکھا جہاں سے نکل کر وہ آیا تھا تو وہ بے اختیار مسکرا دیا۔ وہ اطمینان سے چلتا ہوا آگے بڑھتا چلا گیا۔ تھوڑی دور جاتے ہی اسے ایک خالی ٹیکسی مل گئی۔

"ریگنٹن کالونی"...... ٹائیگر نے ٹیکسی میں بیٹھتے ہوئے کہا تو ڈرائیور نے اثبات میں سر ہلاتے ہوئے ٹیکسی آگے بڑھا دی۔ اب ٹائیگر دل ہی دل میں دعا کر رہا تھا کہ اس مارٹی نے سچ بتایا ہو۔ گو وہ جانتا تھا کہ اس حالت میں لاشعوری طور پر منہ سے سچ ہی نکلتا ہے لیکن پھر بھی جب تک اس کی تصدیق نہ ہو جاتی اس وقت تک خدشہ تو بہرحال موجود ہی تھا۔ تقریباً آدھے گھنٹے بعد ٹیکسی ایک جدید کالونی میں داخل ہو گئی۔

"کہاں اترنا ہے جناب آپ نے"...... ٹیکسی ڈرائیور نے کہا۔

" قریبی ریسٹوران میں اتار دو "...... ٹائیگر نے کہا تو ٹیکسی ڈرائیور نے اثبات میں میں سرہلا دیا اور پھر کچھ فاصلے پر موجود ایک ریسٹوران کے سامنے اس نے ٹیکسی روک دی ۔ ٹائیگر نے نیچے اتر کر کرایہ اور ٹپ دی اور ٹیکسی ڈرائیور سلام کر کے ٹیکسی آگے بڑھا لے گیا تو ٹائیگر ریسٹوران کی طرف بڑھ گیا ۔ وہ ٹیکسی ڈرائیور کو یہ تاثر نہ دینا چاہتا تھا کہ وہ کسی چکر میں یہاں اترا ہے اور پھر واقعی وہ ریسٹوران میں داخل ہوا ۔ ریسٹوران تقریباً خالی پڑا ہوا تھا۔ ٹائیگر کاؤنٹر کی طرف بڑھتا چلا گیا۔

" میں نے ایک فون کرنا ہے"...... ٹائیگر نے کاؤنٹر پر کھڑے نوجوان سے کہا۔

" یس سر"...... نوجوان نے مؤدبانہ لہجے میں جواب دیا اور فون اٹھا کر اس نے ٹائیگر کے سامنے رکھ دیا۔ ٹائیگر نے رسیور اٹھایا اور تیزی سے جیگر کے نمبر پریس کرنے شروع کر دیئے ۔

" یس "...... رابطہ قائم ہوتے ہی دوسری طرف سے ایک مردانہ آواز سنائی دی ۔

" مارٹی بول رہا ہوں "...... ٹائیگر نے مارٹی کی آواز کی نقل کرتے ہوئے کہا۔

" مارٹی تم ۔ کیوں کال کی ہے ۔ جیگر بول رہا ہوں"...... دوسری طرف سے چونکے ہوئے لہجے میں کہا گیا۔

"چیف پہنچ گئے ہیں یا نہیں "...... ٹائیگر نے کہا۔

" نہیں ابھی نہیں ۔ اوہ ۔ ایک منٹ ۔ وہ چیف آ گئے ہیں "۔ دوسری طرف سے کہا گیا اور اس کے ساتھ ہی یکلخت رابطہ ختم ہو گیا تو ٹائیگر نے بھی جلدی سے رسیور رکھا اور جیب سے ایک نوٹ نکال کر اس نے نوجوان کے ہاتھ پر رکھا اور باقی تمہاری ٹپ کے الفاظ کہہ کر وہ تیزی سے مڑا اور جلدی سے ریسٹوران سے باہر آ گیا۔ اس کا مطلب تھا کہ ٹریسلر اس کی توقع سے پہلے ہی پہنچ گیا تھا حالانکہ ابھی تین تو کیا دو گھنٹے بھی نہ گزرے تھے ۔ بہرحال وہ تیز تیز قدم اٹھاتا ہوا آگے بڑھتا چلا گیا اور پھر اس نے سترہ نمبر کوٹھی چیک کر لی۔ وہ تیزی سے سائیڈ گلی میں سے ہوتا ہوا اس کوٹھی کے عقب میں پہنچ گیا ۔ ایک بار تو اسے خیال آیا کہ اگر اس کے پاس بے ہوش کر دینے والی گیس کا پسٹل ہوتا تو وہ زیادہ اطمینان سے کارروائی کر سکتا تھا۔ لیکن چونکہ گیس پسٹل موجود نہ تھا اس لئے اس نے یہ خیال جھٹک دیا۔ عقبی گلی میں کوڑے کے دو ڈرم دیوار کے ساتھ ہی پڑے ہوئے تھے جن کے اوپر باقاعدہ ڈھکن لگائے گئے تھے ۔ ٹائیگر اچھل کر ایک ڈرم پر چڑھا اور دوسرے لمحے دیوار کے سرے پر پہنچ چکا تھا۔ اس کے ساتھ ہی اس کا جسم اچھلا اور دوسرے لمحے وہ آہستہ سے اندر کود گیا۔ اس کے کودنے کی وجہ سے ہلکا سا دھماکا ہوا اس لئے ٹائیگر چند لمحوں تک وہیں دبکا رہا لیکن اسے معلوم تھا کہ ٹریسلر اور مارٹی جیسے غنڈوں کی فطرت سیکرٹ ایجنٹوں سے یکسر مختلف ہوتی ہے ۔ یہ لوگ انتہائی مشتعل مزاج ہوتے ہیں اس لئے وہ جلد از جلد ان تک پہنچ جانا چاہتا

تھا تاکہ عمران اور اس کے ساتھیوں سے پہلے اس جیگر اور ٹریسلر کو چھاپ سکے۔ وہ انتہائی محتاط انداز میں دوڑتا ہوا سائیڈ گلی سے فرنٹ کی طرف بڑھنے لگا۔ چونکہ اسے معلوم نہ تھا کہ یہاں کتنے افراد ہیں اس لئے وہ پوری طرح محتاط تھا۔ اس نے فرنٹ پر پہنچ کر سر باہر نکال کر جھانکا تو ایک کار گیراج میں موجود تھی لیکن کوئی آدمی نظر نہ آ رہا تھا۔ وہ تیزی سے آگے بڑھا اور برآمدے میں آ گیا۔ لیکن برآمدہ بھی خالی پڑا ہوا تھا۔ ایک لمحے کے لئے تو اسے خیال آیا کہ کوٹھی خالی ہے اور مارٹی نے اسے غلط پتہ بتا دیا ہے لیکن دوسرے لمحے اس کے کانوں میں دور سے کسی کے بولنے کی ہلکی سی آواز پڑی تو اس نے اپنا خیال جھٹک دیا۔ آواز اسے درمیانی راہداری کے آخری سرے سے سنائی دی تھی۔ وہ تیزی سے اس راہداری میں داخل ہوا۔ راہداری کے آخر میں سیڑھیاں نیچے جا رہی تھیں اور نیچے سے ہلکی سی روشنی بھی نظر آ رہی تھی۔ وہ دبے قدموں لیکن بڑے چوکنا انداز میں آگے بڑھتا چلا گیا۔ آہستہ سے سیڑھیاں اتر کر وہ جب بند دروازے پر پہنچا تو دروازہ پوری طرح بند نہ تھا۔ اس میں جھری موجود تھی اور روشنی اس جھری میں سے نکل کر باہر آ رہی تھی۔ اندر باتیں کرنے کی آوازیں بھی سنائی دے رہی تھیں اور پھر ایک آواز سنتے ہی ٹائیگر بے اختیار اچھل پڑا۔ اس کے چہرے پر مسرت کے تاثرات ابھر آئے کیونکہ یہ آواز ٹریسلر کی تھی۔ وہی کھنک دار مخصوص آواز۔ اس کا مطلب تھا کہ وہ درست جگہ پر پہنچ گیا ہے۔ اس نے آگے بڑھ کر جھری سے آنکھ لگا دی

اور پھر اندر کا منظر دیکھتے ہی وہ بے اختیار چونک پڑا۔ دروازہ سائیڈ پر تھا اور اسے یہاں سے پورا ہال نظر آ رہا تھا۔ عمران اور اس کے ساتھی راڈز والی کرسیوں کی قطار میں درمیانی کرسیوں پر راڈز میں جکڑے ہوئے موجود تھے۔ صرف عمران ہی ہوش میں تھا جبکہ باقی ساتھی بے ہوش تھے۔ ٹائیگر یہ دیکھ کر حیران رہ گیا کہ عمران اور اس کے سب ساتھی اپنے اصل چہروں میں تھے۔ عمران کے سامنے ایک لمبے قد اور دبلے جسم کا آدمی کرسی پر بیٹھا ہوا تھا جبکہ اس کے قریب ایک دیوہیکل جلاد نما آدمی کھڑا تھا اور اس نے خاردار کوڑا اپنی بیلٹ کے اوپر لپیٹا ہوا تھا اور ایک مشین گن اس کے کاندھے سے لٹک رہی تھی۔

" ہو گی کوئی تمہاری دوست۔ بہرحال اب تم سب مرنے کے لئے تیار ہو جاؤ "...... اچانک اس لمبے قد اور دبلے جسم کے آدمی نے منہ بناتے ہوئے کہا اور اس کی آواز سنتے ہی ٹائیگر سمجھ گیا کہ یہی ٹریسلر ہے۔

" ایک منٹ۔ تمہیں جلدی کیا ہے۔ میری ایک بات سن لو "۔ عمران نے کہا۔

" نہیں۔ میں کوئی بات سننے کا خواہش مند نہیں ہوں۔ راسٹن درست کہتا ہے۔ تم انتہائی خطرناک آدمی ہو اس لئے تم سب کا جلد از جلد ہلاک ہو جانا انتہائی ضروری ہے۔ مشین گن مجھے دو جیگر "۔ ٹریسلر نے یکلخت اٹھ کر کھڑے ہوتے ہوئے کہا۔ اس کے چہرے

کے تاثرات یکلخت بدل گئے تھے۔ ٹائیگر نے مشین پسٹل کی نال کا رخ جھری میں سے اس کی طرف کر دیا۔ پھر جیسے ہی ٹریسلر نے مشین گن جیگر سے لے کر اسے عمران کی طرف سیدھا کیا ٹائیگر نے ٹریگر دبا دیا اور تڑتڑاہٹ کی آوازوں کے ساتھ ہی ٹریسلر کے ہاتھ سے مشین گن نکل کر ایک دھماکے سے ایک طرف جا گری۔ اس کے ساتھ ہی ٹائیگر ایک جھٹکے سے دروازہ کھول کر اندر داخل ہوا اور دوسرے لمحے جیگر کے حلق سے نکلنے والی چیخوں سے کمرہ گونج اٹھا۔

"خبردار"...... ٹائیگر نے چیخ کر ٹریسلر سے کہا جس کا ہاتھ بجلی کی سی تیزی سے جیب کی طرف بڑھا تھا لیکن ٹریسلر نے ہاتھ نہ روکا تو ٹائیگر نے ایک بار پھر ٹریگر دبا دیا اور ٹریسلر چیختا ہوا اچھل کر پہلو کے بل نیچے گرا مگر ٹائیگر نے ٹریگر سے انگلی نہ ہٹائی اور ٹریسلر چیخ کر سیدھا ہوا اور ساکت ہو گیا۔

"ارے۔ تم نے اسے مار ڈالا۔ اس سے تو کراسنگ ایرو لینا تھا"۔ عمران نے چیخ کر کہا۔

"نہیں باس۔ یہ زندہ ہے"...... ٹائیگر نے جواب دیا اور مڑ کر وہ کرسیوں کے عقب سے ہوتا ہوا عمران کی کرسی کے عقب میں آیا اور دوسرے لمحے عقبی طرف پائے پر موجود مخصوص بٹن پریس ہوتے ہی کھٹاک کی آواز کے ساتھ ہی راڈز غائب ہو گئے تو عمران اچھل کر کھڑا ہوا اور پھر تیزی سے فرش پر سیدھے پڑے ہوئے ٹریسلر کی طرف تیر کی طرح بڑھا۔ اس کے بازو اور ٹانگوں پر گولیاں لگی تھیں اس لئے وہ

زندہ تھا لیکن زخموں سے خون نکلنے کی وجہ سے اس کی حالت لمحہ بہ لمحہ خستہ ہوتی جا رہی تھی۔

"بولو کہاں ہے کراسنگ ایرو۔ بولو"...... عمران نے اس کی گردن پر پیر رکھ کر اسے تھوڑا سا موڑتے ہوئے کہا۔

"مم۔ مم۔ مجھے بچا لو۔ سب کچھ لے لو۔ مجھے بچا لو"...... ٹریسلر نے رک رک کر کہا۔

"جلدی بتاؤ۔ سچ بتاؤ گے تو ابھی تمہاری بینڈیج کر دی جائے گی"...... عمران نے کہا تو ٹریسلر نے رک رک کر سپیشل لاکر نمبر اور بینک کے بارے میں بتا دیا۔

"اس لاکر کی چابی کہاں ہے"...... عمران نے پوچھا۔

"میرے ہیڈ کوارٹر میں۔ میرے ہیڈ کوارٹر میں"...... ٹریسلر نے تقریباً ڈوبتے ہوئے لہجے میں کہا اور اس کے ساتھ ہی اس کے جسم نے ایک زوردار جھٹکا کھایا اور وہ ساکت ہو گیا۔ اس کی آنکھیں بے نور ہو چکی تھیں۔

"اوہ۔ ویری بیڈ۔ نجانے اس کا ہیڈ کوارٹر کہاں ہے"۔ عمران نے پیر ہٹاتے ہوئے کہا۔

"مجھے معلوم ہے باس۔ میں وہیں سے ہو کر آ رہا ہوں"۔ ٹائیگر نے جواب دیا۔

"اوہ۔ فوراً جاؤ اور وہاں سے چابی لے آؤ۔ جلدی کرو۔ میں ساتھیوں کو ہوش میں لاتا ہوں۔ ہم نے کراسنگ ایرو حاصل کرنا

کرنا ہے۔ اس سے پہلے کہ کوئی نیا چکر چل جائے"...... عمران نے ٹائیگر سے کہا تو ٹائیگر تیزی سے دوڑتا ہوا دروازے کی طرف بڑھتا چلا گیا۔

عمران دانش منزل کے آپریشن روم میں داخل ہوا تو بلیک زیرو حسب عادت احتراماً اٹھ کھڑا ہوا۔

"بیٹھو"...... سلام دعا کے بعد عمران نے کہا اور اپنی مخصوص کرسی پر بیٹھ گیا۔

"عمران صاحب۔ ٹائیگر نے واقعی اس مشن میں کام دکھایا ہے"۔ بلیک زیرو نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"ہاں۔ یہ مشن حقیقتاً ٹائیگر کا ہی ہے۔ اگر وہ چند لمحے ہی لیٹ ہو جاتا تو مجھ سمیت سارے ساتھی اس ٹریسلر کی گولیوں کا شکار ہو جاتے۔ مجھے تصور تک نہ تھا کہ ٹائیگر بھی یہاں اس انداز میں پہنچ سکتا ہے۔ میں تو یہی سمجھا تھا کہ آخر کار آخری وقت آ ہی پہنچا ہے کیونکہ میں واقعی مکمل طور پر بے بس ہو چکا تھا"...... عمران نے مسکراتے ہوئے جواب دیا۔

"آپ نے ٹائیگر کو ٹرانسمیٹر کال کرنے کی کوشش کی تھی لیکن اس نے کال کیوں اٹنڈ نہ کی تھی"...... بلیک زیرو نے کہا تو عمران بے اختیار چونک پڑا۔اس کے چہرے پر حقیقی حیرت کے تاثرات ابھر آئے تھے۔

"کیا مطلب ۔کیا اب تمہیں یہاں بیٹھے بیٹھے کشف ہونا شروع ہو گیا ہے"...... عمران نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"مجھے کیا کشف ہونا ہے۔جولیا نے اپنی رپورٹ میں لکھا ہے"۔ عمران نے کہا۔

"حیرت ہے ۔کیا جولیا اس طرح کی عام باتیں بھی رپورٹ میں لکھ دیتی ہے"...... عمران نے کہا۔

"یہ عام بات نہیں بلکہ خاص بات ہے عمران صاحب"۔ بلیک زیرو نے کہا۔

"اس میں کیا خاص بات ہو گئی ہے ۔میں نے ٹائیگر سے پوچھا تھا اس نے بتایا کہ اس کا واچ ٹرانسمیٹر کسی جھٹکے کی وجہ سے خراب ہو گیا تھا اور بس"...... عمران نے منہ بناتے ہوئے کہا تو بلیک زیرو بے اختیار ہنس پڑا۔

"آپ کے خصوصی طور پر پوچھنے سے ہی پتہ چلتا ہے کہ یہ عام بات نہیں ہے ۔اگر پہلے ٹائیگر سے رابطہ ہو جاتا تو شاید واقعات کی نوعیت ہی تبدیل ہو جاتی کیونکہ ٹائیگر نے جوٹو کے ذریعے اس ٹریسلر کے اصل ہیڈ کوارٹر کا کھوج لگا لیا تھا جبکہ آپ رین بو کلب جا

پہنچے تھے"...... بلیک زیرو نے کہا تو عمران بے اختیار ہنس پڑا۔

"ہاں واقعی ۔اس لحاظ سے تو یہ خاص بات ہی ہے ۔لیکن کیا جولیا وہ باتیں بھی رپورٹ میں لکھتی ہے جو اس سے میں کرتا رہتا ہوں"...... عمران نے آگے کی طرف جھک کر پراسرار سے لہجے میں کہا تو بلیک زیرو بے اختیار کھلکھلا کر ہنس پڑا۔

"یہ باتیں وہ کیسے لکھ سکتی ہے عمران صاحب ۔یہی باتیں تو اس کا اثاثہ ہوتی ہیں"...... بلیک زیرو نے جواب دیا تو عمران اس کے خوبصورت اور گہرے جواب پر بے اختیار ہنس پڑا۔

"عمران صاحب ۔وہ کراسنگ ایرو کا ڈپلیکیٹ کہاں ہے"۔ اچانک بلیک زیرو نے کہا تو عمران بے اختیار اچھل پڑا۔

"کیا مطلب ۔کیا کہہ رہے ہو ۔کیا وہ سر سلطان تک نہیں پہنچا۔یہ کیسے ہو سکتا ہے ۔میں نے اسے انٹرنیشنل کوریئر سروس کے ذریعے جوزف کو بھجوا دیا تھا اور کہا تھا کہ وہ خود جا کر اسے سر سلطان کو پہنچا دے"...... عمران نے انتہائی بے چین بلکہ بوکھلائے ہوئے لہجے میں کہا۔

"میں نے تو سر سلطان سے پوچھا تھا۔انہوں نے کہا کہ ان کے پاس تو ایسا کوئی پیکٹ نہیں پہنچا"...... بلیک زیرو نے کہا تو عمران کا چہرہ یکلخت پریشانی کی شدت سے بگڑ سا گیا۔

"اوہ ۔تم نے جوزف سے معلوم کیا ہے"...... عمران نے رسیور اٹھاتے ہوئے کہا۔

"مجھے تو معلوم ہی نہیں تھا کہ آپ نے کسے بھیجا ہے اور نہ ہی جولیا کی رپورٹ میں یہ بات درج تھی"...... بلیک زیرو نے کہا۔

"ہاں۔ میں نے اسے اپنے طور پر بھجوایا تھا۔ اسے واقعی معلوم نہیں ہو سکتا لیکن جوزف تو ایسی غلطی نہیں کر سکتا"...... عمران نے انتہائی پریشان سے لہجے میں کہا۔ اسے اپنی ساری جدوجہد بے کار جاتی دکھائی دے رہی تھی۔ اس نے رسیور اٹھایا اور تیزی سے نمبر ڈائل کرنے شروع کر دیئے۔

"رانا ہاؤس"...... دوسری طرف سے جوزف کی آواز سنائی دی۔

"علی عمران بول رہا ہوں"...... عمران نے انتہائی خشک لہجے میں کہا۔

"یس باس"...... جوزف کا لہجہ یکلخت مؤدبانہ ہو گیا۔

"میں نے ناراک سے تمہیں انٹرنیشنل کوریئر سروس کے ذریعے ایک پیکٹ بھجوایا تھا۔ کیا وہ مل گیا ہے تمہیں"...... عمران نے انتہائی سپاٹ لہجے میں کہا۔

"یس باس"...... دوسری طرف سے جوزف نے جواب دیا تو عمران نے بے اختیار اس طرح طویل سانس لیا جیسے سالوں کے پیاسے کو اچانک پانی کا چشمہ نظر آ گیا ہو جبکہ بلیک زیرو کے ستے ہوئے چہرے پر بھی اطمینان کے تاثرات ابھر آئے تھے۔

"کہاں ہے وہ"...... عمران نے پوچھا۔

"وہ میں نے سرداور کو پہنچا دیا ہے باس"...... جوزف نے جواب

دیا تو عمران بے اختیار چونک پڑا۔ اس کے چہرے پر حیرت کے تاثرات تھے۔

"کیوں۔ جبکہ میں نے تمہیں فون پر کہا تھا کہ اسے سرسلطان کو پہنچانا ہے"...... عمران نے غراتے ہوئے کہا۔

"باس۔ جب یہ پیکٹ پہنچا تو میں نے سرسلطان کو فون کیا تو ان کے پی اے نے بتایا کہ سرسلطان سرکاری دورے پر گئے ہوئے ہیں اور ان کی واپسی دو روز بعد ہو گی اور چونکہ آپ کا حکم تھا کہ میں اسے فوری طور پر پہنچاؤں اس لئے میں نے اسے سرداور کو پہنچا دیا تاکہ ایک تو آپ کے حکم کی فوری تعمیل ہو جائے دوسرا بہرحال وہ بھی سر ہی ہیں"...... دوسری طرف سے جوزف نے بڑے سادہ سے لہجے میں کہا تو عمران بے اختیار قہقہہ مار کر ہنس پڑا۔

"اگر سرداور بھی ملک میں موجود نہ ہوتے تو پھر تم کسے پہنچاتے اسے"...... عمران نے ہنستے ہوئے کہا۔ وہ واقعی جوزف کی بات کا لطف لے رہا تھا اور بلیک زیرو کے چہرے پر بھی مسکراہٹ تھی۔

"آپ کے ڈیڈی سر عبدالرحمن کو باس"...... جوزف نے بدستور سادہ سے لہجے میں جواب دیا تو عمران اپنی عادت کے خلاف ایک بار پھر کھلکھلا کر ہنس پڑا۔

"ٹھیک ہے۔ آئندہ میں ساتھ ہی بتایا کروں گا کہ اگر مطلوبہ آدمی نہ ہو تو اسے کہاں پہنچانا ہے"...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے کریڈل دبایا اور پھر ٹون آنے پر اس

نے تیزی سے نمبر ڈائل کرنے شروع کر دیئے۔

" داور بول رہا ہوں "....... رابطہ قائم ہوتے ہی سرداور کی آواز سنائی دی۔

" علی عمران ایم ایس سی۔ ڈی ایس سی (آکسن) بول رہا ہوں "۔ عمران نے اپنے مخصوص لہجے میں کہا۔

" ارے تم۔ تم تو ایکریمیا کی سیر کرتے پھر رہے تھے۔ کب واپس آئے ہو "....... دوسری طرف سے سلام دعا کے بعد کہا گیا۔

" یہ بات آپ کو جوزف نے بتائی ہو گی "....... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

" ہاں۔ اس نے مجھے فون کیا اور اپنے بارے میں بتایا تو میں بے حد حیران ہوا کیونکہ اس سے پہلے اس نے مجھ سے کبھی رابطہ نہ کیا تھا۔ میرے پوچھنے پر اس نے بتایا کہ تم نے اسے ایکریمیا سے کوئی پیکٹ بھیجا ہے اور ساتھ ہی حکم دیا ہے کہ یہ پیکٹ فوری طور پر سرسلطان کو پہنچایا جائے لیکن بقول اس کے سرسلطان سرکاری دورے پر ملک سے باہر گئے ہوئے ہیں اور چونکہ اس نے بہرحال حکم تعمیل کرنی ہے اس لئے وہ پیکٹ مجھے پہنچانا چاہتا ہے۔ میں اس کی بات سن کر بہت حیران ہوا۔ میں نے اسے کہا کہ جب سرسلطان آ جائیں تو وہ پیکٹ انہیں پہنچا دے لیکن اس نے کہا کہ چونکہ آقا کا حکم ہے کہ اسے فوری پہنچایا جائے اور وہ آقا کے حکم کی خلاف ورزی کا سوچ بھی نہیں سکتا تو مجبوراً میں نے اسے اپنی لیبارٹری میں کال کر لیا

اور وہ پیکٹ مجھے دے گیا۔ اس طرح مجھے یہ معلوم ہو گیا کہ تم ایکریمیا کی سیر کرتے پھر رہے ہو "....... سرداور نے تفصیل سے جواب دیتے ہوئے کہا۔

" شکریہ۔ آپ کو سر کا خطاب ملا ہوا ہے اور پیکٹ آپ کے پاس پہنچ گیا ورنہ پیکٹ ڈیڈی کو پہنچ جاتا تو بڑا مسئلہ بن جاتا "....... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

" سر کا خطاب۔ کیا مطلب۔ میں سمجھا نہیں تمہاری بات "۔ سرداور نے حیرت بھرے لہجے میں کہا تو عمران نے جوزف کا جواب تفصیل سے بتا دیا اور سرداور کافی دیر تک بے اختیار ہنستے رہے۔

" بہت خوب۔ ویسے اس قدر تابعداری اور فرمانبرداری کا تصور بھی نہیں کیا جا سکتا جس قدر جوزف نے دکھائی ہے۔ لیکن اب اس پیکٹ کا کیا کرنا ہے "....... سرداور نے کہا۔

" آپ نے اسے کھولا تو نہیں "....... عمران نے چونک کر پوچھا۔

" میں نے کیوں کھولنا تھا۔ یہ تو امانت تھی "....... سرداور نے چونک کر کہا۔

" سرسلطان نے بھی اسے آپ کے پاس ہی بھجوانا تھا۔ چونکہ میرا خیال تھا کہ جوزف آپ کی لیبارٹری نہیں جانتا اس لئے میں نے اسے کہہ دیا تھا کہ وہ اسے سرسلطان کو پہنچا دے۔ اس میں کراسنگ ایرو کی ڈپلیکیٹ ہے "....... عمران نے کہا۔

" کیا۔ کیا کہہ رہے ہو۔ اوہ۔ اوہ۔ خدایا تیرا لاکھ لاکھ شکر ہے۔

تم نے اسے واپس حاصل کر لیا ہے سیہاں تو واقعی حکام کی جان پر بنی ہوئی تھی۔ پورے ملک کا دفاع ہر لمحے شدید خطرے کی زد میں تھا"...... سرداور نے بے اختیار ہو کر کہا۔

"ہاں۔ اسی لئے تو اسے واپس حاصل کیا گیا ہے۔ ویسے بھی کافرستان والے اس کی ڈیل کر رہے تھے اور یقیناً کافرستانی حکام کی ٹپ پر ہی اس مجرم تنظیم نے اسے حاصل کیا ہو گا۔ بہرحال اللہ تعالیٰ کا لاکھ لاکھ شکر ہے کہ اس نے ہم پر اپنی رحمت کی اور یہ ہمیں واپس مل گیا۔ آپ اسے متعلقہ حکام کو بھجوا دیں"...... عمران نے کہا۔

"ٹھیک ہے۔ میں ابھی بھجوا دیتا ہوں"...... سرداور نے کہا تو عمران نے اللہ حافظ کہہ کر رسیور رکھ دیا۔ اب اس کے چہرے پر گہرے اطمینان کے تاثرات نمایاں تھے۔

ختم شد

عمران سیریز کا ایک اور سنسنی خیز ناول

مصنف مظہر کلیم ایم اے

مکمل ناول

گنجا بھکاری

ایک حیرت انگیز، سنسنی خیز اور ایکشن سے بھرپور جاسوسی ناول

وہ گنجا بھکاری جاسوس تھا، مجرم تھا یا صرف بھکاری؟

عمران بھکاری بن کر سلیمان سے بھیک مانگنے جاتا ہے۔

کیپٹن شکیل، صفدر، جولیا اور تنویر بھکاریوں کے روپ میں۔

گنجا بھکاری جس نے عمران کو بھی بھکاری بننے پر مجبور کر دیا

بھکاریوں کی دنیا جہاں جرائم پرورش پاتے ہیں۔

شائع ہوگیا ہے ۞ آج ہی اپنے قریبی بک سٹال سے طلب فرمائیں

یوسف برادرز پاک گیٹ ملتان

عمران سیریز میں قہقہوں سے بھرپور ایک منفرد ناول

مکمل ناول

بانکے مجرم

مصنف مظہر کلیم ایم اے

حکیم بدھن اور نواب پیارے میاں۔ لکھنؤ سے تعلق رکھنے والے دو شرفاء جنہیں عمران جبراً مجرم بنانے پر تلا ہوا تھا —— کیا واقعی وہ مجرم تھے ——؟

بانکے مجرم اپنی نوعیت کے منفرد اور دلچسپ مجرم جن کے سامنے عمران بھی زانوئے ادب تہہ کرکے بیٹھنے پر مجبور ہو گیا۔

بانکے مجرم جنہوں نے بغیر گولی چلائے پاکیشیا کا ایک ایسا راز حاصل کر لیا جس کا افشا ملک کو تباہ و برباد کر سکتا تھا۔ کیسے ——؟

بانکے مجرم جن کی خاطر سر عبدالرحمان عمران کو گولی مارنے کیلئے ڈھونڈتے پھر رہے تھے۔ کیوں ——؟

بانکے مجرم جن کو دعوت کھلانے کا فخر حاصل کرنے کے لئے عمران کو ان کی منتیں کرنا پڑیں۔ عمران انہیں کیوں دعوت کھلانا چاہتا تھا ——؟

بانکے مجرم جن کے لئے جوزف اور بلیک زیرو لکھنوی لباس پہننے پر مجبور ہو گئے۔

انتہائی دلچسپ اور منفرد انداز میں لکھا گیا خوبصورت ناول

شائع ہو گیا ہے

یوسف برادرز پاک گیٹ ملتان

عمران سیریز میں ایک دلچسپ اور انتہائی ہنگامہ خیز ناول

خاص نمبر

مکمل ناول

ریڈ زیرو ایجنسی

مصنف مظہر کلیم ایم اے

ریڈ زیرو ایجنسی ایکریمیا کی ٹاپ ایجنسی جس نے کبھی ناکامی کا منہ نہ دیکھا تھا۔

ریڈ زیرو ایجنسی جو ایکریمیا کی دفاعی لیبارٹریوں اور تنصیبات کی نگرانی اور حفاظت کے لئے قائم کی گئی تھی۔

جزیرہ ماکو جہاں سے پاکیشیا نے ایک خصوصی پرزہ حاصل کرنا تھا لیکن اس کی حفاظت ریڈ زیرو ایجنسی کر رہی تھی۔

جزیرہ ماکو جہاں نصب مشینری کو تباہ کرنے کے لئے شوگران نے بھی پاکیشیا سیکرٹ سروس کی مدد طلب کی کیونکہ اس کے ایجنٹ بھی ریڈ زیرو ایجنسی کے خلاف کامیاب نہ ہو سکتے تھے۔

جزیرہ ماکو جس میں داخلہ ہر لحاظ سے ناممکن بنا دیا گیا لیکن عمران اور پاکیشیا سیکرٹ سروس نے اس چیلنج کو قبول کر لیا۔

مادام ہاپ ریڈ زیرو ایجنسی کی ٹاپ ایجنٹ جس کے مقابل عمران اور اس کے ساتھی طفل مکتب نظر آتے تھے۔

جزیرہ ماکو جہاں داخل ہونے اور مشن مکمل کرنے کے لئے عمران اور پاکیشیا سیکرٹ سروس کو بے پناہ اور انتہائی جان لیوا جدوجہد کرنی پڑی۔ لیکن نتیجہ ناکامی

کے سوا اور کچھ نہ نکل سکا۔ کیوں اور کیسے؟

ریڈ زیرو ایجنسی جس کے مقابل آخر کار عمران اور پاکیشیا سیکرٹ سروس کو ناکامی کا کھلے عام اعتراف کرنا پڑا۔

وہ لمحہ جب عمران نے چیف ایکسٹو کو ناکامی کی رپورٹ دی —— چیف کا ردعمل کیا ہوا؟

کیا واقعی عمران اور پاکیشیا سیکرٹ سروس ریڈ زیرو ایجنسی کے مقابل ناکام ہو گئے تھے —— یا —— ؟

عمران سیریز میں بلیک تھنڈر کے سلسلے کی انتہائی منفرد کہانی

فائنل فائٹ

مصنف : مظہر کلیم ایم اے

بلیک تھنڈر جس کا سیکشن ہیڈ کوارٹر عمران نے تباہ کرنا تھا لیکن عین آخری لمحات میں عمران نے ارادہ بدل دیا۔ کیوں ——؟

سیکشن ہیڈ کوارٹر جس کی حفاظت کے انتظامات اس قدر سخت تھے کہ عمران اور پاکیشیا سیکرٹ سروس کے ہاتھ سوائے موت کے اور کچھ نہ آسکتا تھا۔

آر۔ لیبارٹری راڈار پر کام کرنے والی ایک ایسی لیبارٹری جہاں پاکیشیائی فارمولے پر کام ہو رہا تھا اور جسے تیاری کے بعد اسرائیل کے حوالے کرنے کا فیصلہ کیا گیا تھا۔

آر۔ لیبارٹری جس کو ٹریس کرنا تقریباً ناممکن تھا اس لئے عمران لیبارٹری کا محل وقوع معلوم کرنے کے لئے سیکشن ہیڈ کوارٹر میں گھسنا چاہتا تھا۔ لیکن ——؟

وہ لمحہ جب بلیک تھنڈر کے سپر اور ٹاپ ایجنٹ مسلسل عمران اور پاکیشیا سیکرٹ سروس کے مقابل آتے رہے مگر ——؟

بلیک تھنڈر جس نے عمران اور پاکیشیا سیکرٹ سروس کے خلاف ایسی جدید مشینری کا استعمال کرنا شروع کر دی جس کا کوئی توڑ عمران اور پاکیشیا سیکرٹ سروس کے پاس نہ تھا۔ پھر ——؟

وہ لمحہ جب عمران نے آر۔ لیبارٹری تباہ کرنے کا حتمی فیصلہ کر لیا لیکن وہ جدید مشینری کے سامنے بے بس تھا۔

کیا عمران فائنل فائٹ میں شکست کھا گیا۔ یا ——؟

وہ لمحہ جب پاکیشیا سیکرٹ سروس مکمل طور پر اور کھل کر عمران کے خلاف ہو گئی لیکن عمران نے فائنل فائٹ کے سلسلے میں کسی کی پرواہ نہ کی۔ کیسے اور کیوں ——؟

وہ لمحہ جب عمران بغیر ہاتھ ہلائے فائنل فائٹ جیت گیا اور بلیک تھنڈر کو بھی یقین آ گیا کہ اس فائنل فائٹ میں عمران اور اس کے ساتھیوں نے سرے سے شرکت ہی نہیں کی لیکن اس کے باوجود عمران فاتح تھا۔ انتہائی حیرت انگیز سچویشن

انتہائی دلچسپ، حیرت انگیز، بے پناہ سسپنس اور تیز رفتار ایکشن پر مبنی ایک منفرد انداز کی کہانی

یوسف برادرز پاک گیٹ ملتان

عمران سیریز میں خیر و شر کی آویزش پر مبنی ایک دلچسپ اور چونکا دینے والا ناول

اسپیشل نمبر

مہاپرش

مصنف

مظہر کلیم ایم اے

مہاپرش —— کافرستان کے شیطان فطرت پجاری کی قائم کردہ تنظیم۔

مہاپرش —— جس میں انتہائی تربیت یافتہ افراد شامل کیے گئے تھے۔

شری پدم —— جو دنیا کے قدیم ترین اور خوفناک کاشام جادو کا مہاگرو تھا۔

کاشام جادو —— جسے صدیوں بعد اس لئے زندہ کیا گیا تا کہ مسلمانوں کا خاتمہ کیا جا سکے ——؟

شری پدم —— جس نے پوری پاکیشیا سیکرٹ سروس کو اغوا کرا لیا۔ پھر کیا ہوا ——؟

شری پدم —— جس نے صالحہ اور جولیا کو ایک مندر کی پجارنیں بنانے کے لئے خصوصی طور پر اغوا کرایا۔ پھر کیا ہوا ——؟

عمران —— جو صالحہ اور جولیا کا انتقام لینے شری پدم کے مقابلے پر اتر آیا۔

وہ لمحہ جب مہاپرش کے تربیت یافتہ مسلح افراد اور شری پدم کی طاقتور شیطانی طاقتیں بیک وقت عمران اور اس کے ساتھیوں کے مقابل آگئیں۔

وہ لمحہ جب عمران اور اس کے ساتھی شیطانی طاقتوں کے خلاف ڈٹ گئے۔ پھر؟

خیر و شر کی آویزش پر مبنی ایک انتہائی دلچسپ اور چونکا دینے والی حیرت انگیز کہانی

یوسف برادرز پاک گیٹ ملتان